www.novelsclubb.com
NC arts
یارانِ روح
از قلم عروہ کرامت
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری، ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

یارانِ روح

از قلم

عروہ کرامت

www.novelsclubb.com

الارم بج رہا تھا۔ مگر وہ پھر بھی ڈھیت بن کر سو رہی تھی. جب دوبارہ سے الارم بجا کے بعد کالج کا پہلا دن تھا۔ وہ تیار send-up تو اس کو مجبورا اٹھنا پڑا کیونکہ آج ہونے وارڈروب میں چلی گئی۔ وہ یونیفارم پہن کر ڈائننگ روم میں آگئی جہاں سب ناشتہ کر رہے تھے. اپنے لیے کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گئی۔ اور بریڈ پہ جیم لگانے لگی۔

کا رزلٹ کب آرہا ہے؟" وردہ نے ماما کو یاد sendup ہزال تمہارا"

کروانے کے لیے بولا۔ چھوٹی بہنوں کے الگ مسئلے۔

زیادہ میری اماں بننے کی ضرورت نہیں ہے چھوٹی"

بہن ہونا تو چھوٹی رہو" اس نے وردہ کو جھاڑ پلانا اپنا فرض سمجھا تھا۔ جنت نے ان دونوں کو دیکھ کر کھی کھی کرنا شروع کر دیا۔

"That's good for you"

اس نے بریڈ کو دانتوں سے کترتے ہوئے اس کو گھورا تھا۔

ہزال ناشتہ کر لو اور جلدی سے جاؤ اور ہاں جاتے"

وقت حیا کو بھی ساتھ لے جانا"۔ مسز ابراہیم نے ان کو ٹوکا ورنہ ان کی لڑائی بڑھتی جانی تھی۔ ہزال نے جلدی جلدی بریڈ منہ میں ڈالتے ہوئے بولا۔ اور جوس کا گلاس خالی کر کے میز پہ رکھا۔

"جی ماما میں اس چڑیل کے بغیر کیسے جا سکتی ہوں؟"

وہ مسکرا کر اٹھی بیگ کندھے پہ ڈالا اور گھر سے نکل گئی اور حیا کے گھر کی جانب چلی دی۔ حیا کا گھر ہزال سے دو گھر آگے تھا۔ ہزال اور حیا بیسٹ فرینڈز تھیں۔ ان دونوں کی ایک دوسرے میں جان بستی تھی۔ بیل بجانے پر حیا کی امی باہر آئیں تھیں۔ فربہ جسم کی حامل، نرم طبیعت خاتون۔ ہزال کو دیکھ کر مسکرائیں تھیں۔

السلام علیکم! آنٹی کیا حال ہے؟" اس نے مسکراتے ہوئے ان کا حال پوچھا۔"

الحمداللہ-آپ کیسی ہیں؟"انہوں نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔"

شکرالحمدللہ۔آنٹی حیاکدھر ہے؟"ان کو کالج کے لیے خیر ہورہی تھی۔"

بیٹامیں ابھی اس کو بھیجتی ہوں"وہ کہتی ہوئی اندر کی جانب بڑھیں۔"

حیابیٹا کہاں ہو؟ہزال باہر تمہارا انتظار کررہی ہے۔"انہوں نے سیڑھیوں کے"
پاس کھڑے ہو کر اس کو آواز دی جو ہمیشہ کی طرح آج بھی لیٹ تھی۔

مامابس آرہی ہوں 5منٹ".کمرے سے اس کے چیخنے کی آواز آئی تھی۔حیا"
پورے دس منٹ بعد گھر سے باہر آئی۔

ہزال ہاتھ باندھے اس کاانتظار کررہی تھی۔مگر حیا

میں حیانامی شے کہاں تھی وہ اکثر لیٹ آتی تھی۔

چلو بھئی ہزال اب وین گزارے گی کیا؟"اس نے بازو میں بازو سارے ہوئے"
کہااور چلنے لگی۔

چلیں محترمہ حیا. ہم دونوں کو جلدی پہنچنا ہے نہ آج۔" وہ طنز کرتی ہوئی اس کے " ساتھ چل رہی تھی۔

بس سٹاپ پر کوئی وین نامی شے نہیں تھی۔ وین ان کو چھوڑ کر جا چکی تھی۔

ہزال یاراب کیا کریں گھر گئے تو جوتے پڑیں گے۔ ہم دونوں کو؟" حیا نے منہ " بناتے ہوئے اپنی دوست کو دیکھا۔

اوو دونوں کو نہیں صرف آپ کو مس حیا گل۔" ہزال نے آنکھیں گھمائیں۔" میری بہن نہیں ہو۔ پلیز کچھ کرو۔" اس نے معصومیت چہرے پہ طاری کرتے " ہوئے اس کی جانب دیکھا۔

اچھا اب یہ ڈرامہ بند کرو۔ اور رکشے پر چلتے ہیں۔" ہزال نے حل بتایا۔ حیا اور " اس کے ڈرامے۔۔۔

" Best idea"

www.novelsclubb.com

رکشہ مل گیااور وہ بیٹھ چکی تھیں مگر وہ رکشے والاان دونوں کو مرر سے دیکھ رہا تھا۔ جس پہ ہزال کو غصہ آرہا تھا۔

میرا دل کر رہا ہے۔اس کے میں بتیس کے بتیس نکال"

کے اس کے ہاتھ میں دے دوں؟"ہزال نے دانت پیستے ہوئے اس رکشہ ڈرائیور کو دیکھا۔

دفع کرو ہزال. ہم بس پہنچنے والے ہیں۔"حیا نے اس کو روکا۔"

بھیا یہ کالج کے باہر روک دو کتنے پیسے ہوئے؟"اس نے اشارہ کرتے ہوئے بتایا ۔جس پہ اس نے گیٹ پہ رکشہ روکا۔اور وہ دونوں رکشے سے باہر نکلیں۔اور بیگ سے سو کا نوٹ نکال کر اس کی جانب بڑھایا۔

یہ لو۔"وہ کالج میں جا چکی تھیں۔راستے میں لوگوں کو تنگ کرتے ہوئے اپنے" کلاس کی طرف جانے لگ گئی۔پورا کالج ان کے گروپ کی عادت سے واقف تھا۔

ہیلو لیڈیز!!"ان دونوں نے اس آواز کو فوراً پہچان لیا۔"

وہ ہر چیز بھلا سکتی تھیں مگر اس آواز کو نہیں۔

چل ہزال ان کو ذرا اگنور کرتے ہیں۔ بڑا مزا آئے گا۔" حیا بولتی ہوئی ہزال کو لے"
گئی۔ جس پہ وہ دونوں کے پیچھے آئی تھیں۔

اوئے لیڈیز رکو ذرا؟" یہ زوئی تھی مگر وہ دونوں نہیں روکیں۔ زوئی نے پیچھے"
سے آکر ان کی پونی ٹیلیز کو پکڑا اور زور سے کھینچا۔ جس پہ وہ دونوں کراہی تھیں۔

یہ ہے تم دونوں پر". ستارہ نے اپنے دونوں ہاتھ۔ ان کے منہ کے آگے کر کے"
لانت بھیجی- یہ تو عادت بن چکی تھی۔

چلو کلاس میں چلیں پروفیسر آ چکے ہیں۔اور آج پھر تھوڑا موڈ خراب ہے "ستارہ" نے بیزاریت شکل پہ طاری کرتی ہوئی بولی۔

لگتا ہے آج پھر اپنی بیوی سے مار کھا کر آئے ہیں۔"زوئی نے معلومات میں اضافہ " کرنا اپنا فرض سمجھا۔

یا بیوی نے ناشتہ بنا کر نہیں دیا۔"حیا نے دانتوں کی نمائش کرتے ہوئے کہا۔"

چلو اب چلیں ورنہ پھر نکال دیں گے کلاس سے "ہزال ان کو کھینچتی ہوئی لے " گئ۔کلاس میں وہ لاسٹ بینچ پہ براجمان ہو گئیں۔

oooooooooooooo

www.novelsclubb.com

ان کو بریک ہو چکی تھی اور وہ چاروں کیفے میں بیٹھی

ہوئی تھیں۔اور اتنی دیر میں وہاں پر ان کی دوست

رابیل آگئی۔لیٹ ایڈمیشن کی وجہ سے اس کا سیکشن

تبدیل تھا۔لیکن بریک ٹائم وہ ملا کرتی تھیں۔

وہ دیکھو تمھاری جان آرہی ہے مس تہذیبہ "زوئی نے"

ہزال کو تنگ کیا۔جس پہ اس نے آنکھیں گھمائیں۔تہذیبہ رابیل کی نئی دوست

تھی اور ہزال کو اس سے کافی چڑ تھی۔

مگر وہ دوست ہی کیا جو تمہارے دشمن کو تمہاری جان نہ کہیں۔اور ایک دوسرے

کو تنگ کرنے سے جو دلی سکون ملتا اس کا کوئی نعم البدل نہیں ہے۔

بس کرو زوئی ورنہ میرا منہ کھل جائے گا۔"ہزال نے اس کو دھمکایا۔"

اچھا میں تو ڈر گئی "زوئی نے فل ڈرامہ کرتے ہوئے بولا۔ان سب نے لنچ کیا اور"

پورے کالج کا چکر لگانے کے لیے اٹھ کھڑی ہوئیں۔

www.novelsclubb.com

آج کلاس میں لیٹ جائیں گے "ہزال نے آئیڈیا دیا۔ایسے آئیڈیاز اس کے علاوہ" کوئی نہیں دیتا تھا۔

اگر ڈانٹ پڑی تو پھر دیکھنا۔"حیا نے انگلی دیکھاتے ہوئے بولا۔سدا کی ڈرپوک" لڑکی۔۔

چل کرو کچھ نہیں ہوتا دیکھ لوں گی۔"ہزال نے ان کو تسلی دی۔ایسے الٹے" کاموں میں وہ شیر تھیں۔دس منت لیٹ کالس میں گئ تھیں۔

اوئے آجاؤادھر کھڑے ہو جاو۔"یہ رحمین تھی کلاس کی سویٹ پلس شیطان" لڑکی۔لیٹ آنے والے بچوں کو کلاس سے باہر نکال دیا گیا تھا۔

پروفیسر نے باہر نکال دیا ہے۔"رحمین نے عینک ٹھیک کرتے ہوئے ان چاروں" کو بتایا۔اتنی دیر میں پروفیسر غصے سے لال پیلے ہوتے ہوتے باہر آئے کیونکہ آدھی سے زیادہ کلاس باہر کھڑی تھی۔یہ روز کا معمول بنتا جارہا تھا۔

شرم نام کی کوئی چیز ہے تم لوگوں میں؟"وہ غصے سے بولے۔ "

سر اس کو بیچ کر پتیسہ کھالیا تھا"ہزال نے آہستہ آواز"

میں بولا مگر پاس کھڑے لوگوں کو سنائی دے دیا۔سب نے مشکل سے ہنسی دبائی کیونکہ معاملہ بگڑ سکتا تھا۔اچھی خاصی کروانے کے بعد ان کو کلاس میں آنے کی اجازت مل گئی۔

زوئی،ستارہ اور حیا ہزال کو کھا جانے کے درپے تھیں۔

تم مجھے ملو ذرا گراؤنڈ میں "ستارہ نے اپنا تکیہ کلام دھرایا۔"

چل نکل دیکھ لوں گے تجھے میں ستارہ بیگم۔"ہزال ناک سکوڑتی ہوئی کلاس روم" میں داخل ہو گئی۔جس پہ وہ پیر پٹختی ہوئی اندر داخل ہوئی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○

بیل بجی اور ان کو چھٹی ہو چکی تھی۔اور وہ اپنی

کلاس سے نکل آئی تھیں۔زوئی اور آئرہ اپنی وین میں

جا چکی تھیں۔ہزال اور حیا اپنی وین کی طرف جاتے

ہوئے باتیں کر رہی تھیں۔بچیاں ارگرد سے گزر رہی تھیں۔

حیا مادام آج یاد ہے نہ رات کو میری طرف آ رہی ہو"

کیونکہ صبح چھٹی ہے۔"ہزال نے اس کے ساتھ ساتھ چلتے ہوئے پوچھا۔ہلکی ہلکی

ہوا ان کے چہروں کو چھو رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

بالکل جانم مجھے یاد ہے۔"حیا نے پیار سے کہا۔"

تو آنٹی سے اجازت لے کر شام کو آٹھ بجے میرے گھر"

اپنی تشریف کا ٹوکرا لے آئیں"ہزل مسکراتی ہوئی اس کے ساتھ چل رہی تھی۔

ٹھیک ہے لیکن مس ہزال آپ اگلے ویک اینڈ پر میرے"

گھر آ رہی ہیں۔"اس نے ہزال کی طرف رخ کرتے ہوئے کہا۔یہ ان سب کا

معمول تھا ویک اینڈ پہ کسی نہ کسی کے گھر آ کر ہلا گال کرنا۔

حیا جلدی کرو ڈرائیور انکل صبح بھی چھوڑ کر چلا گیا"

تھا اور کہیں اب بھی نہ چھوڑ جائے۔"ہزال اس کا بازو پکڑ کر تیز چلنے لگی۔

بڑی بات ہے چھوڑ کے تو جائے ذرا"۔حیا نے لڑاکا عورتوں"

کی طرح کمر پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولا۔جس پہ ہزال نے اس کو گھورا۔

www.novelsclubb.com

اچھا چلو چلیں"۔ہزال نے اس کو کھینچا اور وین میں"

چلی گئیں۔ان کا گھر بیس منٹ کی دوری پر تھا اور وہ اب پہنچ

چکی تھیں۔بس سے اتر کر اپنی سٹریٹ میں داخل ہوئیں۔

اللہ حافظ چلو اب اپنی شکل غائب کرو اور رات کو یاد"

سے آنا"۔ہزال نے اس کو تنبیہ کیا۔ہزال ابراہیم ولا میں گھس گئی۔اور حیا اپنے گھر کی جانب بڑھی۔ بیل بجانے پہ وردہ دروازے کھولنے آئی تھی۔

اسلام علیکم !"ہزال نے بلند آواز میں سلام لی۔ بچپن سے ان کو اس کی عادت ڈالی" گئی تھی۔

وعلیکم السلام". وردہ نے جواب دیا۔"

اوئے تم آج لوگ جلدی آگئیں"ہزال نے اس کو دروازے میں کھڑا دیکھ کر" حیرانی کا اظہار کیا۔

جی بالکل ہمارے پیپر ہو رہے ہیں نا اگر آپ کو ہوش ہو"

تو"۔وردہ نے ہمیشہ کی طرح طنز کیا۔وہ اس سے چھوٹی تھی مگر ہر وقت لڑتی رہتی تھی۔

www.novelsclubb.com

اچھا اچھا اب ڈرامے نہیں کرو اور ہٹو سامنے سے "ہزال"

نے اس کو پکڑ کر سائیڈ پر کیا اور اپنے روم کی طرف

چلی گئی۔

ماما ویٹ کر رہی ہیں آجاؤ لنچ کے لیے "وردہ نے پیچھے"

سے آواز دی۔

اچھا آرہی ہوں". وہ سیڑھیاں چڑھتی کوئی بولی۔اور فریش ہو کر آرام دہ کپڑوں"

میں نیچے آئی۔سب ڈائنگ ٹیبل پہ بیٹھے اس کو انتظار کر رہے تھے۔اس کے آتے

ہی کھانا شروع کیا۔

ہزال آپی۔"وردہ نے اس کو آپی کہہ کر مخاطب کیا۔جس کا مطلب تھا کہ دال"

میں کچھ کالا ہے۔

"وردہ اب کون سا کام ہے جو مجھے آپی کہہ رہی ہو"

www.novelsclubb.com

ہزال نے آئی برو کو اٹھاتے ہوئے بولا۔اس نے چاولوں کا چمچ منہ میں ڈالا۔

نہیں میں ویسے ہی کہہ رہی تھی"۔وردہ دوبارہ کھانے"

کی طرف متوجہ ہو گئ۔

چلو اب منہ سے کچھ پھوٹو گی بھی یا نہیں"۔"

ہزال اس کی رگ رگ سے واقف تھی۔بغیر کسی کام کے

وہ اسے آپی نہیں کہتی۔اس لیے گویا ہوئی۔

کیا میں آج رات کو آپ کو جوائن کر سکتی ہوں"۔وردہ"

www.novelsclubb.com

نے دنیا کی معصومیت چہرے پر لاتے ہوئے کہا۔کیونکہ ان سب کے ساتھ بے حد

مزہ آتا تھا۔

مجھے بھی آنا ہے ہزال آپی۔۔۔"جنت نے جوش سے بولا۔"

تم بچوں کا ہمارے ساتھ کیا کام ہے"۔ہزال نے ان کو منع"

کر دیا۔ کیونکہ وہ تنگ کرتی تھیں۔

پلیز ہزال آپی۔۔۔"دونوں بیک زبان میں بولیں۔ناچاہتے ہوئے بھی ہزال کو" اجازت دیناپڑی کیونکہ وہ کونسا منع ہو جاتی تھیں۔پھر بھی ان کے ساتھ گھس کر بیٹھ جاتی تھیں۔

o o o o o o o o o

www.novelsclubb.com

ہزال ڈور بیل بجی رہی ہے دیکھو اس وقت کون آیا"

ہے"۔مسز ابراہیم نے کچن سے آواز دی۔وہ فون صوفے پہ رکھتی ہوئی سیدھی ہوئی۔

ماما حیا ہو گی اور کس نے ہونا۔اوئے چمگادڑ اٹھ"

جا کر حیا کے لیے دروازہ کھول"۔ہزال نے وردہ کو ہلایا۔

تم ہو گی چمگادڑ۔ہزال از چمگادڑ۔"وہ اسے چڑا کر اٹھی"

گئ۔جانتی تھی وہ اٹھنے والی نہیں ہے۔

حیا آپی آجائیں"وردہ نے اس کے لیے دروازہ کھولا۔اور اس کو ساتھ لیتی ہوئی"

اندر آگئی۔

ہزال تم لوگ دروازہ کیوں نہیں کھول رہی تھیں".حیا نے صوفے گرتے ہوئے"

پوچھا۔وہ کب سے بیل بجا رہی تھی۔

ان کا ٹام اور جیری والا ڈرامہ ختم ہو تو کچھ اور"

کریں".ان کے بولنے سے پہلے ہی مسز ابراہیم کچن سے

بولیں۔حیا اور جنت نے ہنسنا شروع کر دیا۔ہزال نے ان کو

گھوری سے نوازا۔

وہ بال بنا رہی تھی جب فون کی گھنٹی بجی سکرین پہ آئرہ کالنگ شو ہو رہا تھا۔اس نے فون اٹھایا اور ساتھ ہی آئرہ شروع ہو گئ۔

زوئی کہاں ہو؟ میں کب سے تمہارا انتظار کر رہی ہوں"۔نہ سلام نہ دعا۔"

تم کہاں ہو؟ میں بس آ رہی ہوں". زوئی نے چیزیں سمیٹتے ہوئے پاؤں میں جوتا" پہنا۔

تمہارے گھر کے باہر۔دو منٹ میں آ جاؤ ورنہ مجھ سے"

برا کوئی نہیں ہو گا۔"آئرہ نے اس کو دھمکایا۔

تم سے برا کوئی ہے بھی نہیں"زوئی نے اس کو جان"

بوجھ کر تنگ کیا۔اسے تنک کرنے میں مزہ آتا تھا۔

آ رہی ہو یا میں چلی جاؤں"۔آئرہ نے آخری ہربہ آزمایا۔"

آ رہی آ رہی ہوں"۔زوئی جیسے ہی باہر آئی آئرہ اس سے لڑنا شروع ہو گئ تھی۔"

○ ○ ○ ○ ○

دوبارہ سے ڈور بیل بجی۔۔۔

ہزال بیٹا جاؤ دیکھو باہر کون آیا ہے". مسز ابراہیم نے"

زور سے آواز دی۔ کیونہ وہ باتیں کرنے میں مصروف تھی۔ ہزال پیار بھری نظروں سے حیا کو دیکھنا شروع ہو گئی اور حیا اس کی نظروں کا مفہوم اچھی طرح سمجھ گئی تھی۔

اوئے ہزال میں نہیں جا رہی دروازہ کھولنے تم خود جاؤ۔"ہزال اس کو امید بھری" نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

یار حیا پلیز چلی جاؤ"۔اس نے معصوم شکل بنا کر اس کو دیکھا۔"

دنیا ادھر سے ادھر نہ ہو جائے جو میں دروازہ کھولنے"

چلی جاؤں"حیا نے ناک منہ بسورتے ہوئے کہا۔

پتا ہے مجھے تمہارا۔ڈھیت انسان"۔ہزال نے اس کے سر چپت رسید کی۔وردہ"
خود ہی دروازہ کھولنے چلی گئی تھی کیونکہ اسے پتہ تھا کہ رات سے صبح ہو جانی تھی
مگر ان کی بحث

نہیں ختم ہونی تھی۔

ہیلو زوئی اینڈ آئرہ آپی. واٹ آ پلیزینٹ سرپرائز". وردہ ان دونوں کو دیکھ کر کافی"
خوش ہوئی۔ ہزال نے جب زوئی اور آئرہ کو دیکھا تو وہ صوفے سے چھلانگ لگا کر
اتری اور ان کی طرف آئی۔

ارے تم لوگ کیسے آئے؟"ہزال نے ان کو دیکھ کر حیرانی کا اظہار کیا۔"

"!تم دونوں نے ہمیں بلایا تو کیا ہوا ہم خود ہی آ گئے"

۔زوئی نے ان کو بتایا۔وہ جوتا اتار کر صوفے پہ پھیل کر بیٹھ گئی۔

اور تم بے وفا حیا، چوہیا تمہیں بھی شرم نہیں آئی۔ کہ ہمیں بھی بلا لیتی۔"آئرہ"

نے اپنا میلو ڈرامہ شروع کیا۔

تم ملو مجھے گراؤنڈ میں کل"۔آئرہ نے اپنا پسندیدہ"

جملہ دھرایا۔

آئرہ آپی یہ لائن پرانی ہو گئی ہے۔مزہ نہیں آتا"۔جنت نے"

آئرہ کو بولا۔یہ سن کر سب نے ہنسنا شروع کر دیا۔

آہ اس کو تو دیکھو ذرا"۔آئرہ نے اس کے گال کھینچے۔"

www.novelsclubb.com

وہ سب اب بیٹھ چکیں تھی اور ان کا مستی موڈ آن تھا

مووی دیکھنے کے بعد وردہ اور جنت اپنے کمرے میں چلی

گئی۔اور باقی سب ہزال کے کمرے میں بیٹھی کافی پی

رہی تھیں۔جب ہزال کے شیطانی دماغ میں آئیڈیا آیا۔

ہیلو رابیل." ہزال نے اس کو فون کیا۔سب اس کی"

طرف متوجہ ہوئے۔

یار ایک پرابلم ہو گئی ہی کیا تم ابھی میرے گھر آسکتی"

ہو۔"اس نے اپنی آواز کو نم کرتے ہوئے بولا۔جبکہ باقی

سب اس کی ایکٹنگ کو دیکھتے ہوئے اپنی ہنسی کو

روکنے کی کوشش کر رہے تھے۔

بالآخر رابیل مان گئی اور ہزال نے ان کو اپنا سارا پلیین بتایا۔

www.novelsclubb.com

تم نہ شیطان کی بہن ہو پوری". حیا نے اس کو طنز کیا۔"

اور تم شیطان کی نانی ہو". ہزال نے بھی اپنا حساب"

برابر کیا وہ سب اب رابیل کا انتظار کر رہی تھیں تاکہ وہ مزے لے سکیں۔

حباء، حباء "۔۔۔۔مومن چلاتا ہوا اسے ڈھونڈ رہا تھا۔اس نے حباء کے کمرے"
میں جھانکا۔وہ بیڈ پہ بیٹھی پڑھ رہی تھی۔

جی بھیا. کہاں آگ لگی ہے جو ایسے چلا رہے ہیں". حباء"

نے اس کو طنزیہ بولا تھا۔

میرے لیپ ٹاپ کا چارجر کہاں ہے". مومن نے اس سے پوچھا۔جو پنسل سے"
رجسٹر پہ کچھ لکھ رہی تھی۔

وہ نا، وہ۔۔". حباء جانتی تھی کے اگر اس نے بتا دیا کے"

چارجر خراب ہو گیا تو جانتی تھی مومن اس کا کیا حشر

کرے گا۔

www.novelsclubb.com

کیا وہ وہ لگا یا ہوا تم نے جلدی بولو۔۔"وہ مصروف انداز میں بولا۔جس پہ وہ لب کترتی رہ گئی۔

وہ مجھ سے جل گیا تھا۔"حباء نے ساری ہمت اکٹھی"

کر کے بتا دیا۔یہ سن کر مومن اپنا سر پکڑ کر بیٹھ گیا کیونکہ اس کو اپنا ایک ضروری کام مکمل کرنا تھا اور حباء میڈم نے چار جرکا ہسٹر نشر کر دیا تھا۔اب وہ اس کی شکل دیکھ کر پریشان ہو رہی تھی۔

مومن بھائی ایک حل ہے میرے پاس۔"اس نے قلم بند کر کے سائیڈ پہ رکھا۔"

جلدی بولو۔۔۔اور تمہیں تو میں بعد میں دیکھوں گا"اس کے لہجے میں دھمکی"

تھی۔حباء جانتی تھی کہ اس کا اشارہ اس کی ڈائیریز کیطرف تھا جس پہ وہ شاعری لکھتی تھی اور اس کو اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز تھیں۔

ہزال سے لے آؤ۔"اس نے سکون سے بولا تھا۔اور وہ جانتی تھی اس کا ری"

ایکشن کیسا ہو گا۔

" What !! "

وہ تقریباً چیخا تھا۔

اب اس کے علاوہ کوئی چارہ نہیں ہے۔"حبہ نے معصوم"

شکل بنائی کیونکہ وہ کبھی بھی ہزال سے مانگنے نہ

www.novelsclubb.com

جاتا۔اور پھر ہر وقت حباء کو طنز کرتے رہنا تھا کہ اس

کی وجہ سے اس کا کام رہ گیا۔

میں کبھی بھی نہ جاؤں اس سے مانگنے "مومن نہ صاف"

انکار کر دیا۔اس کی عزت نفس یہ گوارا نہیں کرتی تھی۔

بھیا پھر مجھے الزام نہ دینا۔ کہ میری وجہ سے آپ کا کام رہ گیا۔" حباء نے نخوت"

سے بولا۔ جس پہ وہ سوچتا ہوا باہر کی جانب بڑھا۔

اچھا لے آتا ہوں۔ یہ ضرورت بھی کیا شے ہوتی ہے۔ انسان"

کو کہاں کہاں سے زلیل کرواتی ہے۔ اور مجبوری میں تو

گدھے کو بھی باپ بنانا پڑتا ہے۔" مومن بولتا ہوا باہر نکل

گیا۔ اور پیچھے حباء نے سکون کا سانس لیا۔ وہ اپنے گھر سے نکل کر سامنے والے گھر

کی جانب بڑھا۔

www.novelsclubb.com

○ ○ ○ ○ ○

بیل بجی اور وہ سب کی سب اٹھ کر دروازے کی طرف

بڑھیں کیونکہ ان کا شکار دروازے پر ان کا انتظار کر رہا

تھا۔ہزال سب سے آگے تھی اور باقی سب اس کے پیچھے

تھیں۔ان کو جاتا دیکھ کر وردہ بھی ان کے پیچھے آگئی۔

ہزال نے جیسے ہی دروازہ کھولا تو آئرہ نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی سنوٗ سپرے پھینکنا شروع کر دی اور زوئی نے ہاتھ میں پکڑی پانی کی بالٹی انڈیل دی اور حیا نے پارٹی پوپر پھاڑا اور رابیل کووش کرنے لگیں تھیں مگر وہاں پر کوئی اور ان کا شکار بن گیا تھا۔اور وہ سب منہ کھولے دیکھ رہیں تھیں۔

"اہووووو سوری مومن بھائی ہمیں لگا رابیل آئی ہے"

وردہ نے فضا میں پھیلی خاموشی کو توڑا۔جبکہ وہ شاک کے مارے منہ کھولے کھڑی تھیں۔وہ سب کی سب واپس اوپر دوڑ گئیں ہزال کو وہاں چھوڑ کر۔اور ہزال

مومن کو دیکھ کر ہنسی روکنے کی کوشش کر رہی تھی۔کیونکہ وہ مکمل نمونہ لگ رہا تھا۔بیچارہ کسی اور کی جگہ پھنس گیا تھا۔

تم اس وقت یہاں کیا کر رہے ہو؟"ہزال نے چہرے پہ سنجیدگی لاتے ہوئے" اس کو دیکھا۔

ناچنے آیا تھا"۔مومن نے تپتے ہوئے بولا۔اور اپنے کپڑے جھاڑے۔"

اچھا تو اپنے گھر ناچ لیتے"ہزال نے اسی کی ٹون میں جواب دیا۔"

چارجر ہے لیپ ٹاپ کا تو دے دو۔حباء نے میرا جلا دیا"

ہے۔"اس نے بڑی مشکل سے س سے چارجر مانگا تھا۔

اچھا رو کو میں ابھی لاتی ہوں"ہزال کہتی ہوئی اپنے کمرے میں گئی۔اور دراز سے" چارجر نکال کر لائی۔

ہزال نے اس کو چارجر لا کر دیا اور وہ اس سے چارجر لے

کر چلا گیا۔اور ہزال کو اتنی دیر میں رابیل نظر آ گئی اور

وہ اس کو لے کر اندر چلی گئی۔

یار قسم سے کیا واٹ لگی اس کی"۔آئرہ ہستے ہوئے"

بول رہی تھی۔ہزال رابیل کو ساتھ لیتی ہوئی کمرے میں گئی۔

اور رابیل کو سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ وہ ہنس کیوں

رہی ہیں۔

مجھے ایک بات یہ تم لوگ کیوں ہنس رہے ہو؟؟".رابیل"

www.novelsclubb.com

نے نا سمجھی سے ہو چھا۔ اور انہوں نے اپنی ساری کارروائی اس کو بتائی۔اور

سب نے ہنسنا شروع کر دیا۔آج رات وہ جاگنے کا ارادہ رکھتی تھیں۔فجر کی نماز پڑھ

کی وہ سو جایا کرتیں

تھیں۔

حباء نے دروازہ کھولا تو مومن سے لال ہوتا ہوا اندر آیا۔اس کی حالت دیکھ کر وہ اپنی ہنسی روکنے کی کوشش کر رہی تھی۔

."بھیا یہ کیا ہوا آپ کو؟"

"!تمہاری ہی نوازشیں ہیں۔دیکھ لو تمہاری چہیتی ہزال نے کیا کیا ہے"

مجھے تو لگ رہا کہ آپ مار کھا کر آئے ہیں۔اچھی درگت بنائی ہے آپ کی۔"حبہ" نے زور زور سے ہنسنا شروع کر دیا تھا۔

مومن تن فن کرتا اپنے روم میں فریش ہونے چلا گیا۔اور اپنا کام ختم کر کے سونے کے لیے لیٹ گیا۔

اس ہزال نے اچھا نہیں کیا۔اس کا بدلا تو چکانا پڑے گا. مس ہزال" وہ خود سے ہی" مخاطب تھا۔

اور نہ جانے کب وہ اسے سوچتے ہوئے نیند کی وادیوں میں چلا گیا۔

www.novelsclubb.com

○ ○ ○ ○ ○ ○

دسمبر کی سرد صبح تھی اور وہ سب کالج سٹارٹ ہونے سے پہلے ہی کالج پہنچ چکی تھیں اور کالج کے گراؤنڈ میں کھڑی باتیں کر رہی تھیں۔آج میری کزن کی منگنی ہے، یاد ہے نہ تم سب کو آنا ہے، زوئی نے ان کو یاد کروایا۔

یار میں تو بھول گئی تھی اور میرے پاس کوئی ڈریس بھی نہیں ہے۔آئرہ کو اپنی" فکر پڑھ گئی تھی۔آئرہ نے اپنا رونا شروع کر دینا۔

کالج کے بعد ہم سب مال چلیں گے۔ویسے بھی کافی دن ہو گئے، کہیں گئے ہوئے" ہزال نے آئرہ کو تسلی دی۔."

رابیل تم بھی چلو گی ہمارے ساتھ اور تمہاری آئسکریم ٹریٹ پنیڈینگ ہے۔"
حیا نے اس کو یاد کروایا۔"

ہاں ہاں یاد ہے۔اور تم لوگ ٹھہرے صدا کے بھوکے۔"رابیل نے ان کو شرم"
دلانے کی کوشش کی۔

ہی ہی ہیں۔جو مرضی کہہ لو"۔ہزال نے ہنستے ہوئے بولا۔ان کا آج پہلا لیکچر ہی"
انگلش کا تھا۔اور صبح صبح ٹیسٹ دینا بھی پھانسی کے پھندے جیسا تھا۔

اوئے."زوئی نے زور سے ہزال کو پیر مارا۔وہ کب سے اسے بلا رہی تھی۔"

آ کیا ہو گیا؟"ہزال درد سے کراہی تھی۔"

بہن کچھ مجھے بھی لکھوا دے۔"زوئی نے اس کو دیکھتے ہوئے التجا کی۔کیونکہ وہ".
آج پڑھ کر نہیں آئی تھی۔

تو لکھ لے مار کیوں رہی ہے۔"اس نے کاپی کا رخ اس کی طرف کیا۔اس نے "
تیزی سے قلم گھسیٹنا شروع کیا۔

اے حیا بک کھول جلدی، نہیں تو میں تیرا بھرتا بنا دینا۔"

آئرہ دبی دبی آواز میں چلائی۔حیا نے اس کو گھوری سے نوازا۔

کھول دی ہے۔اب اگر پکڑی گئی تو میں تمہارا خون پی جانا۔"حیا گرائی تھی،اس "
کی بات پہ اس نے کان نہ دھرے۔

ابے او نوٹنکی کی دکان۔۔۔۔چپ کرا تنی آسانی سے نہیں پکڑی جاتی۔۔۔۔۔"
پروفیشنل چیٹر ہے تو."ہزال کافی دیر سے ان دونوں کو دیکھ رہی تھی۔اتنی دیر میں
پروفیسر ان کی طرف آنے لگے تھے کہ ہزال نے فوراً سے ہاتھ مار کے کتاب کو نیچے
پھینک دیا اور کتاب کرسیوں کے نیچے چلی گئی۔اور وہ بچ گئیں۔ورنہ پرسوں ان
کے سوئم کی بریانی کھائی جا رہی ہوتی۔

کہہ رہی تھی نہ سکون سے بیٹھو". ہزال نے ان کو ڈانٹے ہوئے بولا۔ جس پہ "
انہوں نے منہ بنایا۔

تمہارے ہوتے ہوئے کچھ نہیں ہوتا ہمیں۔"زوئی نے اس کو مکھن لگایا۔ جس پہ "
وہ آنکھیں گھما کر رہ گئی تھی۔

ویری فنی۔۔"ہزال نے اس کو زبان چڑائی۔"

ان کا لاسٹ لیکچر چل رہا تھا اور وہ سب کی سب بہت زیادہ خوش تھیں۔اتنے دنوں
بعد باہر گھومنے کا موقع مل رہا تھا۔ بیل بجی اور وہ سب کی سب اٹھیں۔ہزال
دروازے میں کھڑی ہو کر ان کو آواز میں دے رہی تھیں۔حیا ابھی اپنی بکس بیگ
میں ڈال رہی تھی۔

یار پہلے واشروم جانا۔حالت درست کرنے۔"زوئی نے ان سب کو اطلاع دی۔"
کاریڈور میں رش تھا۔ جس میں سے وہ گزرتی ہوئی واش رومز کی جانب بڑھیں۔

جی ضرور مہرانی صاحبہ۔جو آپ کا حکم۔"ہزال نے جھکتے ہوئے اس کو بولا۔"

واشروم میں قطار میں شیشے اور واش بیسن لگے تھے۔

ہزال لپ گلوس دینا اور مسکرا بھی۔"زوئی نے اپنا شور ڈالا ہوا تھا۔ادھر سے نکل"

کر انہوں نے رکشہ لیا اور پھس کر اس میں قریبی مال پہنچی تھیں۔چیزیں خریدنے

سے زیادہ وہ مستی کرتی تھیں۔آئرہ کو کوئی ڈریس ہی نہیں مل رہا تھا۔بالآخر اس کو

سی گرین ڈریس پسند آیا۔وہ لینے کے بعد وہ آئسکریم پارلر کی جانب جا رہی تھیں۔

یار تم لوگوں نے نوٹ کیا یہ لڑکے کب سے ہمیں فالو کر رہے۔"حیا نے ایک بار"

پیچھے دیکھا اور ان سب کو بتایا۔

www.novelsclubb.com

ہاں نوٹ تو میں نے بھی کیا ہے۔"آئرہ نے ببل کا غبارہ پھاڑتے ہوئے بولا۔"

نہیں یار تم لوگوں کا وہم ہے۔"زوئی نے ان کو ٹوکتے ہوئے کہا اور دوبارہ سے"

چلنے لگیں۔

رابیل چلو اب آئسکریم کھانے چلتے ہیں۔اگر دوبارہ آئے تو دیکھ لوں گی۔"ہزال" ان کو لے کر آئسکریم پارلر میں لے گئی۔ابھی وہ پانچ میں آئسکریم کھا کر نکلی ہی تھیں کہ ان لڑکوں نے راستہ روکا۔اور ایک لڑکا تھوڑی آگے آیا اور بولا۔

اوئے سوہنیو کتھے چلے اووووو۔۔"اوباش قسم کے لڑکوں نے انہیں دیکھ کر آواز لگائی۔

تیرے ویاتے۔۔۔"زوئی نے بھی انہی کے لہجے میں جواب دیا۔ہزال کا دماغ گھوم گیا تھا۔اس کو ویسے بھی لڑکوں سے کافی چڑ تھی۔زوئی ان کو لے کر آگے بڑھی تھی کہ ان میں سے ایک لڑکے نے پیچھے سے آواز دی۔آج انہوں نے اپنی شامت خود بلائی تھی۔

اوئے اپنا نمبر تو دیتی جاؤ"۔ہزال یہ سن کر فورا مڑی اور ان کی طرف گئی۔مٹھیاں بھینچی ہوئی تھیں۔

کیا کہا۔۔۔نمبر چاہیئے. یہ تو بتادو جوتے کا نمبر چاہیے یا فون کا"۔۔۔ہزال نے بازو" سینے پہ باندھتے ہوئے ان کو سر تا پاؤں دیکھا۔

جس کا مرضی دے دو بے بی۔"لڑکے نے اپنے دانتوں کی نمائش کرتے ہوئے" بولا اور اپنے دوست کے ہاتھ پہ ہاتھ مارا۔

اچھا رکو ابھی دیتی ہوں۔"یہ کہہ کر ہزال نے ایک زوردار کک اس لڑکے کے " ماری۔اور پھر اپنا بیگ اس کو دے مارا۔یہ دیکھ کر وہ سب کی سب ہزال کی طرف بھاگی تھیں۔

کمینی۔۔۔۔۔"اس لڑکے نے ہزال کو گالی دی۔"

اوئے بکواس بند کرواپنی۔"آئرہ اس کی طرف بڑھی۔اور پھر ان پانچوں نے مل" کو ان تین لڑکوں کی خوب درگت بنائی۔لڑنے میں تو ویسے ہی ماہر تھیں۔

باجی معاف کردو۔"ایک لڑکا زور سے چلایا۔"

جاؤ معاف کیا۔ کیا یاد کرو گے کہ ہزال ابراہیم سے پالا پڑا تھا۔" ہزال نے اک ادا" سے بالوں کو جھٹکا اور گلاسز لگاتے ہوئے وہاں سے واک آؤٹ کر گئیں اور باقی سب بھی اس کے پیچھے نکل گئیں۔ ارد گرد کے لوگ ان چلتے پھرتے بمب کو دیکھ کر حیران کھڑے تھے۔

○ ○ ○ ○ ○ ○

آج شام ان سب کو زوئی کے گھر اس کی کزن کی منگنی پہ جانا تھا۔ اور حیا تیار ہو کر ہزال کو لینے پہنچ چکی تھی مگر ہزال ابھی تک تیار نہیں ہوئی تھی۔

ہزال یار اور کتنی دیر لگاؤ گی، باقیوں کو بھی لینا ہے ابھی اور زوئی نے سر پھاڑ دینا" ہے اگر ہم لیٹ ہو گئے۔" حیا ایک ہی سانس میں بول رہی تھی۔

اف لڑکی چپ کر جاو کتنا بولتی ہو۔بس دس منٹ دو میں آتی ہوں "ہزال نے اس" کو چپ کرایا۔

ہاں پتہ ہے مجھے تمہارے دس منٹ کا۔"حیا نے طنز کیا"

اچھا بس آرہی ہوں "وہ پرفیوم چھڑکتی ہوئی وہیں سے چیخی تھی۔"

بس دس منٹ ورنہ میں چلی جاؤں گی۔"حیا نے دس منٹ پر خاصا زور دیا اور" ہزال ہنستے ہوئے واپس شیشے کی طرف متوجہ ہوئی۔۔

حیا آپی ادھر آجائیں "جنت نے اس کو اپنے پاس بیٹھنے کا بولا۔"

کیا کر رہی ہو؟"حیا اس کے پاس بیٹھ گئی۔جنت اٹھ کر کمرے میں چلی گئی اور حیا" نے فون استعمال کرنا شروع کر دیا۔

حیا، حیا"اندر سے ہزال چلاتی ہوئی نکلی۔ہاتھ میں جھمکے پکڑ رکھے تھے۔"

آف کیا ہو گیا". حیا فون بند کرتی ہوئی اسکی جانب متوجہ ہوئی۔"

یہ ائیر ینگ بند کرو۔"اس نے جھکے حیا کی طرف بڑھائے اور نیچے جھکی۔"

کوئی کام نہیں آتا اس لڑکی کو۔"حیا نے بوڑھی دادی کی طرح بولا۔اور سر پہ ہاتھ مارا۔"

اوہ دیکھو تو سہی کہہ کون رہا ہے۔۔۔جس کو یہ بھی نہیں پتہ کہ انڈہ آئل میں فرائی ہوتا۔"ہزال نے طنز کے تیر اس کا جانب بڑھایا جو نشانے پہ لگا تھا۔"

اچھا بس کرو۔اب آتا مجھے انڈہ فرائی کرنا آتا مجھے۔اب جاؤ اور جلدی آو۔"حیا ائیر نگ بند کرتی ہوئی پیچھے ہٹی۔ہزال اپنا بیگ پینے کے لیے کمرے میں گئی تھی۔

حیا آپی۔۔"وردہ اور جنت کی آواز پر حیا پیچھے مڑی جو معصوم شکل لیے کھڑی تھیں۔"

جی۔"اس نے ان دونوں کو دیکھا۔"

وردہ نے اس کے آگے نکلی کینچوا کر دیا۔اور حیا نے زور زور سے چیخنا شروع کر دیا۔کیونکہ اس کو دیکھ کر حیا کی حالت مرنے والی ہو جاتی تھی۔

اوئے کیا شور مچایا ہوا۔ادھر دو مجھے بد تمیز۔"حیا زور سے چیخ رہی تھی۔اور ہزال" شور کی وجہ سے باہر آئی۔

جب تم لوگوں کو پتہ ہے کہ وہ ڈرتی ہے تو پھر یہ۔۔۔"ہزال نے غصے سے بولا۔"

یہ تو نکلی ہے "جنت نے دانتوں کی نمائش کرتے ہوئے اپنی بہن کا لال چہرہ" دیکھا۔

"اور ویسے بھی ہم نے آپ کو نہیں ڈرایا۔تو آپ کو کیوں مرچی لگ رہی ہے۔" وردہ نے اس کے غصے کو اور ہوا دی تھی۔

تم رکو میں ابھی بتاتی ہوں۔"یہ کہہ کر ہزال پیچھے پیچھے اور وردہ آگے آگے۔"

ماما، ماما بچاؤ مجھے، ہزال مار رہی ہے مجھے۔" وردہ زور زور سے دھائیاں دے رہی تھی۔

ہزال اور وردہ، مجھے شور کی آواز کیوں آ رہی ہے؟" مسز ابراہیم زور سے بولی تو وہ دونوں رو کیں۔

ماما یہ جھوٹ بول رہی آپ خود پوچھیں کہ کیا کیا اس نے۔۔" ہزال نے ماں کو اپنی جانب آتا دیکھ کر بولا۔

آنٹی میں بتاتی ہوں۔ یہ وردہ مجھے تنگ کر رہی تھی۔" حیا نے اپنا پتہ پھینکا۔ یقینا اب وردہ کی شامت آنے والی تھی۔

وردہ شرم آنی چاہیے" مسز ابراہیم نے اسے گھوری سے نوازا تھا۔"

سوری ماما۔" اس نے سر جھکایا تھا۔ وردہ اب ہزال اور حیا کو دیکھ رہی تھی کہ کیسے" ان دونوں نے مل کے پھسایا ہے۔ اس کے ساتھ ہمیشہ ہی ایسے ہوتا ہے۔

www.novelsclubb.com

اچھا اب چلو جاؤ تم دونوں اور دھیان سے جانا۔". مسز ابراہیم نے ان کو یاد کرایا۔"

اللہ حافظ۔۔۔"ہزال اور حیا گھر سے نکلیں۔"

ہزال اور حیا گاڑی میں بیٹھ چکیں تھیں۔اور میوزک آن ہو چکا تھا۔ہزال ڈرائیو کر رہی تھی اور اس کے ساتھ فرنٹ سیٹ پر حیا بیٹھی ہوئی اپنے کام میں لگی ہوئی تھی۔یعنی کے وہ ہر مومنٹ کو کیپچر کرتی تھی۔اور اس وقت بھی وہ ہزال کی وڈیو بنا رہی تھی۔

یار حیا بس کر دو اب۔۔۔۔۔۔"ہزال تنگ آ گئی تھی اور حیا کو عجیب و غریب" ویڈیوز بنانے کی سوا کوئی کام نہیں آتا تھا۔بعد میں یہ فنی ویڈیوز گروپ میں بھیج دی جاتی تھیں۔لو اب اڑاؤ مذاق مل کر اور ہنسو۔۔

اچھا بس ایک اور۔۔۔۔۔۔"حیا نے اس کی ایک ساتھ کتنی تصویریں کھینچی ہزال" نے غصے سے اچانک بریک ماری اور حیا کی چیخ نکلی تھی۔اس کا سر ڈیش بورڈ پہ لگتا لگتا بچا تھا۔

آاااا۔۔۔کیا ہو گیا لڑکی۔۔۔"وہ اپنا سانس بحال کرتی ہوئی اس کی جانب مڑی۔"

پہلے نہ تم میری تصویریں لے لو پھر چلتے ہیں۔۔"ہزال نے کہتے ہوئے ساتھ ہی ویکٹری کا نشان بنایا۔اور حیا نے بھی بے شرموں کی طرح اس کی تصویر کھینچ لی۔

اللہ تمہیں ہدایت دے حیا۔۔۔"ہزال نے دونوں ہاتھ بلند کرتے ہوئے دعا کی"

۔جس پہ حیا نے دانت نکالے۔

آمین۔اب چلو چلیں ورنہ زوئی نے ہمیں زندہ گاڑ دینا ہے۔"حیا میں حیا کی بہت"

کمی تھی۔

نہیں نہ پہلے تم اپنی یہ فوٹو گرافی کر لو۔"ہزال نے اس کو طنز کیا اور گاڑی سٹارٹ"

کر دی۔آئرہ کے گھر پہنچ چکی تھیں اور آئرہ دروازے میں کھڑی ان کا انتظار کر رہی تھی۔ہزال نے گاڑی روک دی۔وہ دروازہ کھولتی اندر بیٹھی۔

کہاں رہ گئی تھی تم دونوں؟".آئرہ نے بیٹھتے ہی سوال کرنے شروع کر دیے۔"

یہ ہزال ہی نے لیٹ کروایا ہے۔"حیا نے سارا کا سارا ملبہ ہزال کے اوپر ڈال دیا۔"

حیا۔اب تم اپنا الزام مجھے دو گی۔"ہزال نے زور دیتے ہوئے بولا۔اور اسے"
آنکھیں دکھائیں۔

ہاں۔"حیا نے ڈھیٹوں کی طرح جواب دیا۔"

اچھا بس لڑو نہیں۔جلدی چلاو یار۔ورنہ زوئی نے مار دینا ہم سب کو"آئرہ نے ان"
کو یاد دلایا۔زوئی اور اس کا غصہ۔۔۔

ہزال جلدی چلو"۔ہزال نے گاڑی کو ہال کی جانب دوڑانا شروع کر دیا۔راستے"
میں ٹریفک جام تھی اور اسی دوران آئرہ نے ہزال سے سوال کیا۔

یار وہ اس دن جو لڑکا آیا تھا وہ کون تھا۔"آئرہ نے ہنسی چھپاتے ہوئے ہزال کو دیکھا"
۔جو سٹیرنگ وہیل کو بجانے میں مصروف تھی۔

مومن"ہزال نے مختصر سا جواب دیا،یعنی اسے اس میں کوئی دلچسپی نہیں ہے۔"

کون مومن مجھے تو نہیں پتہ تھا اس کا۔"آئرہ نے پھر سے سوال کیا۔"

رکو میں بتاتی ہوں۔"ہزال کے بولنے سے پہلے ہی حیا بول پڑی۔"

اچھا تو ٹھیک بتاؤ"ہزال نے ہاتھ باندھتے ہوئے حیا کو بولنے کی اجازت دی۔"

ہزال کا فیوچر۔۔"حیا نے ہزال کو آنکھ مارتے ہوئے بولا۔اور یہ سن کر آئرہ نے"

ہنسنا شروع کر دیا اور ہزال نے ان پر لعنت بھیجی۔

میں بتاتی ہوں۔وہ میرا پڑوسی ہے، بابا کے بیسٹ فرینڈ کا بیٹا، میرا جانی دشمن اور وہ"

مجھے زہر لگتا ہے۔"ہزال نے ایک جملے میں اس کا تعارف کروادیا تھا۔

اووو۔کہیں یہ وہ اینمی ٹو لورز والا سین تو نہیں ہے"آئرہ نے ہنستے ہوئے حیا کے"

ہاتھ پہ ہاتھ مارا۔

www.novelsclubb.com

فضول ہی بولنا جب بھی بولنا تم دونوں۔" سگنل ہرا ہو چکا تھا۔اس نے گاڑی کو "
آگے بڑھا دیا۔ زوئی نے جیسے ہی ان کو گاڑی سے اترتے ہوئے دیکھا تو بھاگتی ہوئی
ان کے پاس آئی اور لڑاکا عورتوں کی طرح لڑنا شروع کر دیا۔

اب بھی کیوں آئے ہو، رہنے دینا تھا نہ آتی تم لوگ۔" زوئی کا غصہ آسمان پہ "
تھا۔وہ کب سے ان کا انتظار کر رہی تھی۔

یار ہماری کوئی غلطی نہیں ہے، یہ ہزال نے لیٹ کروایا ہے۔" حیا نے سارا ملبہ "
ہزال پہ ڈال دیا۔

اچھا جب تمہاری منگنی ہو گی نہ تو ہم ایک دن پہلے آئیں گے۔" ہزال نے اس کے "
کندھے کے گرد بازو حائل کرتے ہوئے چھیڑا۔وہ اس کا غصہ ختم کرنا اچھے سے
جانتی تھی۔وہ چاروں اندر کی جانب بڑھ گئیں۔جہاں زرنش آپی تیار بیٹھی تھیں۔
انہوں نے پنک رنگ کا کام دار فراک پہنا ہوا تھا اور لائٹ سے میک اپ میں وہ
حسین لگ رہی تھیں۔

ماشاءاللہ۔آپی آپ بہت پیاری لگ رہیں ہیں۔"ان سب نے ایک ساتھ تعریف کی تھی۔"

شکریہ۔اور تم سب بھی بہت پیاری لگ رہی ہو۔"زرنش شرمیلی سی لڑکی تھی۔"

تھوڑی دیر بعد وہ زرنش کو لے کر باہر آرہی تھیں۔ایک طرف زوئی تھی اور دوسری طرف ہزال اور ان کے ساتھ حیا اور آئرہ بھی چل رہی تھیں۔ہزال نے میرون کلر کا کیپری شرٹ پہنا ہوا تھا اور بالوں کو کرل کر کے کمر پر پھینکے ہوئے تھے ۔اور حیا نے بلو کلر کا کیپری شرٹ پہنا ہوا تھا اور بالوں کو کھلا چھوڑا ہوا تھا۔آئرہ نے سی گرین کلر کا فراک پہنا ہوا تھا اور زوئی نے اورنج کلر کا کیپری شرٹ پہنا ہوا تھا۔

یار میرا بیگ روم میں رہ گیا ہے۔جا کر لادو۔"آئرہ نے اپنے ارد گرد بیگ ٹٹولا" مگر نہیں ملا شاید وہ کمرے میں ہی بھول آئی تھی۔ہیلز پہننے کی وجہ سے اس کے پاؤں دکھ رہے تھے۔

اچھا لے آتی ہوں۔ہزال تم بھی میرے ساتھ آؤ"۔ ہزال اور حیا روم کی طرف جا رہی تھیں کہ راستے میں مومن اور اس کا کزن ان کے سامنے آ گیا۔ان کے درمیان صرف ایک قدم کا فاصلہ رہ گیا تھا۔اگر ہزال نہ روکتی تو اس کی ٹکر مومن سے ہو جاتی۔"آہ! اندھے ہو کیا نظر نہیں آتا کیا۔"ہزال اپنے بال درست کرتے ہوئے اس کو تیز نظروں سے دیکھتی ہوئی بولی۔

او میڈم نظر آپ کو نہیں آتا۔"مومن نے اس کو گھورتے ہوئے اسی کی ٹون میں جواب دیا تھا۔"

جاو یہاں سے اپنا کام کرو،ویسے بھی میں تم جیسوں کے منہ لگنا پسند نہیں کرتی۔"ہزال نے اس کو دھکا دیتے ہوئے ایک طرف کیا۔"

آہاں میں تو جیسے مرا جا رہا ہوں"مومن بھی کون سا پیچھے رہنے والا تھا۔ اس سے پہلے ہزال لڑنا شروع کر دیتی ۔حیا اس کو کھینچتے ہوئے لے گئی۔ورنہ آج سب لائیو ٹام اینڈ جیری کا شو دیکھتے مگر حیا میڈم کی عنایت سے سب کا شو مس ہو گیا۔

شکل دیکھی تھی اس کی لنگور، چھچھوندر، شوخی تو ایسے مار رہا تھا جیسے رونالڈو ہو"
۔ہنہ "ہزال اپنی بھڑاس نکال رہی اور حیا ہنس ہنس کر پاگل ہو رہی تھی۔ وہ دونوں ٹام اینڈ جیری کی زندہ مثال تھے۔ حیا اس کی بات پہ ہنستی جا رہی تھی۔ اتنی دیر میں اس کا سر کسی چیز سے ٹکرایا۔ اس سے پہلے وہ نیچے گرتی مد مقابل نے اس پکڑ لیا۔ حیا نے اس کی طرف دیکھا۔ جس کی چہرے پہ ہوائیاں اڑی ہوئی تھیں۔ حیا نے جلدی سے خود کو سیدھا کیا۔ ہزال منہ کھولے دیکھ رہی تھی کہ یہ ہوا کیا۔

"Be in your limits .Mr whatever".

حیا سخت لہجے میں اپنی خفت مٹانے کے لیے بولا۔

واہ کیا کہنے میم کے، ایک تو خود ٹکرائی اور اوپر سے باتیں سنا رہی ہی "ارحم نے" طنزیہ ہنستے ہوئے اس معصوم سی لڑکی کو دیکھا۔

ہزال کو اس کے انداز سے غصہ آیا تھا اور ان دونوں کی اچھی خاصی منہ ماری ہوتی اس سے پہلے ہی مومن وہاں آ گیا۔

اوئے! تم دونوں چڑیلیں اب اس کے پیچھے پڑ گئی ہو۔"مومن ان دونوں کو ارحم" سے الجھتا ہوا دیکھ چکا تھا۔

تمہیں اس سے مطلب.."ہزال نے آبرو اٹھاتے ہوئے اس کو دیکھا۔"

ہاں۔میرا دوست ہے تو مطلب ہو گا نہ۔"مومن نے اس کے کندھے پہ ہاتھ" پھیلاتے ہوئے ان دونوں لڑکیوں کو دیکھا۔

یہ تمہارا دوست ہے۔"حیا اور ہزال نے ایک دوسرے کے ہاتھ پہ ہاتھ مارتے" ہوئے ہنستے ہوئے پوچھا۔

اس میں حیرانی کی کیا بات ہے."مومن نے کنفیوز ہوتے ہوئے ان دونوں کو" دیکھا جو ہنس رہی تھیں۔

نہیں۔ہمیں تو پہلے ہی لگ رہا تھا کہ یہ ادھر کی مخلوق تو لگ نہیں رہی۔اب کنفرم" ہو گیا۔"ہزال نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

ہزال یہ ان خلائی مخلوق کی بے عزتی ہو گئی۔"حیا نے مسکراتے ہوئے بولا۔اور وہ" دونوں زوئی اور آئرہ کی طرف آ گئی۔

"Who was he??"

زوئی نے حیا کو تنگ کرتے ہوئے پوچھا۔کیونکہ وہ دونوں دور سے ان سب کو دیکھ رہی تھیں۔اور حیا نے اس کو مکار سید کیا۔کھانا کھانے کے بعد ان سب نے فوٹو شوٹ کیا۔نو بجے کے قریب وہ واپس گھر آئی تھیں۔

www.novelsclubb.com

o o o o o o

ارحم مومن کے ساتھ اس کے گھر آ گیا تھا۔وہ دونوں مومن کے کمرے میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔جب ارحم نے سوال کیا۔ "مومن وہ لڑکی کون تھی جو

میرے ساتھ ٹکرائی تھی؟"ارحم نے مومن سے پوچھا جو لیپ ٹاپ پہ کام کر رہا تھا۔

اعلیٰ نسل کی چڑیلوں کے خاندان سے تعلق رکھتی ہے،اور ہاں دور رہنا ان سب" سے۔"مومن نے اسے وارن کیا تھا۔

یار وہ تو اتنی معصوم سی لگ رہی تھی جو میرے ساتھ ٹکرائی تھی۔"ارحم نے ان" کی طرف داری کی جس پہ مومن نے اس کو گھورا۔

بیٹے ابھی کچھ دن اور رک یہاں پھر پوچھوں گا۔"مومن نے ہنستے ہوئے اس کو" دیکھا۔جس پہ ارحم نے آنکھیں گھمائیں۔

دیکھ لیں گے۔۔۔"ارحم نے سر کو ہلاتے ہوئے بولا۔"

"ایک بات تو بتا یہ تو پوچھ کیوں رہا ہے ان کے بارے میں۔کیا سین ہے؟۔" مومن نے آبرو اچکاتے ہوئے اس کو چھیڑا۔

www.novelsclubb.com

"Nothing special bro".

ارحم نے چڑھتے ہوئے اس کو دیکھا۔

کہیں تجھے اس حیا سے پہلی نظر میں عشق تو نہیں ہو گیا۔"مومن نے بڑے"

سیریس انداز میں اپنے دوست کو دیکھا۔

بکواس بند کر اب دفع ہو جا یہاں سے"ارحم نے اسے دھکا دے کر باہر نکالنا"

چاہا۔وہ ڈھیٹوں کی طرح اپنی جگہ سے نہیں ہلا۔

پہلی نظر میں کیسا جادو کر دیا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

تیرا بن بیٹھا ہے میرا جیا۔۔۔۔۔۔

جانے کیا ہو گا، کیا ہو گا کیا پتا۔۔۔

اس پل کو مل کے آ جی لے زرا۔۔۔

میں ہوں یہاں۔۔

ابھی یہ الفاظ مومن کے منہ میں ہی تھے۔ارحم نے زور سے دروازہ بند کر دیا۔مومن بجائے شرمندہ ہونے کے گانا جاری رکھتے ہوئے لاونج میں چلا گیا۔ارحم جھنجھلاتا ہوا بیڈ پہ بیٹھ گیا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○

آج ان کو کافی لیکچرز فری مل گئے تھے اور وہ سب کی سب گراونڈ میں بیٹھی گپیں ہانک رہی تھیں۔اور ارد گرد گزرتے لوگوں کو مل کر تنگ کر رہی تھیں۔

یار تم لوگوں نے بتایا نہیں وہ لڑکا کون تھا،جو کل حیا سے ٹکرایا تھا."رابیل نے" جان بوجھ کر ان سب کے سامنے ذکر کیا تھا۔

تمہیں بڑا پتہ کل تو تم گئی بھی نہیں تھی۔"حیا نے منہ پھلایا کیونکہ وہ جانتی تھی" اب اس کے ساتھ کیا ہونے والا ہے۔

منڈے دا پتہ کرو، کیڑے شہر دا، کیڑے پنڈ دا اے "زوئی نے گانے کا بیڑا غرق" کرتے ہوئے ان سب کو ہنسانا شروع کر دیا۔

منڈا ایتھے دا ہی ہے۔ "ہزال نے بھی اسی انداز میں جواب دیا۔"

یار ہزال اور بتاؤ نہ۔ بڑا چار منگ تھا وہ"۔ آئرہ بے بڑے مزے سے سوال کیا۔"

تو تو چپ کر ٹھر کی۔۔۔ "زوئی نے اس کا منہ بند کروا دیا۔"

اب اگر یہی باتیں کرنی ہیں تو میں جا رہی ہوں۔ "حیا اٹھ کر جانے لگی تھی مگر" ہزال نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔

تو پھر تیار ہو لڑکیوں۔۔ "یہ ان چاروں کا پلین تھا حیا کو تنگ کرنے کا کیونکہ جب" تک وہ ایک دوسرے کو تنگ نہ کر لیں ان کو سکون نہیں ملتا۔

اس کا نام ہے ارحم خاں۔ وہ لاہور ہی میں رہتا ہے بس ابھی ہماری سوسائٹی میں" شفٹ ہوئے ہیں۔ یعنی سٹریٹ نمبر 17 میں۔ اور وہ مومن کا کزن بھی ہے۔ اور سب سے بڑھ کر وہ ہمارا کلاس فیلو بھی ہے۔" ہزال نے ان کو سارا بائیوڈیٹا سنایا۔

یار ہزال تم کتنی جینس ہو۔ اتنی جلدی اتنا کچھ پتا کروالیا۔" رابیل نے تھپکی دیتے" ہوئے کہا۔

میں تو پیدا ہی ذہین ہوئی ہوں۔" ہزال نے کالر جھاڑتے ہوئے شیخی بھگاری۔"

جبکہ حیا کا تو دماغ گھوم گیا تھا۔ جب ہزال نے اس کو تنگ کرنا شروع کیس تھا۔ اب منظر کچھ یوں تھا کہ ہزال آگے آگے اور حیا اس کے پیچھے پیچھے۔ اور باقی سب ان کو دیکھ کر ہنس رہے تھے۔ حیا ان کی طرف بڑھی تو انہوں نے بھی بھاگنا شروع کر دیا۔

تم سب کو دیکھ لوں گی میں۔" حیا نے ان سب کو وارن کیا۔"

ہائے تو ابھی دیکھ لو۔۔۔"زوئی نے ڈرامہ کرتے ہوئے بولا۔"

ہائے زوئی اور اس کی سستی ایکٹنگ۔۔"رابیل نے اس کا مزاق اڑایا۔بریانی اور کولڈ کی دعوت اڑانے کے بعد وہ چاروں بستے اٹھا کر گھروں کو نکلی تھیں۔

_ooooo

سورج سے روشنی چھن کر کلاس روم میں رینگ رہی تھی۔وہ چاروں پچھلے بینچ پہ بیٹھی سیریس ہو کر بیالوجی کا لیکچر لے رہی تھی جب ان کے سر پر بمب پھٹا کہ کل ان کا بیالوجی کا ٹیسٹ ہے،ان سب کی چیخیں نکلی تھیں۔

یاررررنئ مصیبت آگئی۔۔۔۔"حیارونی شکل بناتے ہوئے بولا۔"

اتنا زیادہ کیسے یاد کرنا ہے۔۔۔۔"زوئی نے بیچاروں والی شکل بناتے ہوئے منہ پہ ہاتھ رکھا۔

یار مجھے تو ایک ٹاپک کی بھی سمجھ نہیں ہے۔"آئرہ نے اپنا رونا رویا۔کیونکہ ایک دن میں سلیبس کور کرنا مشکل تھا۔

اچھا اچھا بس کرو۔میرے گھر چلو مل کر تیار کریں گے۔میں سب کو پڑھاؤں گی۔"ہزال نے ان کو آئیڈیا دیا۔

دل کے بھلانے کو یہ خیال اچھا ہے غالب۔۔۔۔"زوئی نے پوائنٹ مارا۔کیونکہ ان کی گروپ سٹڈی میں تیاری ہو جاتی۔

What a nice joke.

www.novelsclubb.com

بکواس بند کرو تم لوگ۔آج میں تم لوگوں کو پڑھا کر چھوڑوں گی۔"ہزال نے ان"
سب کو دیکھتے ہوئے اعتماد سے بھرے لہجے میں کہا۔چھٹی کے بعد وہ سب اپنے
گھروں کو چلی گئیں۔فریش ہو کر بکس لے کر وہ سب ہزال کے گھر پر جمع تھیں۔

چلو اب بکس اوپن کرو اور میں ٹاپک بتاتی ہوں۔یاد کرتے جاؤ۔"۔ہزال نے"
لیڈر کے طور پر حکم دیا۔ہزال کی بیالوجی سب سے اچھی تھی۔

ہزال کارپٹ پہ بیٹھی ہوئی تھی،حیا صوفے پہ،اور زوئی

بیڈ پر بیٹھی ہوئی تھی اور آئرہ ہزال کے سامنے بیٹھی ہوئی تھی۔وہ سب کی سب
دھیان سے پڑھ رہی تھیں۔کیونکہ نمبر کم آنے کی صورت میں اسائنمنٹ ملنی تھی۔
اور وہ سب کی سب کتابوں میں سر دیے ہوئے بیٹھی ہوئی تھی۔

بیٹا یہ چائے لے لو آپ سب۔کافی دیر سے پڑھ رہی ہیں۔"مسز ابراہیم نے ان"
کے لیے سنیکس اور چائے بھیجی تھی۔

اور اب وہ سب تھوڑا سا سکون کر رہی تھیں۔رات کے تقریباً آٹھ بج چکے تھے اور ان کی تیاری بھی مکمل ہو گئی تھی۔اور اب وہ سب کے سب مستی کر رہی تھیں ۔کتابیں بند کر کے ایک طرف رکھ دی تھیں۔اور وہ سب کی سب کارپٹ پہ جمع ہو کر بیٹھی باتیں کر رہی تھیں۔

زوئی اور آئرہ کو لینے آئے ہوئے ہیں۔"جنت نے اوپر آ کر اطلاع دی اور وہ اپنی" چیزیں لیتی ہوئی نکل گئیں۔

تھوڑی دیر بعد حیا بھی اپنے گھر چلی گئ۔ہزال نیچے آئی اور اپنے لیے کافی بنا کر بالکونی میں چلی گئی۔جہاں اس کی نظر مومن پر پڑھی جو کہ بالکونی میں کھڑا چائے پی رہا تھا۔

آہ یہ میں نے کس کی شکل دیکھ لی۔اب تو رات کو نیند بھی نہیں آئے گی۔"ہزال" نے اونچی آواز میں بولا۔مومن کی بالکونی بالکل ہزال کے سامنے ہی تھی اور اس کو ہزال کی آواز صاف سنائی دی تھی۔

میں تو سکون سے سوتا ہوں کیونکہ میں آیت الکرسی پڑھ کر سوتا ہوں۔"مومن" نے بھی دو بدو جوب دیا۔اور ہزال اس کی نکل اتارتی ہوئی کمرے میں واپس آ گئی۔کافی پینے کے بعد وہ آرام سے اپنی پسندیدہ کورین سیریز لگا کر بستر میں گھس گئی۔

o o o o o o o o o o

رات کو دیر سے سونے کی وجہ سے صبح ہزال کی آنکھ دیر سے کھلی۔وہ جلدی سے تیار ہو کر باہر نکلی تو اسے پتہ چلا کہ وین جا چکی ہے۔اور حیا محترمہ نے بھی اسے بلانے کی زحمت نہیں کی تھی۔کیونکہ وہ خود بمشکل سٹاپ پہ پہنچی تھی۔

ہائے اللہ میں کیا کروں۔آج میرا ٹیسٹ بھی ہے۔اور اوپر سے گاڑی بھی ورکشاپ میں ہے۔"ہزال نے زور زور سے بولنا شروع کر دیا۔

ہزال چپ کر جاو میں بھیجتی ہوں کسی کے ساتھ۔"نازابراہیم نے اس کو چپ" کروایا۔اتنی دیر میں مومن اپنی بائیک کی چابی گھماتا ہوا گھر سے نکلا اور ہزال کو دیکھ کر طنزیہ مسکرایا۔کیونکہ اس کی شکل پہ بارہ بجے ہوئے تھے۔

آنٹی کیا ہوا آپ پریشان لگ رہی ہیں؟"مومن ان کی طرف آیا تھا۔"

آیا بڑا ہمدرد۔میرے زخموں پہ نمک چھڑکنے آگیا ہے۔ہنہ"ہزال نے دل میں" سوچا اور کتابوں کو سینے سے لگا کر کھڑی ہو گئی۔

بیٹا!ہزال لیٹ ہو گئی ہے۔اور گاڑی بھی گھر پہ نہیں ہے۔"نازابراہیم نے مومن" کو بتایا۔

www.novelsclubb.com

آنٹی کوئی بڑی بات نہیں۔میں بھی کالج ہی جا رہا ہوں۔"

ہزال کو لے جاتا ہوں اپنے ساتھ۔"مومن نے تابعداری کا مظاہرہ کیا۔مسز ابراہیم ابھی بولنے ہی لگی تھی کی اس سے پہلے ہی ہزال بول پڑی۔

میں تمہارے ساتھ جاؤں اور وہ بھی بائیک پر، کبھی نہیں۔"ہزال نے منہ "
کھولتے ہوئے اس کو جواب دیا۔

نہ جاؤ ویسے بھی تم لیٹ ہو رہی ہو میں نہیں۔"مومن نے اس کی دکھتی رگ پر "
ہاتھ رکھا۔

ہزال چپ چاپ چلی جاؤ ورنہ۔۔۔۔۔۔"مسز ابراہیم اس کو وارن کرتے ہوئے "
اندر چلی گئی اور وہ پیر پٹخ کر رہ گئی۔

اگر میرا ٹیسٹ نہ ہوتا تو مر کر بھی نہ جاتی تمہارے ساتھ۔"وہ بڑبڑاتی ہوئی "
بائیک کے قریب آئی۔

بیٹھ جاو اب، میں لیٹ ہو رہا ہوں۔"مومن نے ہنسی روکتے ہوئے ہزال کے "
زخموں پہ نمک چھڑکا۔

www.novelsclubb.com

میں تمہیں بتا رہی ہوں۔اگر مجھے گرایا تو انکل کو شکایت کروں گی۔"ہزال اس کو" دھمکی دیتی ہوئی بائیک پہ بیٹھ گئی۔

اچھا تو لگا دینا شکایت، مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا۔"کہتے ہی مومن نے بائیک" سٹارٹ کر دی اور ہزال نے زور سے مومن کا کندھا پکڑ لیا۔

بندررررر۔۔۔۔میں بول رہی ہوں آہستہ چلاو۔"ہزال چیخی تھی۔اور مومن" زور سے ہنسا تھا۔اسے تنگ کرنے میں مزہ آتا تھا۔ہزال نے اپنے ناخن اس کے کندھے میں گاڑھ دیے تھے۔

آہ۔۔بندریا میرا بازو اتارو گی کیا۔"مومن کے کندھے میں جلن ہونے لگی تھی" جس پہ وہ چیخا تھا۔

پہلے آہستہ چلاو۔پھر چھوڑ دوں گی۔"وہ دوبدو بولی۔ہزال نے درود پڑھنا شروع" کر دیا تھا کیونکہ مومن اس کو کہیں پہ بھی گرا دیتا۔کالج کے سامنے اس نے زور سے بریک ماری اور ہزال گرتے گرتے بچی تھی۔

ہزال جلدی سے اتری اور شکر ادا کہ صحیح سلامت پہنچ گئی۔

شکریہ نام کی بھی کوئی چیز ہوتی ہے۔"مومن نے اس کو گیٹ کی جانب بڑھتا" دیکھ پیچھے سے بولا۔

"شکریہ والی شکل ہے۔اور جس طرح تم مجھے لائے ہو نہ۔توبہ"

اس کی بات سن کر مومن مسکرایا تھا۔

ویسے میں اتنا بھی برا نہیں ہو۔جتنا تم سمجھتی ہو۔"مومن سنجیدگی سے کہتا ہوا" وہاں سے چلا گیا۔اور ہزال کالج میں چلی گئی لیکن دماغ ابھی بھی الجھا ہوا تھا اس کی بات آخری بات پر۔

www.novelsclubb.com

حیا کی بچی تم نے مجھے بلایا نہیں۔اتنی مشکل سے آئی ہوں میں۔"ہزال نے اس کو" گروانڈ میں کھڑے دیکھ کر آواز لگائی۔

میں خود لیٹ ہو گئی تھی۔" حیا اس کی جانب آئی۔ ٹیسٹ کے لیے وہ کلاس روم "
میں چلی گئیں۔

ٹیسٹ دینے کے بعد وہ سب آرام سے گراؤنڈ میں بیٹھی بریانی اور کولڈ ڈرنکس
کے ساتھ انصاف کر رہی تھیں۔ اور ساتھ ان کی باتیں بھی جاری تھیں۔

ہزال تم صبح کس کے ساتھ کالج آئی تھی؟" رابیل نے جان بوجھ کے اس سے "
سوال کیا۔

جب تم دیکھ چکی ہو کہ میں کس کے ساتھ آئی تھی، تو پوچھنے کا مقصد۔؟" ہزال "
نے اس کو آنکھیں دکھائیں۔

www.novelsclubb.com

کس کے ساتھ آئی تھی تم؟" حیا نے تفتیشی لہجے میں اس سے استفسار کیا۔"

چھچھندر کے ساتھ." ہزال نے کولڈ ڈرنک پیتے ہوئے جواب دیا۔"

کے ساتھ۔۔۔"حیا نے اس کو کہنی مارتے ہوئے تنگ future یعنی اپنے"

کیا۔

ہیں سچی۔۔۔"رابیل نے حیرانی کے باعث چیخ ہی ماردی تھی۔"

رابیل اور حیا۔۔۔شٹ اپ"ہزال ان دونوں پہ چیخی تھی۔"

اچھا یہ تو بتاؤ ٹریٹ کب دے رہی ہو؟؟"آئرہ نے نیا شوشہ چھوڑا تھا۔ہزال کا دل"

کیا وہ اپنا سر پیٹ لے۔

میں سوچ رہی ہوں تم ہمیں ہوٹل میں ٹریٹ دو۔"زوئی نے ہزال کی طرف"

دیکھتے ہوئے کہا۔جس پہ اس نے گہرا سانس لیا۔

ایک منٹ یہ ٹریٹ کس خوشی میں۔۔۔"ہزال نے سخت طیور لیے ان سب کو"

دیکھا تھا۔

آہ! یہ معصومیت۔۔۔۔۔" حیا نے ٹھرکیوں کی طرح دل پہ ہاتھ رکھتے ہوئے" ایکٹنگ کی۔

یار اسی کی خوشی میں۔۔۔۔۔"رابیل کی بات کا مطلب ہزال کو سمجھ آ گیا تھا کہ وہ" کس طرف اشارہ کر رہی ہیں۔

رابیل کی بچی اپنا منہ بند رکھو۔۔۔وہ اور میں کبھی نہیں۔۔"ہزال نے آنکھیں گھما" کر بیزاری کا اظہار کیا تھا۔

ہیں رابیل تمہاری بچی کب ہوئی۔ تم نے ہمیں بتایا نہیں۔"زوئی نے ہنستے ہوئے" کہا اور باقی بھی اس کی بات سن کے ہنسے۔

کوئی شرم ہوتی ہے، کوئی حیا ہوتی ہے لیکن تم سب کو کیا پتہ وہ کیا ہوتی" ہے۔"ہزال نے ان کو شرم دلانے کی کوشش کی۔ جو ان کو کبھی نہیں نی تھی۔

حیا تو ہمارے پاس ہے اور رہی بات شرم کی تو تم نے سنا نہیں۔ جس نے کی شرم" اس کے پھوٹے کرم۔" زوئی نے نوالہ حلق سے نیچے کرتے ہوئے ان سب کو کہا۔

ہاں شرم کہاں سے آنی ہے۔ جب شرم بانٹی جا رہی تھی۔ تم سب چھنی لے کر" کیوں کھڑی تھی۔" ہزال نے ان کی بے عزتی کرنا چاہی۔ مگے بے سود۔ اسی طرح ہنستے ایک دوسرے کو تنگ کرتے ہوئے وقت جانے کب گزر جاتا ہے پتہ بھی نہیں چلتا۔

www.novelsclubb.com

○○○○○○○○

سورج غروب ہونے کو تھا۔ آسمان پہ سورج کی آخری کرنیں بکھری تھیں۔ ہزال اپنے گھر سے نکلتی ہوئی حیا کے گھر کی جانب بڑھی۔ آج ان دونوں نے بیڈ منٹن کھیلنے کے لیے پارک میں جانا تھا۔

حیا جلدی کرو۔۔۔۔۔۔۔"ہزال زور سے اسے آوازیں دے رہی تھی۔جو اپنے کمرے سے بیگ پکڑتی نکل رہی تھی۔

"I am coming.Wait a minute"

حیا وہیں سے بولی تھی۔

پانی کی بوتل رکھی بیگ میں۔۔"ہزال نے گھر سے باہر نکلتے ہوئے اس سے پوچھا۔

ہاں ہاں رکھ لی ہے میں۔اب چلو بھی۔"حیا نے ہزال کو دھکیلا۔اور پارک کی جانب کو چلنے لگیں۔

www.novelsclubb.com

وہ گھر کے قریب والے پارک میں چلی گئی تھی۔سب سے پہلے انہوں نے پاپ کارن لیے اور اپنے فیورٹ بینچ پر بیٹھ گئ۔جہاں وہ ہمیشہ بیٹھتی تھیں۔اور حیا نے اپنی تصویروں والی پٹاری کھول لی۔اور پھر وہ دونوں بیڈ منٹن کھیلنے کے لیے اٹھی تھیں۔

آج دیکھنا میں تمہارے چھکے چھڑواں گی۔"حیا نے جتاتے ہوئے بولا کیونکہ اکثر" ہزال جیت جایا کرتی تھی۔

"Oh! Really .Let's see dude."

ہزال نے ریکٹ گھماتے ہوئے استہزایہ نظروں سے اسے دیکھا۔

ان کو کھیلتے ہوئے دس منٹ ہو چکے تھے۔ابھی تک ہزال ہی جیت رہی تھی۔حیا عجیب و غریب منہ بناتی کھیل رہی تھی۔

ارحم اور مومن بھی پارک میں آئے ہوئے تھے۔جب ارحم کی نظر ہزال اور حیا پہ پڑی جو دونوں کھیلنے میں مشغول تھیں۔

www.novelsclubb.com

اوئے مومن یہ تو وہی لڑکیاں ہیں نہ۔۔۔۔"ارحم نے مومن کی توجہ ان کی" طرف کروائی۔جو ٹراؤزر کی جیب میں ہاتھ ڈالے ادھر ادھر دیکھ رہا تھا۔

بروووو! لڑکیاں نہیں۔چڑیلیں کہو۔۔۔ہاہاہا!"مومن نے ارحم کے ہاتھ پہ ہاتھ مارا۔

آؤزرا ایک گیم کھیل کر آتے ہیں۔۔ان کے ساتھ۔"ارحم نے مومن کو کھینچتے ہوئے اپنے ساتھ لے جانا چاہا۔

"جاو جاؤ بھائی اپنا شوق پورا کرلو میرا کوئی موڈ نہیں ہے بے عزتی کروانے کا۔" مومن نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

چل تو بھی آمیرے ساتھ۔اب تو دیکھ بھائی کا کمال۔۔"ارحم نے فخریہ کالر جھاڑتے ہوئے ان دونوں کی جانب قدم بڑھادیے۔

وہ دونوں ان کی طرف ہی آرہے تھے۔جب ہزال کی نظر ان پہ پڑی۔ہزال نے حیا کو آنکھوں میں ہی اشارہ کیا اور وہ دونوں الرٹ ہو گئیں۔

ہائے گرلز۔۔۔"ارحم نے اپنا ہاتھ ہلاتے ہوئے بولا اور ان کی طرف آیا جبکہ "
مومن تھوڑی دور کھڑا ہو گیا۔

ہیلو۔۔۔"حیا نے بھی اسی کے انداز میں جواب دیا اور ہزال نے حیا کو گھوری "
سے نوازا۔

"İf you don't mind .Can I join you?"

ارحم نے شائستہ لہجے میں سوال کیا۔

اس سے پہلے کہ حیا اسے ہاں کر دیتی۔ہزال نے حیا کے پاؤں پہ پاؤں مارا اور جواب
دیا۔

"No ,you can't."

www.novelsclubb.com

ارحم ہاں کے انتظار میں کھڑا تھا مگر ہزال کا جواب سن کے اس کی شکل لٹک گئی۔ مومن نے جب ارحم کی شکل دیکھی اور ہزال کا جواب سنا تو اس کی باچھیں کھل گئی۔ ارحم اپنی سڑی ہوئی شکل لے کر مومن کے پاس واپس چلا گیا۔

اووواووو میلاا ابے بی کچھ نہیں ہوتا جھاڑ لے جھاڑ لے۔ "مومن ارحم کے کندھے جھاڑتے ہوئے ہنسا تھا۔

چل ہٹ دفعہ ہو۔۔۔ "ارحم نے اس کو دھکا دے کر ایک طرف کیا تھا۔"

ہزال اور حیا نے پھر سے کھیلنا شروع کر دیا اور اچانک سے حیا اپنا توازن برقرار نہ رکھ پانے کی وجہ سے گر گئی۔ اس کے گھٹنے پہ خراشیں آگئی تھیں۔ ہزال بھاگتی ہوئی اس کی طرف آئی اور مومن، ارحم بھی ان کی طرف آئے تھے۔ ہزال نے ایک طرف سے حیا کو پکڑا اور دوسری طرف سے مومن نے اس کا بازو پکڑا، وہ لنگڑا کر بشکل چل رہی تھی۔ انہوں نے حیا کو بینچ پر بٹھا دیا۔ ارحم نے حیا کو پانی دیا۔ اس نے بوتل تھام کر گھونٹ لگایا۔

یار دھیان سے کھیلا کرو نہ۔۔اب بیٹھو ادھر پھر چلتے ہیں گھر۔"ہزال نے فکر مندی سے اسے کہا۔اور اس کے سامنے بیٹھ گئی۔

"نہیں۔میری وجہ سے تم نے کھیلا بھی نہیں۔ایک کام کرو تم مومن کے ساتھ کھیل لو۔۔"حیا نے سانس بحال کرتے ہوئے اسے مشورہ دیا۔

"ہاں ٹھیک ہے مومن جاؤ تم کھیلو۔۔"ارحم مومن سے مخاطب ہوا۔جس پہ وہ بڑبڑایا تھا۔

"No,never"

"میں اس کے ساتھ نہیں کھیلوں گی۔"ہزال نے فوراً سے انکار کیا۔

"تو مجھے کون سا شوق ہے۔تم جیسی لوزر کے ساتھ کھیلنے کا۔"مومن چیخ کر بولا تھا"

۔

اچھا۔۔میں لوزر ہوں۔آو دیکھ لیتے ہیں."اس کی بات سن کر ہزال کے تن بدن" میں آگے لگی تھی وہ فورا کھیلنے کے لیے اٹھی تھی۔ہزال اور مومن نے کھیلنا شروع کر دیا۔اور وہ دونوں ہی ایک دوسرے کو ہرانے میں لگے ہوئے تھے۔جب ہزال نے جان بوجھ کے ٹھہرا شاٹ مارا اور مومن سے شاٹ مس ہو گیا۔

جاو میں نہیں کھیل رہا تمہارے ساتھ۔۔"مومن بچوں کی طرح منہ پھلستا با تھا" ۔ہزال کی ہنسی نکلی تھی۔

آہاں۔ جیسے مجھے تو بڑا شوق ہے۔"ہزال نے کمر پہ ہاتھ رکھتے ہوئے اس کے" چہرے کو دیکھا۔

www.novelsclubb.com

اچھا ٹھیک ہے۔بس بس ہر وقت لڑتی رہتی ہو مجھ سے۔"مومن نے بچوں کی" طرح شکوہ کیا۔اور اس وقت ہزال کو وہ چھوٹا بچہ لگا تھا۔

اچھا ٹھیک ہے آج کے لیے میں نہیں لڑوں گی۔لیکن تم حیا کو گھر بھیج دو ارحم کے" ساتھ اسے انفکشن نہ ہو جائے۔"ہزال نے صلح جو انداز میں کہا۔

اوکے تم رکو میں کہہ کے آتا ہوں۔"مومن ریکٹ اسے پکڑاتا ہوا بنچ کی جانب" بڑھا جہاں حیا اور ارحم بیٹھے ہوئے تھے۔

مومن "ہزال نے اس کو آواز دی تو مومن کو عجیب سا لگا تھا اس طرح اپنا نام سن" کے۔اکثر ہوا سے عجیب و غریب ناموں سے پکارا کرتی تھی۔

میری واٹر باٹل لے آنا۔۔۔"ہزال نے اس کو اشارہ کرتے ہوئے کہا تھا۔اثبات" میں سر ہلاتا چلنے لگا۔

وہاں سے کچھ فاصلے پہ ایک لڑکا کب سے ہزال کو گھور رہا تھا۔ہزال نے اس کو اگنور کیا اور منہ دوسری طرف کر لیا۔مگر وہ لڑکا ہزال کی طرف ہی آ رہا تھا اور بالکل اس کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا۔مومن نے حیا کو ارحم کے ساتھ بھیج دیا اور خود ہزال کی طرف چل دیا جب اس کی نظر لڑکے پہ جو ہزال کے ساتھ کھڑا بات کر رہا تھا۔

ہائے بیوٹیفل !اکیلے بور تو نہیں ہو رہی ہو۔"اس لڑکے نے دانتوں کی نمائش" کرتے ہوئے بولا۔اس کی بات سن کر ہزال کا خون کھولا تھا۔اس سے پہلے وہ کوئی جواب دیتی مومن نے اس اس لڑکے کے کندھے پہ ہاتھ رکھا۔

ہاں کیا کہہ رہا ہے تووو۔۔۔"مومن نے اس کو گھورتے اس کو سر تا پاؤں دیکھا۔" تیرے کو اس سے مطلب۔۔جا جا کے اپنا کام کر۔۔۔"اس لڑکے نہ اپنے" کندھے سے اس کا ہاتھ جھٹکا۔

"میں اپنا کام ہی کر رہا ہوں۔اب عزت سے دفعہ ہو جا یہاں سے ورنہ۔۔۔" مومن نے اسے کھا جانے والی نظروں سے گھورتے ہوئے دھمکایا۔

ورنہ کیا۔؟ہاں کیا کر لے گا تو سالے۔۔۔کیا لگتی ہے وہ تیری۔۔"اس لڑکے" نے مومن کو دھکا مارا تھا۔وہ لڑکھڑا کر تھوڑا سا پیچھے ہوا۔ سنبھل کر مومن نے ایک زوردار مکا اس کی ناک پہ مارا اور اس نے بھی مومن کہ منہ پہ مکا جڑ دیا۔اور

ہزال مومن کو روکنے کی کوشش کر رہی تھی مگر وہ اس لڑکے کو پیٹ رہا تھا۔ارد گرد کے لوگوں نے آکر اس لڑکے کو پیچھے کیا۔

"اب کی بار تو بچ گیا ہے۔۔۔۔"مومن نے اس کو دھکا دیتے ہوئے بولا اور ہاتھ سے اپنا ہونٹ صاف کیا۔ہزال نے جلدی سے مومن کا بازو پکڑ لیا اور وہاں سے کھینچ کر لے جانے لگی۔

"مومن چلو۔۔۔۔۔مومن میں کہہ رہی ہوں یہاں سے چلو۔۔۔۔تمہارے چوٹ لگی ہے۔۔"ہزال نے اس کو بینچ پر بٹھایا۔

"یہ لو پانی پیو۔۔۔"اس نے بوتل کا ڈھکن کھول کر اس کی جانب بڑھائی۔

"یار نہیں پینا مجھے۔۔۔۔"مومن نے غصے سے بولا۔ہزال اچانک سے ڈری تھی۔اس نے اپنا بڑھا ہوا ہاتھ پیچھے کیا۔

"میں نے کیا کیا ہے۔۔۔مجھ پہ کیوں چیخ رہے ہو؟"ہزال نے غصے سے سوال کیا۔

تم نے کچھ نہیں کیا ہے نہ؟"اس کے سوال پر دوبارہ سے سوال کر دیا۔"

میں نے بولا تھا کہ جاؤ اسے مارو اور خود کو بھی زخمی کر لو۔۔"ہزال نے غصے سے"

اس سے پوچھا۔

واہ اور وہ کمینہ جو مرضی کہہ دیتا تمہیں وہ ٹھیک تھا۔ہاں بولو؟"مومن اپنا درد"

بھلا کر اس سے لڑنا شروع ہو گیا تھا۔

لیکن تم آرام سے بھی بات کر سکتے تھے نہ۔اور اب منہ ادھر کرو خون نکل رہا ہے"

."۔میں صاف۔کر دیتی ہوں

ہزال نے ٹیشو نکالا اور اس کے منہ کی طرف بڑھایا مگر مومن نے منع کر دیا۔

میں کہہ رہی ہوں نخرے نہیں کرو۔میری وجہ سے لگی ہے نہ چوٹ تو میں ہی صا"

ف کروں گی۔"ہزال نے سختی سے بولا اور اس کا زخم صاف کرنے لگ گئی۔وہ کراہا

تھا۔

آہہہہ! آرام سے کرو درد ہو رہا ہے۔"اس نے ہاتھ رکھتے ہوئے بولا۔"

سوری۔۔"ہزال نے اس کے پھوک ماری اور ٹیشو سائیڈ پہ رکھا۔"

تو تمہیں کون کہہ رہا تھا ہیرو بننے کو۔"ہزال نے طنزیہ لہجے میں استفسار کیا۔"

ایک بات بولوں۔تم آئندہ اپنا خیال رکھو گی اور ہمیشہ ایسے لوگوں سے دور رکھو" گی۔"اسے اچانک کیا سوجھی تھی۔

اچھا ٹھیک ہے"ہزال نے اثبات میں سر ہلایا۔"

"اگر تم نے اپنے ماضی سے کچھ نہیں سیکھا تو تمہارا مستقبل بھی ویسا ہی ہو گا۔"

مومن نے ہزال کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔

ہزال کتنی دیر اس کی طرف دیکھتی رہی اور اس کی بات سن کر کافی حیران بھی ہوئی۔اور ہنس پڑی۔

www.novelsclubb.com

یار تم کتنی سمجھداروں والی باتیں کر رہے ہو۔لگتا زیادہ لگ گئی ہے"ہزال نے اس" کا مزاق اڑایا۔

ہمم۔میں ایسی ہی باتیں کرتا ہوں۔تم مجھے نہیں جانتی۔"اس کی باتیں ہزال کو" عجیب لگ رہی تھیں۔

"اچھا اٹھو اب گھر چلیں۔اور گھر جا کے کیا بتاؤ گے کہ چوٹ کیسے لگی۔؟"

"وہ میں دیکھ لوں گا۔۔۔اب چلو۔"

وہ دونوں اپنے گھر کی طرف چلے پڑے۔مومن اپنے گھر میں داخل ہونے لگا تو اسے ہزال کی آواز سنائی دی۔

شکریہ۔"یہ سن کر اسے کافی حیرانی ہوئی۔ہزال اپنے گھر میں چلی گئی۔اور سیدھا" اپنے بیڈ روم میں گھس گئی۔اور بار بار اسے مومن یاد آ رہا تھا۔اور اسے کافی اچھا لگا تھا کہ مومن نے اس کی حفاظت کی۔

www.novelsclubb.com

مومن گھر میں داخل ہوااور جلدی سے اپنے کمرے کی طرف چلا گیااس سے پہلے کہ کوئی اسے دیکھ لیتااور سوالوں کی بوچھاڑ کر دیتا۔وہ سیدھا جا کر اپنے کمرے میں لیٹ گیااور نا جانے کن سوچوں میں گم ہو گیا۔

مومن بھائی میں آجاؤں۔۔۔؟"حباء نے اجازت مانگی۔"

"ہاں آجاؤ۔۔۔"

"یہ آپ کے منہ پہ کیا ہوا ہے،چوٹ کہاں سے لگی؟"

کچھ بھی نہیں بس تمہارے بھائی کو ہیرو بننے کا شوق آیا ہوا تھا۔"اس سے پہلے کے "مومن کوئی جواب دیتا۔ہزال نا جانے کہاں سے نمودار ہو گئی۔

www.novelsclubb.com

ہیں سچی بھائی، ہزال جو کہہ رہی ہے؟" حباء نے حیران ہوتے ہوئے اپنی بھائی کو" دیکھا۔

نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے، یہ بس فضول بولتی رہتی ہے۔" مومن نے اس کو" آنکھیں دکھاتے ہوئے حباء کو دیکھا۔

ہاں میں تو بولتی ہی فضول ہوں نہ! تو کون کہہ رہا تھا اس لڑکے سے لڑائی کرنے" کو؟" ہزال نے سوالیہ انداز میں اس کو کو دیکھا۔

وہ لڑکا تم پہ لائن مار رہا تھا اور چپ کر کے اس کا منہ دیکھتا رہتا." مومن نے بھی" دوبدو جواب دیا۔

www.novelsclubb.com

اچھا مارنے دیتے لائن۔ وہ مجھ پہ لائن مار رہا تھا نہ تو تمہیں کیا ہو رہا تھا۔" ان" دونوں کی لڑائی جاری ہو چکی تھی اور حباء کبھی ہزال کا منہ دیکھ رہی تھی اور کبھی مومن کا۔

حد ہوتی ہے ہزال۔ایک تو میں تمہاری وجہ سے لڑائی کی اور الٹا تم میرے ساتھ ہی لڑ رہی ہو۔" مومن اس کی بحث سے تنگ آ گیا تھا۔

یہ بات تو صحیح کہہ رہے ہیں بھائی۔" حباء نے مومن کی سائیڈ لی۔ جس پہ ہزال نے اسے گھورا۔

اچھا ٹھیک ہے۔بہت شکریہ تمہارا۔ حباء جاؤ فرسٹ ایڈ بکس لاؤ تمہارے بھائی کو تو توفیق نہیں ہوئی کہ مرحم بھی لگا لیتا۔" ہزال نے طنزیہ بولا اور حباء بکس لینے چلی گئی۔

میں لگا لوں گا خود ہی۔ کوئی ضرورت نہیں ہے۔" مومن نے اس کو منع کرنا چاہا۔

اچھا تو پہلے کیوں نہیں لگوائی کہ اب میں سب کو دیکھاوں گا کہ دیکھو میں نے ہزال کی جان بچائی۔" ہزال نے اس کی نقل اتارتے ہوئے بولا۔

میری تم جیسی سوچ نہیں ہے مس ہزال۔اور تم یہاں کیا کرنے آئی ہو۔"مومن" نے دانت چبا کے اس کو دیکھا۔

میں یہی دیکھنے آئی تھی کہ تم نے مرحم لگایا یا نہیں۔کیونکہ میں اچھے سے جانتی" ہوں تمہیں میڈیسن سے چڑ ہے۔"ہزال نے ہاتھ باندھتے ہوئے اس کو دیکھتے ہوئے بولا۔

اچھا کچھ زیادہ ہی نہیں جاننے لگ گئی تم؟"مومن نے کشن ایک سائیڈ پہ رکھا۔" بکومت۔۔۔۔۔"ہزال نے اس کو گھوری سے نوازا۔اتنی دیر میں حباء بکس لے" کر آگئی۔

www.novelsclubb.com

یہ لو ہزال اور تم خود ہی لگا دو۔میرے سے تو لگاوائیں گے نہیں۔"اس نے بکس" ہزال کے ہاتھ میں تھمایا۔

لاو میں لگا دیتی ہوں اور ساتھ سیکھو بھی کیسے لگاتے ہیں۔"ہزال نے شیطانی مسکراہٹ کے ساتھ حباء کے ہاتھ سے بکس لیا۔اور دوائی کو کاٹن پہ لگا کے زخم پہ لگائی اور وہ چبھی تھی۔

آہہہہ! آرام سے لگاؤنہ۔"مومن چیخا تھا اور ہزال، حباء دونوں ہنسی تھی۔"

اچھا ٹھیک ہے۔مرد بنو، مرد۔۔"ہزال نے دانت نکالتے ہوئے بولا۔"

ہاں بڑی بات ہے تمہاری آرام سے لگاؤ، ورنہ میں خود لگا لیتا ہوں۔"مومن نے" منہ پیچھے کیا تھا۔

اوکے۔آرام سے ہی لگاؤں گی۔ظالم نہیں ہوں میں۔"ہزال نے دوائی لگائی اور" اٹھ کھڑی ہوئی۔

حباء اس کو ٹرمرک ملک دے دینا، اچھا ہوتا ہے وہ۔"ہزال کہتی ہوئی کمرے سے" نکلنے لگی۔

وہ کیسے بنتا ہے؟؟ حباء کو تو نہیں آتا بنانا۔" مومن نے جان بوجھ کے ہزال کو چڑایا تھا۔

ایک دودھ کا گلاس، اس میں ایک چمچ چینی اور دو چمچ نیلے تھوتھے کے ڈال کے پلا دینا اپنے بھائی کو۔" ہزال نے تپتے ہوئے جواب دیا۔ اور وہاں سے واک آؤٹ کر گئی۔ پیچھے ان دونوں کا قہقہہ گونجا تھا۔

بھائی ویسے نہ آپ اس سے ہی سیٹ رہتے ہیں۔ سچ میں مجھے بڑا مزہ آتا۔" حباء نے بڑے مزے سے اس کو کہا تھا۔

چلو نکلو یہاں سے اور دودھ لے کر آو۔" مومن نے اسے دفعان کرنے والے لہجے میں کہا۔

نیلا تھوتھا کتنے چمچ۔۔۔" حباء اس کو تنگ کرتی ہوئی نکل گئی۔ وہ منہ بناتا ہوا بستر پہ سیدھا ہو کر لیٹ گیا۔

ooooooooo۔

آج ہفتہ کی شام تھی۔اور وہ چاروں گروپ میں بتاتیں کر رہی تھیں۔آج گرلز ڈے آؤٹ تھا۔ان سب نے باہر گھومنے کا پلین بنایا تھا۔

یار آج گول گپے بھی کھانے ہیں۔"میسج زوئی نے کیا تھا۔"

ہاں کافی دیر ہو گئی ہے،اور سپائسی والے کھانے ہیں۔"آئرہ نے جواب دیا۔"

دیکھو فرمائش کون کر رہا۔جس کو سب سے زیادہ مرچیں لگتی ہیں۔"ہزال نے"

اس کا مزاق اڑایا۔

اچھا یہ بات ہے تو دیکھ لیتے ہیں،۔۔۔"آئرہ نے غصے والے سٹیکر بھی سینڈ کیے۔"

آئرہ اب سیلف رسپکٹ پہ آگئی ہے۔"حیا نے اس کو پمپ کیا۔"

www.novelsclubb.com

چلو پھر ڈن ہو گیا۔آج ہم آئرہ کو مرچی والے گول گپے کھلائیں گے۔۔۔"زوئی" نے میسج کیا۔

اور ایک اور بات ہم نے مارٹ پہ بھی جانا ہے، کچھ چیزیں لینے۔اور موو ی بھی" دیکھنے جانا ہے۔"ہزال نے ان سب کو ریمائنڈر دیا۔

یہ تو بتادو کونسی موو ی دیکھنی ہے؟"آئرہ نے تجسس سے پوچھا۔"

یہ تو سرپرائز ہے۔بلیو می مزہ آئے گا۔"ہزال نے جواب دیا۔"

چلو اب باتیں بند کرو اور جلدی سے ریڈی ہو جاو۔۔"زوئی نے بڑی دادی کی" طرح جواب دیا۔

تم سب کے پاس آدھا گھنٹہ ہے، میں پک کرلوں گی سب کو۔۔"ہزال نے ان کو" حکم دیا۔اور وہ سب کی سب تیار ہونے چلی گئ۔

www.novelsclubb.com

ہزال نے بلیو کلر کی بیل جینز کے ساتھ سفید اور کالی دھاریوں والی شرٹ پہن رکھی تھی اور اس کے نیچے سفید رنگ کے ٹی شرٹ پہن رکھی تھی، ہلکے سے میک اپ میں وہ اچھی لگ رہی تھی۔اس نے اپنا بلیک بیگ اور گاڑی کی چابی پکڑی اور گھر سے نکل آئی۔

اور حیا بھی اتنی دیر میں اپنے گھر سی نکلی۔حیا نے رائل بلو کلر کی لانگ سکرٹ اور سفید رنگ کا بلاؤز پہن رکھا تھا۔

حیا جلدی آو، باقیوں کو بھی پک کرنا ہے۔"ہزال نے حیا کو بلایا۔اور وہ دونوں زوئی اور آئرہ کو پک کرنے چلی گئی۔"

www.novelsclubb.com

آگئی تم۔۔۔میں کب سے ویٹ کر رہی تھی۔"آئرہ گاڑی کا دروازہ کھول کے بیٹھ گئی جو پیروں تک آتی بلیک فراک میں حسین لگ رہی تھی۔۔اور زوئی نے پنک کلر کا شارٹ فراک اور جینز پہن رکھی تھی۔اور ان سب کی بک بک شروع ہو چکی تھی اور وہ فل آواز میں میوزک آن تھا۔جیسے ہی ان کی گاڑی نے ٹرن لیا تو ان کی گاڑی

کسی چیز کے ساتھ بہت بری طرح سے ٹکرائی اور ان کی ایک زوردار چیخ نکلی۔۔اور ٹائر کے چرچرانے کی آواز سنائی دی تھیں۔

ooooooo

ہزال کی گاڑی زور سے دوسری گاڑی کے ساتھ لگی تھی اور اس نے بہت ہی مشکل سے گاڑی کو سنبھالا تھا۔ان سب کی حالت بری ہو چکی تھی۔ہزال نے اپنی طرف کا دروازہ کھولا اور دوسری طرف سے زوئی بھی غصے سے لال ہوتی گاڑی سے نیچے اتری۔آج تو وہ بس اللہ کو پیاری ہوتی، ہوتی بچی تھیں۔

آج تو میں چھوڑوں گی نہیں اس بندے کو۔۔۔کوئی طریقہ ہی نہیں ہے گاڑی" چلانے کا۔"ہزال بڑبڑاتی ہوئی دوسری گاڑی کی طرف بڑھی۔

باہر نکلو۔۔۔جلدی۔"زوئی نے زور سے شیشہ بجاتے ہوئے بولا۔نہ ہی اندر سے" کوئی آواز آئی اور نہ ہی کوئی باہر نکلا۔

"What the hell!"

ہزال نے ان کی گاڑی کو لات ماری اور یہ دیکھ کر حیا اور آئرہ بھی باہر آگئی تھیں۔

کوئی نکل کیوں نہیں رہا گاڑی سے۔۔۔"زوئی نے تپتے ہوئے ان کو سب کو دیکھا" رکو میں ٹرائی کرتی ہوں۔"یہ کہہ کر حیا نے ان کا شیشہ بجایا مگر جواب ندارد۔۔۔" میں آخری دفعہ بول رہی ہوں۔باہر نکلو۔۔۔"اس بار ہزال نے قدرے غصے" سے بولا تھا۔دوسری جانب سے مکمل خامشی تھی۔اس کا صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا تھا غصے سے وہاں سے اپنی گاڑی کی طرف مڑی تھی۔ان سب نے حیرانگی سے اس کی، طرف دیکھا تھا۔

ہزال نے اپنی ڈگی سے سٹیل کا راڈ نکالا تھا جو نجانے کب سے پڑھا ہوا تھا۔وہ راد نکال کر دوسری گاڑی کی جانب بڑھی تھی،ایس سین تو موویز میں اسے بہت پسند تھے،آج اصل زندگی میں کرنے جا رہی تھی۔

"She is crackhead"

آئرہ نے کمپلینٹ پاس کیا اور وہ جان گئی تھی کہ کیا ہونے والا ہے۔اس سے پہلے کی ہزال زور سے وہ راڈ ان کی سکرین پہ مارتی۔کوئی جلدی سے گاڑی سے نکلا اور چلایا۔

"Hey,stoppp....."

چلانے والا ان ہی کی عمر کا دبلا پتلا سا لڑکا تھا۔ہزال کا ہاتھ ہوا میں ہی رک گیا۔وہ راڈ کو ایک طرف اچھالتے ہوئے طنزیہ مسکرائی تھی۔

اگر پہلے ہی نکل آتے تو،اتنا وقت ضائع نہ ہوتا۔۔"ہزال نے ہاتھ باندھتے ہوئے" بولا۔اتنی دیر میں گاڑی سے دو اور انسان باہر نمودار ہوئے۔۔

تم۔۔۔"ان کو دیکھ کر ہزال اور حیا نے ایک ساتھ حیرانی کا اظہار کیا تھا۔"

آج تو مارے گئے۔۔یار ہزال کے پاس راڈ بھی ہے۔۔۔"ارحم نے مومن کے کان میں سرگوشی کی۔

چپ کرو آج تو پکا سر پھاڑ کر ہی گھر بھیجے گی۔"مومن نے اس کے کان کے پاس" ہوتے ہوئے سرگوشی کی۔

تمہیں شرم تو نہیں نہ آتی۔۔یہی چاہتے ہو نہ کہ میں مر جاؤ۔۔۔ہنہہ۔۔"ہزال" غصے سے بولتی ہوئی مومن کی طرف بڑھی۔وہ دو قدم پیچھے ہٹا تھا۔

"ایک منٹ رکو۔۔۔مومن اور میں تو بے قصور ہیں۔۔۔گاڑی تو یہ چلا رہا تھا۔۔" ارحم نے سارا نزلہ عیسیٰ پہ ڈال دیا۔

میں نے۔۔۔۔"عیسیٰ بس اتنا ہی بول پایا۔دوستوں سے یہ امید نہیں تھی اسے" مشکل وقت میں سارا الزام اسے سے رہے تھے۔،

ہاں تو مسٹر کیا تم نے لوگوں کے ایکسیڈینٹ کرنے کا ٹھیکہ لیا ہوا ہے۔۔"اب کی بار آئرہ میدان میں اتری تھی۔

اور تم اندھے ہو کیا۔۔۔؟"زوئی نے آبرو اٹھاتے ہوئے سوال کیا۔"

اور یہ جو نقصان کیا ہے گاڑی کا یہ کون بھرے گا۔"حیا نے کڑے تیوروں کے ساتھ ان سب کو دیکھا تھا۔

تم لوگ خود بھروگے۔۔۔"ارحم نے دانت نکالتے ہوئے حیا کو دیکھا۔"

بھروگے تو تم لوگ۔۔۔تم لوگ کیا تمہارے فرشتے بھی بھریں گے۔۔"حیا" ارحم کی طرف مڑتے ہوئے بولی اور ارحم کی تو زبان ہی بند ہو گئی تھی۔شکل سے تو شریف لگتی تھی۔

ابے او نوٹنکی کی دکانوں چپ چاپ پیسہ نکالو۔۔۔ورنہ۔۔"ہزال نے اپنی بات کو" بیچ میں ہی چھوڑا۔

ورنہ کیا۔۔۔ہاں۔۔بتاو"مومن ہزال کی طرف ہوتا ہوا بولا۔"

اچھا۔۔۔ورنہ کیا۔۔۔ابھی بتاتی ہوں۔۔"ہزال نے ہاتھ آئرہ کی جانب کیا۔"

"Aira! give me that iron rod .!"

آئرہ نے جلدی سے وہ راڈ ہزال کو پکڑایا۔اور ہزال وہ راڈ گھماتے ہوئے گاڑی کی طرف ہوئی۔

ہمم۔اب بتاؤں کیا کر سکتی ہوں میں۔۔۔جتنا نقصان میرا ہوا ہے اس سے ٹرپل" تمہارا کر سکتی ہوں۔"ہزال نے عیسیٰ کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔وہ سب ہاتھ باندھے تماشہ دیکھ رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

رکو،رکو ایک منٹ میں آپ کو پے کر دوں گا۔۔۔"عیسیٰ نے اسی میں خیریت" جانی اور ہزال کو پے کر دیا۔

"Let's go girls,the show is over now."

ہزال نے گلاسز لگاتے ہوئے بولا اور اپنی گاڑی کی طرف چل دی اور باقی تینوں بھی اس کے پیچھے آگئی۔اور ہزال نے گاڑی سائیڈ سے نکالی اور فل سپیڈ کے ساتھ بھگائی۔

اور پیچھے وہ سب پیر پٹھکتے ہوئے رہ گئے۔آئرہ صحیح ہی کہتی ہے وہ واقع میں crackhead ہے۔۔۔کسی کو خاطر میں لانا اس نے کبھی سیکھا ہی نہیں تھا۔سب کہتے تھے وہ بدلحاظ ہے، ٹھیک ہی کہتے تھے۔۔۔

---

www.novelsclubb.com

ہزال اور وہ سب کی سب اب اس واقع کے بارے میں باتیں کر رہی تھیں جبکہ زوئی ان کو اچھی خاصی صلواتیں سنا رہی تھی۔گاڑی روڈ پہ بھاگتی جا رہی تھی۔

یار ایک منٹ کے لیے تو میرا دل ہی بند ہو گیا تھا۔"آئرہ نے دل پہ ہاتھ رکھتے ہوئے سانس اندر کھینچتے ہوئے ان سب کو دیکھا۔

تمہیں کیا لگا تھا کہ تم مر جاؤ گی؟اور میں تم لوگوں کو مرنے دیتی۔۔گاڑی چلانی آتی ہے مجھے۔"ہزال نے مسکراتے ہوئے ان سب کو دیکھا۔

مجے یقین ہے تم پہ۔۔۔۔۔"آئرہ نے بڑے مان سے بولا تھا۔"

اگر یار تم سب مر جاتے ایک ساتھ تو بریانی کا کیا ہوتا۔۔۔یار۔۔۔۔"زوئی نے نیا شوشہ چھوڑا،سیریس ہونا سیکھا ہی کب تھا انہوں نے،زوئی کی اس بات پہ سب نے ہنسنا شروع کر دیا۔آئرہ نے اس کے کندھے پہ مکا بھی مار دیا تھا۔

بھکڑ ڑ ہی رہنا تم ساری عمر۔۔۔"ہزال نے ہنستے ہوئے اس کو تھپڑ مارا اور سیدھی ہو کر ڈرائیو کرنے لگ گئی۔

یار اس کو دکھ اس بات کا ہے کہ ہمارے سوئم کی بریانی نہ کھا پاتی، اور ہمارے" مرنے کا کوئی دکھ نہیں اس کو۔۔۔"حیا نے بڑے افسوس سے زوئی کو دیکھا۔

ہاہاہاہاہا مجھے تو خوشی ہونی تھی کہ تم سب سے جان چھوٹتی میری۔۔۔۔"زوئی" نے ڈرامہ کرتے ہوئے بولا۔

ہائے بے وفا۔۔۔۔۔۔"حیا آہ بھر کر رہ گئی۔"

یار مجھے ڈر لگتا ہے۔۔"آئرہ کے منہ سے بے ساختہ نکلا تھا اس کی آواز میں کچھ تو" تھا جو سب نے اس کی طرف دیکھا تھا۔

کس چیز سے۔۔۔"زوئی نے سوال کیا۔"

تم لوگوں سے علیحدہ ہونے سے کیونکہ مجھے تم سب کی عادت ہے اور مجھے بگاڑ دیا" ہے تم لوگوں نے، میرا ہر کام کر دیتی ہو۔۔۔"آئرہ ٹرانس کی سی کیفیت میں بولتی جا رہی تھی۔

پر ہم علیحدہ کب ہو رہے ہیں، ہم ہمیشہ ایک ساتھ رہیں گے، چاہے زندگی کے کسی موڑ پر ہم ساتھ نہ رہیں پر ہماری روحیں ہمیشہ یکجا رہیں گی۔ کیونکہ ہم یاران روح ہیں۔" ہزال ٹھہر ٹھہر کر بول رہی تھی اور وہ سب اسے سن رہی تھیں اس کا لہجہ ہی سحر انگیز تھا۔

"ان سب نے ایک ساتھ بولا تھا اور وہ سب ایموشنل ہو رہی تھیں جب انشاللہ" دوبارہ سے ہزال نے ان کا موڈ بحال کیا۔

"مجھے یقین ہے کہ مرنے کہ تم سب کی روحیں قبرستانوں میں لوگوں کو تنگ کیا کریں گی۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"اور درختوں پہ بیٹھ کر لوگوں کو ڈرایا کریں گے۔" آئرہ نے لقمہ دیا۔ اور ان سب نے ہنسنا شروع کر دیا۔ اتنی دیر میں وہ سینما کے باہر پہنچ چکی تھیں۔

"یار ہزال اب تو بتا دو کہ کونسی مووی دیکھنی ہے۔۔۔؟" آئرہ نے گاڑی سے اترتے ہوئے پوچھا۔

ٹاٹڈاااا!"ہزال نے اس کے سامنے ٹکٹ لہرائے تھے جو کہ ایک نئی ہارر موووی" کے تھے۔

میں نہیں دیکھنی۔۔۔مجھے ڈر لگتا۔۔۔"آئرہ نے صاف انکار کر دیا۔"

کچھ نہیں ہوتا، یہ حیا بھی ڈرتی ہے تمہاری طرح تھوڑا تھوڑا۔۔"زوئی نے ان کی" بے عزتی کر دی۔ڈر تو ہزال کو بھی لگتا تھا مگر بہت کم پر ٹھہری وہ ایڈونچر کی شوقین۔انہوں نے پاپ کارن اور کچھ سنیکس خریدے تھے اور اب وہ ہال کے اندر انٹر ہو رہی تھی۔

یار میں ہزال اور زوئی کے درمیان میں بیٹھوں گی۔"آئرہ نے بچوں کی طرح ضد" کی۔

اوکے، ٹھیک ہے پر چڑیل نے تمہیں پھر بھی لے جانا ہے آخر کو ان کی بچھڑی" ہوئی بہن ہو۔"ہزال نے اس کو تنگ کیا۔

ہاہاہاہاہاویری فنی۔تم بھی کم نہیں ہو۔"آئرہ نے ہزال کا ہاتھ پکڑ لیا اور اپنی سیٹ کی طرف چل دی۔ہزال کے ایک طرف حیا بیٹھی ہوئی تھی اور دوسری طرف آئرہ اور آئرہ کے ساتھ زوئی بیٹھی ہوئی تھی۔ابھی مووی سٹارٹ ہونے کو تھی جب اس کی نظر آگے بیٹھتے ہوئے لوگوں پر پڑی تو ان کا ہلک تک کڑوا ہو گیا تھا مگر اس کی آنکھوں میں شیطانی چمک نمودار ہوئی۔

یار وہ چڑیل چلی گئی نہ۔۔۔"آئرہ نے آنکھوں پر ہاتھ رکھا ہوا تھا۔"

ہاں ہاں کھول لو چلی گئی۔۔۔"ہزال نے شیطانی مسکراہٹ کے آئرہ کو بولا اور جیسے ہی اس نے آنکھیں کھولیں تو سامنے بھیانک شکل دیکھ کر زوردار چیخ ماری تھی اور آگے بیٹھے ہوئے لڑکوں نے پیچھے مڑ کر دیکھا مگر اندھیرے کے باعث ان کی شکل کا پتہ نہیں چلا۔

زوئی۔۔۔اے۔ایک بدلہ ہو جائے۔۔۔"ہزال نے ہنستے ہوئے بولا اور زوئی فوراسے سمجھ گئی اور اس نے پاپ کارن کی مٹھی بھر کر آگے بیٹھے ہوئے لوگوں پر

پھینک دی اور انہوں نے ہڑ بڑا کہ پیچھے دیکھا مگر اس سے پہلے ہی وہ سب نیچے ہو چکی تھیں۔ہزال نے زوئی کے ہاتھ پہ ہاتھ مارا اب حیا اور آئرہ بھی مل چکی تھی۔

حیا نے ہزال کے ساتھ سیٹ چینج کی۔اور جیسے ہی موو ی میں خوفناک سا سین آیا تو اس نے پورے زور سے سیٹ کو ہٹ کیا جس سے سیٹ پر بیٹھا ہوا ارحم بری طرح سے ڈرا تھا اور حیا کا قہقہہ نکلا جسے وہ بروقت روک گئی۔

کیا مسئلہ ہے؟"ارحم بولنے ہی لگا تھا مگر مومن نے اسے روک لیا۔"

"مجھے پتہ ہے کوئی جان بوجھ کر زچ کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔۔۔دفعہ کرو۔" مومن نے اس کو تسلی دی۔

www.novelsclubb.com

موو ی اپنے اختتام کو چھنچ چکی تھی اور لوگ اٹھ کر جا رہے تھے جب اچانک سے ہزال کو شرارت سوجھی تو اس نے مومن کے بال کھینچنے کے لیے ہاتھ بڑھایا مگر اس کی کلائی کسی نے زور سے پکڑ لی۔

آہہہ!"ہزال چیخی تھی اور باقی تینوں نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔"

میرا ہاتھ چھوڑو۔۔۔چیپسٹر!!"ہزال اس پر چیخی تھی۔"

اتنی آسانی سے تو نہیں چھوڑوں گا۔۔ تھوڑا ذلیل نہیں کیا تم نے۔"مومن نے"
اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے بولا۔

چھوڑ دو میں کہہ رہی ہوں ورنہ تمہیں مہنگا پڑے گا۔۔"ہزال نے اس کو دھمکایا۔"

اوہ بے بی ڈال کو غصہ آرہا ہے۔۔۔"مومن نے ہنستے ہوئے ہزال کو بے بی ڈال"
بولا تھا۔یہ لفظ اس کو انجان نہیں لگا تھا۔اس کو چڑ تھی اس لفظ سے۔

"میں بے بی ڈال نہیں ہوں سنا تم نے۔۔۔۔اور تمہاری تو بالکل نہیں ہوں۔"
ہزال چیخی تھی۔زوئی جلدی سے اس کی طرف بڑھی۔

تمہاری تو بالکل نہیں۔۔"مومن نے یہ الفاظ منہ میں دھرائے۔"

اوئے چھوڑو میری دوست کا ہاتھ۔۔۔شرم تو نہیں آتی۔"زوئی نے اس کو بولا۔"

جہاں اکیلی لڑکی دیکھی اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔"القمہ دینے والا اور کوئی نہیں آئرہ" تھی۔

ہاہ۔۔!"ارحم اور عیسیٰ تو ان کا ڈرامہ دیکھ کر حیران تھے۔"

مجھے بھی کوئی شوق نہیں ہے۔کونسا تمہاری دوست کوئی کلوپٹرا ہے جو میں مرے" جارہا ہوں اس کا ہاتھ پکڑنے کے لیے۔"مومن نے سڑے ہوئے لہجے میں بولا اور ہزال کا ہاتھ جھٹک دیا۔

اوو دیکھو کلوپٹرا کے خواب دیکھ رہا ہے، شکل تو تمہاری ماسی خورشیدہ کی بیٹی والی" نہیں ہے کہ وہ تمہیں منہ لگائے۔"ہزال نے اس کا مزاق اڑایا اور سب اس کی بات پہ ہنسے تھے۔

تم نہ!"مومن بولتے بولتے رک گیا اور ہزال طنزیہ مسکراتے ہوئے وہاں سے" چلی گئی۔

بے بے ڈال۔۔۔۔۔واووووو۔۔۔۔"آئرہ نے باہر نکلتے ہوئے بولا اور دانت" نکالنے لگ گئی۔

آئرہ عرف بندریا۔۔۔۔۔منہ بند۔۔"ہزال نے اس کو گھوری سے نوازا اور وہ" سب ہنستے ہوئے چل دی اور ہزال نے ان کو گھر اتارا اور گھر آ کر آرام دہ کپڑے پہنے اور کافی بنانے کچن میں چلی گئی۔

---

www.novelsclubb.com

ہزال کافی کا مگ لیے صوفے میں دھنس گئی اور ٹی وی دیکھنے لگ گئی جہاں جنت لگا کر بیٹھی ہوئی تھی اور ہزال (miraculous lady bug)لیڈی بگ

مزے سے اس کے ساتھ دیکھ رہی تھی کیونکہ یہ اس کا پسندیدہ شو تھا۔ تبھی اچانک سے وردہ اندر آئی اور اس نے شور مچا دیا۔

"ہزال، ہزال تم نے گاڑی کو کیا کیا ہے۔۔۔۔"اس کے چہرے پہ حیرانی کے تاثرات واضح تھے۔

"اوئے آہستہ بولو۔۔ماما کو کیوں سنا رہی ہو۔۔"ہزال نے اسے گھورا تھا۔

"میں تو نہیں سنا رہی اگر وہ سن لیں تو میں کچھ نہیں کر سکتی۔"وردہ نے کندھے اچکاتے ہوئے بولا۔

"تمہیں بڑی تکلیف ہو رہی ہے۔۔۔تمہارے باپ نے لے کے کر دی ہے۔"آخری جملہ اس کے منہ میں ہی رہ گیا۔

"بس کر دو ورنہ میں تمہارا منہ توڑ دوں گی۔۔۔"ہزال نے اسے دھمکایا۔

ماما، ماما دیکھیں ہزال نے گاڑی۔۔۔"ابھی یہ الفاظ وردہ کے منہ ہی رہ گئے"
ہزال نے زور سے اسے کشن مارا تھا۔جو سیدھا اس کے منہ پہ لگا تھا۔،
مسز ابراہیم کچن سے ان کا شور سن کر باہر آئیں اور لاؤنج کا حال بگاڑ رکھا تھا ان
دونوں نے۔انہوں نے غصے سے اپنی نکمی اولاد کو دیکھا تھا۔
بس کر دو تم دونوں اب بڑی ہو گئی ہو۔۔۔"مسز ابراہیم نے ان کو ڈانٹا۔"
ماما یہ ہزال کا قصور ہے سارا۔۔میں تو بس یہ بتا رہی تھی کہ ہزال گاڑی کہیں پہ"
مار آئی ہے۔
ہزال۔۔۔۔میں کتنی بار کہا ہے کہ دھیان سے گاڑی چلایا کرو مگر"
نہیں۔۔۔کرتی ہوں تمہارے ڈیڈ سے بات۔"دھمکی دی گئی تھی، یہ جانتے ہوئے
بھی کہ سامنے کوئی اثر نہیں ہونے والا۔۔

ماما میرا کوئی قصور نہیں تھا اس میں۔وہ سامنے سے گاڑی آئی اور اس نے ہٹ" کر دیا۔"ہزال نے وضاحت پیش کی۔

اور آپ کو پتہ گاڑی کس نے ماری تھی، مومن اور اس کے دوست نے، وہ تو" چاہتا ہے کہ میں مر جاوں۔۔۔"ہزال یکدم تیش میں آئی تھی۔

ہزال، ہزال کبھی تو جانے دیا کرو اس کو۔۔اور زیادہ نقصان تو نہیں کیا گاڑی" کا؟"نایاب ابراہیم اس کی بات پہ سر پیٹ کہ رہ گئی تھیں۔

نہ ماما نقصان کی ٹینشن نہ لیں۔۔۔سارا وصول کر کے لائی ہوں۔"ہزال نے" دانتوں کی نمائش کرتے ہوئے بتایا۔

آف ہزال کچھ نہیں ہو سکتا تمہارا۔۔۔"مسز ابراہیم سر پہ ہاتھ مارتے ہوئے" وہاں سے چلی گئیں۔

www.novelsclubb.com

اے بندریا۔۔اب بتا کیا اکھاڑ لیا ماما کو بتا کے۔۔۔"ہزال کشن لے کر اس کے" پیچھے بھاگی اور کوئی آدھے گھنٹے تک ان دونوں کی لڑائی ہوتی رہی۔کچھ ہاتھوں اور کچھ زبان سے۔۔۔ مسز ابراہیم نے آکر ان کو کمروں میں سونے کے لیے بھیج دیا۔تب جا کر گھر میں تھوڑا سکون ہوا۔

www.novelsclubb.com

مومن اپنے کمرے میں لیٹا ہوا دوسری دنیا میں کھویا ہوا تھا کہ اچانک سے کچھ یاد آنے پر وہ اٹھ بیٹھا۔اور سوچنے لگ گیا۔اور خود کلامی کرنے لگا۔

یار یہ ہزال ہے کیا چیز، تپاکہ رکھ دیتی ہے سب کو۔۔"اس کو اس کی باتیں" یاد آرہی تھیں۔

میں تمہاری بے بی ڈال نہیں ہوں۔"ہزال کا کہا ہوا جملہ مومن کے ذہن" میں آگیا اور وہ خود بھی حیران تھا کہ اس نے نا جانے کیوں اسے یہ بولا تھا۔

"مجھے اتنے سالوں بعد یہ لفظ کہاں سے یاد آگیا۔"

(ماضی)

www.novelsclubb.com

اس نے اس لفظ کے پیچھے کی کہانی یاد کرتے ہوئے اس کے چہرے پہ بے ساختہ مسکراہٹ پھیلی تھی۔

ہزال مومن سے ایک سال چھوٹی تھی اور جب ہزال چھ سال کی تھی تو اس نے بے بی کٹ کروایا تھا اور وہ بالکل ہی چھوٹی سی ڈول لگتی تھی۔اور مومن نے جب اس کو دیکھا تو وہ بہت پیاری لگ رہی تھی۔

ماما بے بی ڈول کو دیکھیں نہ۔۔۔"مومن نے مسز احمد خان کو ہلاتے ہوئے ہزال کی جانب متوجہ کیا۔

میں بے بی ڈول نہیں ہوں۔۔۔۔"ہزال کو یہ لفظ کچھ خاص پسند نہیں آیا تھا۔وہ بچپن سے شریر اور کانفیڈینٹ تھی۔

مگر تم تو بے بی ڈول لگ رہی ہو۔۔"مومن نے دوبارہ سے اس کے لیے وہی لفظ دوہرایا تھا۔

میں ہزال ابراہیم ہوں۔۔۔۔۔"وہ زور سے چیخی تھی اور اس نے اپنی چھوٹی سی ناک کو سکوڑا تھا۔

بے بی ڈول، بے بی ڈول۔۔۔۔"مومن اس کو تنگ کرتا ہوا وہاں سے بھاگا" تھا اور ہزال بھی اس کے پیچھے بھاگی تھی۔

آہہہہہ ماما بچاؤ۔"مومن زور سے چلایا کیونکہ ہزال اس کے بال کھینچ رہی" تھی۔

ہزال چھوڑو اسے۔۔۔۔"مسز ابراہیم نے اسے گھورا تو وہ فوراً ہی پیچھے ہو گئی۔"

(حال)

مومن کو پھر سے وہ چھوٹی سے ہزال نظر آ رہی تھی ان دونوں کی بچپن سے ہی کچھ خاص نہیں بنتی تھی اور ہزال کو اس لفظ سے اچھی خاصی چڑ تھی۔

ہائے۔۔۔اب تو میں تمہیں بے بی ڈول ہی بولوں گا۔۔۔کوئی تو چیز ملی تمہیں" تنگ کرنے کے لیے"مومن بولتا ہوا دوبارہ سے بیڈ پر لیٹ گیا۔ایک دوسرے کو تنگ کرنا کا بہانہ چاہیے تھا۔

۔_____

حیا ابھی گھر کے اندر داخل ہی ہوئی تھی کہ اسے رمشا نے گھیر لیا تھا۔

مس حیا امان۔۔۔"رمشا نے اسے آواز دے کر روکا۔"

جی مس رمشا امان۔۔۔۔"حیا نے بھی اسے کے انداز میں جواب دیا۔"

مت بھولو کہ میں تم سے بڑی ہوں۔۔۔اور آپی بولا کرو مجھے۔"بڑی بہنوں کے" مسئلے۔

اچھا ٹھیک ہے۔اب بتاؤ کیا کام ہے۔۔۔"حیا نے جلدی میں پوچھا تھا کیونکہ وہ" اس وقت شدید تھکاوٹ کا شکار تھی۔

مجھے تو کوئی کام نہیں ہے،البتہ ماما جان کو ہے وہ تمہیں بلا رہی ہیں۔۔۔"رمشا نے" اس کو بتایا تھا۔جس پہ حیا کے کان کھڑے ہوئے تھے۔

www.novelsclubb.com

ہائے وہ کیوں۔۔اب تو میں کچھ بھی نہیں کیا،نہ کمرہ گندہ کیا،نہ کوئی برتن توڑا،نہ صارم کو پیٹا۔۔۔ہائے۔۔۔۔"حیا کو ایک ایک کر کے اپنی حرکتیں یاد کرنا پڑی تھیں۔"

بس بس بریک لگاؤ۔۔۔۔اور جاؤ ماما کے پاس۔۔۔"رمشا نے ہاتھ اس کے آگے کر کے روکا تھا۔"

اوکے مس رمشا۔۔۔۔اگر زندہ رہی تو دوبارہ ملیں گے۔۔"حیا اس کے گلے لگتی ہوئی بولی اور رمشا نے اسے خود سے علیحدہ کیا اور اس کے ڈرامے پہ ہنستے ہوئی کچن میں چلی گئی۔"

www.novelsclubb.com

ماما میں آجاؤں۔۔"حیا نے دروازہ بجاتے ہوئے اجازت طلب کی۔"

آجاؤ،ویسے بھی تم اندر آچکی ہو۔"کمرے میں کھڑی ہو کر وہ پوچھ رہی تھی۔"

ہائے غضب بے عزتی۔۔۔

ماما آپ نے مجھے بلایا خیریت۔۔۔۔؟"حیا نے زمانے بھر کی شرافت چہرے پہ طاری کی۔

آپ کو نہیں پتہ کہ کیوں بلایا ہے۔۔"انہوں نے زور دیتے ہوئے بولا۔"

نہیں ماما۔۔۔"حیا منمنائی۔"

اچھا یاد کرو کہ تم نے کیا کیا ہے ایسا۔۔۔؟"مسز ارمان نے رسالہ بیڈ پہ رکھتے ہوئے اسے سخت نظروں سے دیکھا تھا۔

میں نے تو کچھ نہیں کیا،(اب تو مجھے اپنے وہ وہ کانٹ یاد آرہے ہیں کہ کیا بتاوں۔)"

اگلا جملہ وہ دل میں ہی بول پائی۔

بیٹا زرا ذہن پہ زور دیں کہ آپ نے کل صبح کیا کیا تھا۔"انہوں نے دوبارہ سے سوال کیا۔

www.novelsclubb.com

"میں نے، شاید صارم سے بسکٹ چھین کہ کھایا تھا۔ مگر یہ تو روز کی بات ہے۔"

مسز امان کو حیا کی بات پہ ہنسی آئی تھی جو وہ ضبط کر گئیں۔

آپ کی آج کل بہت شکایتیں آ رہی ہیں۔۔۔۔"مسز ارمان اس کو دیکھتے ہوئے کہہ رہی تھیں۔

میری یعنی حیا امان کی شکایتیں آ رہی ہیں۔۔"حیا نے مذاق میں بات کو اڑایا۔"

"ہاں جی۔ آپ نے ارحم کی بائیک کا ٹائر پنچر کیا تھا۔"

کون ارحم، کیسا ٹائر۔۔۔۔"حیا نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔"

www.novelsclubb.com

ماضی:

ہزال اور حیا بس سٹاپ کی طرف جا رہی تھیں جب اچانک سے حیا چلتے چلتے رک گئی اور ہزال نے پیچھے مڑ کر اس کی طرف دیکھا۔

کیا ہوا رک کیوں گئی؟"ہزال نے اس کو اچانک سے رکتا دیکھ کر سوال کیا تھا۔"

ہزال تمہارے پاس کوئی پن ہے۔۔یا کچھ اور؟"حیا نے اس کے آگے ہاتھ کرتے ہوئے پوچھا تھا۔

ہاں ہے یہ چابی ہے،پر تم اس کا کیا کرو گی لڑکی۔۔۔"ہزال نے جیب سے چابی نکال کر اس کی جانب بڑھائی۔

تم دو نہ۔۔مجھے۔۔"حیا نے چڑتے ہوئے اس سے چابی لے لی۔"

پہلے بتاؤ نہ تم کیا کرنے والی ہو۔۔۔؟"ہزال نے اسے جانچتی نظروں سے دیکھا اور اسے بات سمجھتے ہوئے ایک سیکنڈ لگا تھا۔

ادھر دو۔۔۔"حیا نے ہزال سے چابی جھپٹی اور نیچے بیٹھتے ہی ارحم کی بائیک کے ٹائر میں گھسا دی۔

آہہہ!یہ کیا کیا تم نے۔۔۔"ہزال نے شاکی نظروں سے دیکھتے ہوئے بولا۔"

www.novelsclubb.com

وہی جو یہ لوگ ڈیزرو۔۔کرتے ہیں۔۔"حیا ہاتھ جھاڑتے ہوئے کھڑی ہو گی اور "

وہ دونوں وہاں سے چل دیں۔

حال:

"آئے ماما میں کچھ نہیں کیا۔۔۔اور یہ ارحم کون ہے۔۔؟"

مومن کا کزن اور وہ خود مجھے شکایت لگا کر گیا ہے۔تمہاری۔۔خوا مخواہ تم اسے "

تنگ کر رہی ہو۔۔اتنا شریف بچا تھا۔"مسز ارمان نے اس کا جرم بتایا۔

شریف بچہ۔ہنہہ۔"حیا نے دل میں سوچا۔"

میں آخری دفعہ بول رہی ہوں۔۔آئندہ کہ بعد ایسی ویسی کوئی حرکت نہیں کرنی "

"۔ورنہ ڈیڈ کو شکایت لگاؤں گی۔

اوکے ماما۔۔۔"حیا معصوم سی شکل بناتے ہوئے وہاں سے نکل آئی۔"

www.novelsclubb.com

آہہ اس کو پتہ کیسے چلا۔۔۔"وہ سوچنے لگ گئی۔اور اپنے کمرے میں چلی" گئی۔اس بات سے انجان کہ جس وقت وہ یہ کارنامہ سرانجام دیکھ رہی تھی۔وہ کھڑکی سے انہیں کو دیکھ رہا تھا۔

:چار ماہ بعد

ان کے امتحان ختم ہو چکے تھے اور نئی کلاسز کو شروع ہوئے ایک ہفتہ گزر چکا تھا۔اور آج ان کے جونیرز آرہے تھے کالج میں تو ان کا ایکسائٹمنٹ لیول ہی الگ تھا ۔کیونکہ انہیں آج لوگوں کی بینڈ بجانی تھی۔

حیا۔۔۔"ہزال زور زور سے چلاتی ہوئی اس کے پاس آئی۔"

www.novelsclubb.com

آہستہ کیا ہو گیا ہے۔۔؟"حیا نے کانوں پہ ہاتھ رکھتے ہوئے اس کو دیکھا۔"

کچھ نہیں۔یہ بتاؤ آج ریگنگ کرنے کا موڈ ہے۔"ہزال نے اس کے کندھے پہ "

بازو پھیلاتے ہوئے پوچھا تھا۔

یار پہلے دن ہی ان کو تنگ کرو گی بیچارے بچے ڈر جاتے ہیں۔۔۔"حیا نے ان"

معصوموں کا خیال دلانے کی کوشش کی تھی۔

تم تو رہنے ہی دو۔۔۔ہم نے کونسا کوئی زیادہ کرنا ہے۔۔بس تھوڑا سا"

مذاق۔۔۔"ہزال بدمزہ ہوئی تھی۔

www.novelsclubb.com

ان کی پہلی کلاس سٹارٹ ہو چکی تھی جبکہ جونیرز کی کلاس ابھی سٹارٹ نہیں ہوئی تھی اور یہی سہی موقع تھا ان کی بینڈ بجانے کا۔مگر وہ سب کی سب کلاس میں بیٹھی لیکچر لے رہی تھیں۔

یار ہزال ہم نے کیسے نکلنا ہے کلاس سے؟"زوئی نے پیپر پر لکھ کر پوچھا۔"

"اچھا کچھ کرتی ہوں میں۔۔۔۔"

ہزال کی شیطانی دماغ میں آئیڈیا آیا اور ساتھ ہی اس نے پیپر پر لکھا۔

اردو والے سر کو کس چیز سے سب سے زیادہ چڑ ہے.."ہزال نے شیطانی"

مسکراہٹ کے ساتھ لکھا اور زوئی، آئرہ اس کی بات سمجھ گئیں جبکہ حیا ان سے لاتعلق تھی کہ وہ کونسی کھچڑی پکا رہی ہیں۔یہ کہتے ہی ہزال نے زور سے حیا کی کمر پہ چٹکی کاٹی جو اچانک ہی ڈر کر اچھلی اور چیخ بھی ماردی یہ دیکھ کر زوئی اور آئرہ نے ہنسنا شروع کر دیا۔

www.novelsclubb.com

آپ چاروں جلدی سے کھڑی ہو جائیں۔۔"پروفیسر زور سے چلائے تھے۔"

سر ہم۔۔۔"ہزال نے معصومیت سے پوچھا جبکہ دل ہی دل میں وہ خوش ہو رہی" تھی۔

"جی ہاں آپ چاروں۔۔۔بیگ پکڑیں اور کلاس سے نکل جائیں اور آج پورا دن کلاس میں نظر مت آیئے گا۔"

"یس سر۔۔۔ان تینوں نے سر جھکاتے ہوئے بولا مگر دل میں لڈو پھوٹ رہے تھے اور حیا بیچاری صدمے کا شکار تھی۔

"اٹھ جا تجھے بھی نکالا ہے کلاس سے۔۔زوئی نے حیا کو جھنجھوڑا اور وہ چاروں بڑے مزے سے کلاس سے نکل آئیں۔

"واہ واہ یار مان گئی تجھے میں۔۔۔آئرہ نے اس کی تعریف کی۔

"ہائے یار صبح صبح بے عزتی کروادی۔۔حیا روہانسی ہوتی ہوئی بولی۔ٹیچر کی چہیتی!۔۔۔

"ہیں کیا بولا۔بے عزتی، تمہاری عزت ہے کیا جو بے عزتی ہو گی۔۔ہزال نے زوئی کے ہاتھ پہ ہاتھ مارتے ہوئے بولا۔

ویری فنی۔۔۔ہی ہی ہی۔۔۔"حیا نے اس کی نکل اتاری۔"

اب لڑو نہیں۔۔۔چلو چلیں۔۔۔۔۔"آئرہ نے ان کو اصل کام یاد دلایا۔"

ہائے ہائے مزہ آئے گا۔۔۔۔"زوئی کافی خوش تھی۔"

وہ چاروں سب سے پہلے واشروم کی طرف گئیں کیونکہ پہلے دن زیادہ تر لڑکیاں (شوخی) واشروم میں اپنے آپ کو سنوارتی ملتی ہیں اور ان کو ایسی لڑکیوں کو تنگ کرنے کا سب سے زیادہ مزہ آتا ہے۔

ہیلو۔۔ایوری ون۔۔۔۔"ہزال سب سے پہلے اندر اینٹر ہوئی اور اس نے بڑے" مزے سے بولا اور اس کے پیچھے آئرہ داخل ہوئی اور اس کے بعد زوئی اور حیا اندر آئیں جبکہ وہ لڑکیاں آنکھیں پھاڑے ان کو دیکھ رہی تھیں۔کیونکہ سینرز کے بارے میں تو وہ سن چکی تھیں۔

www.novelsclubb.com

"Welcome to the hell!"

ہزال نے ببل گم چباتے ہوئے بولا اور ایک طنزیہ مسکراہٹ ان چاروں نے اچھالی تھی۔

میرا خیال ہے، تم لوگوں کو پتہ تو ہو گا نہ، ہم سینرز ہیں تم لوگوں کے۔۔۔"زوئی" نے سوالیہ انداز میں پوچھا۔

جی۔۔"ان کے حلق سے پھنسی پھنسی آواز نکلی تھی۔"

ہمم یہ تو اچھی بات ہے۔۔۔ویسے تم سب ڈری ہوئی کیوں لگ رہی ہو؟، ہم کھا تو" نہیں جائیں گے تم لوگوں کو۔"حیا نے ہنستے ہوئے بولا۔

اچھا تو ہم ایک پیغام دینے آئے تھے تم سب کو۔۔۔کہ آج کوئی کلاسز نہیں ہوں" گی اور یہ واشروم تم سب صاف کرو گی۔۔اچھے سے۔۔۔"آئرہ نے نیا شوشہ چھوڑا ۔جس پہ ان تینوں نے فخریہ نظروں سے اس کو دیکھا تھا۔

ہم لوگ کیوں صاف کریں۔۔"ان میں سے ایک لڑکی بہت بد تمیزی سے بولی" تھی۔

بیٹے تم کیا تمہارے اچھے بھی صاف کریں گے۔"زوئی نے اس کی طرف جھکتے" ہوئے بولا۔

میں تو نہیں دھوں گی،اور میں کمپلین کر دوں گی آپ سب کی۔"اس نے ان" چاروں کو دھمکانے کی کوشش کی مگر وہ ابھی ان کو جانتی نہیں تھی۔

ہاہاہاہا۔تم کیا کرو گی ہماری کمپلین کرو گی۔۔۔ہاہاہا۔۔نائس جوک۔"ہزال قہقہ" لگا کر ہنسی تھی۔

www.novelsclubb.com

اووود یکھو تو سہی کہہ کون رہا ہے،جمعہ جمعہ چار دن ہوئے نہیں اور میڈم کے" رنگ دیکھو۔"ہزال نے ان سب کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔اور وہ سب بھی ہنس دیں جبکہ باقی لڑکیاں کافی پریشان ہو گئی تھیں۔

ویسے شکایت کس کو لگانی ہے۔۔۔"آئرہ نے سوالیہ انداز میں پوچھا۔"

وائس پرنسپل کو لگاؤں گی۔۔۔۔"وہ لڑکی بڑے ایٹیٹوڈ سے بولی اور ہزال کو کافی غصہ بھی آیا۔

اچھا تو چلو آؤ چلیں پھر ساتھ ساتھ ہی۔۔۔۔"حیا نے اس کو آفر کی۔"

نہیں میں خود بھی جا سکتی ہوں، تم لوگوں کی ضرورت نہیں ہے اور جاو یہاں سے میرا دماغ گھوم گیا نہ تو۔۔"اس لڑکی بات سن کے ہزال کا میٹر گھوما تھا۔

تو کیا ہاں اور میڈم آپ کر ہی کیا لیں گی۔۔۔۔"ہزال غرائی تھی۔"

میں بہت کچھ کر سکتی ہوں۔۔۔۔یو ڈونٹ نو می۔۔۔"اس نے اپنی چونچ جیسی ناک کو سکوڑا تھا۔

اچھا جاؤ جو کرنا ہے کر لو۔۔۔کسی کے باپ سے نہیں ڈرتی میں۔"ہزال نے ایک ادا سے بولا تھا۔

سوچ لو بعد میں نہ کہنا کہ میں نے ایسا کیوں کیا۔"وہ لڑکی ابھی بھی اسی طرح" ڈھیٹ بنی ہوئی تھی۔

"I like your attitude,but now you are messing up with wrong people!"

آئرہ نے اس کا کندھا تھپکتے ہوئے بولا۔

میں آپ لوگوں کو کالج سے نکلوا سکتی ہوں۔۔"اس لڑکی نے وارن کرنے والے" لہجے میں بولا۔

اچھا چلو ٹھیک ہے نکلوا دو۔۔"اب کی بار حیا بولی تھی۔"

کسی کے باپ میں بھی ہمت نہیں کہ ہمیں نکلوا سکے۔"ہزال نے دو قدم آگے" آتے ہوئے بولا۔

www.novelsclubb.com

کیوں آپ کے باپ کا کالج ہے۔۔۔۔"وہ لڑکی بھی دوبدو بولی اور ہزال ہنسی تھی" اور اس نے زوئی کو اشارہ کیا کہ بتائے۔

خیر باپ کا تو نہیں ہے، لیکن باپ کے بھائی یہاں کے مین انویسٹر ہیں۔۔"زوئی" نے طنزیہ انداز میں اسے اطلاع دی۔اور اس لڑکی کا منہ بند ہو گیا تھا۔

چلو شاباش بچو۔اب جاو یہاں سے، آپ لوگوں کو تھرڈ فلور پہ بلا رہے ہیں۔"حیا" نے ان سب بچیوں کو وہاں سے بھیجا مگر ہزال نے اس لڑکی کو روک لیا۔وہ تمام بچے ان سے جان چھڑا کر بھاگے تھے مگر جب وہ تھرڈ فلور پر پہنچے تو وہاں پر سوائے سولر پلانٹ کے سوا کچھ نہ تھا۔یہ بھی انہوں نے زلیل کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

آجاؤ چلیں سر کے آفس میں۔۔۔۔"آئرہ نے اس لڑکی کو بولا۔مگر اس نے کوئی" جواب نہ دیا تو زوئی بولی۔

لو جی ٹھس پٹاخہ۔۔"زوئی نے اس کا مزاق اڑایا تو وہ چاروں ہنس دیں۔"

"ہائے مجھے لگا تھا کہ مزہ آئے گا مگر یہاں تو یہ ڈر گئی۔"

وہ چاروں اسے پمپ کرنے کی کوشش کر رہی تھیں تاکہ وہ اسے اور زلیل کریں۔

"اتنا ہی شوق ہے تو چلیں چلتے ہیں۔اور اپنے نام بھی بتا دیں تاکہ اگر آپ بھاگنے کی کوشش کریں تو میں پکڑ سکوں۔"اس نے ان کو للکارنے کی کوشش کی تھی۔

"Hi! I am Aira Shayan."

آئرہ نے اپنا نام بتایا۔

"Hlo! Am Haya amaan."

www.novelsclubb.com

"Hi! My name is Zoi Sarfraz."

اور سب سے آخر میں ہزال نے اپنا نام بتایا۔

"Hey! Myself Hazal İbrahim and nice to meet you miss."

ہزال نے باقاعدہ طور پر ہاتھ ملاتے ہوئے تعارف کروایا۔

"And the last thing we are from second year... Any other queries?"

ہزال نے اس سے پوچھا۔

نہیں۔اب چلیں۔۔۔"وہ لڑکی ان چاروں کے ساتھ وائس پرنسپل کے آفس کی طرف چل دیں اور وہ چاروں دانت نکالتی ہوئی چل رہی تھیں کیونکہ نیا تماشہ جو ہونے والا تھا۔

"May I come in sir?"

انتہائی اچھے طریقے سے اس لڑکی نے پوچھا۔

جی آجائیں۔۔۔کیاہوا،بیٹا کوئی پرابلم ہے۔۔"وائس پرنسپل نے اس سے پوچھا"
اوراتنی دیر میں شیطانوں کاٹولہ بھی آفس میں اجازت لے کر آگیا۔

یس سر۔"اس لڑکی نے ان کو ساری بات بتائی اور وہ ان چاروں کی حرکتوں پر"
ہنس دیے۔

"بھئی یہ میں کیا سن رہاہوں۔؟"

وہی جو اس لڑکی نے بولا ہے۔"آئرہ منمنائی تھی اور ان سب نے بمشکل اپنے ہنسی"
روکی تھی۔

سر ہم نے کچھ نہیں کیا۔۔بس تھوڑا سا مذاق کیا تھا۔"ہزال لاپرواہی سے بولی"
تھی۔

لیکن سر انہوں نے بدتمیزی بھی کی تھی۔۔۔"اس لڑکی نے معصوم سی شکل"
بناتے ہوئے بولا۔

اووو جھوٹی ہم نے کب ہے بد تمیزی۔۔۔۔"زوئی کے منہ سے بے ساختہ نکلا تھا"

اور حیا نے اسے کہنی مار کہ چپ کروایا۔

سر آپ ان کو پنش منٹ دیں۔"اس کے چہرے پہ غصے کے تاثرات تھے۔"

پر انہوں نے تو ایسا کچھ نہیں کیا اب آپ جا سکتی ہیں ویسے بھی ایسے چھوٹے موٹے"

مزاق تو ہوتے رہتے ہیں سب کے ساتھ۔"وائس پرنسپل نے اس کی امیدوں پہ

پانی پھیرا تھا کیونکہ وہ ان چاروں کی حرکتوں سے اچھے سے واقف تھے۔

یس سر۔۔"وہ لڑکی روہانسی ہو گئی تھی۔"

وہ سب کی سب آفس سے نکل آئیں اور باہر آتے ہی اس لڑکی کو گھیر لیا۔

مل گئی ٹھنڈ شکایت لگا کہ۔۔۔۔"زوئی بولی تھی۔"

کیا کہا تھا کسی میں اتنا دم نہیں ہے کہ ہمیں تنگ کرے۔۔"حیا نے شیخی بھگاری۔"

اور ایک اور بات، ہم لحاظ صرف ان کا کرتے ہیں جو ہمارا کرتے ہیں۔"آئرہ نے" اس کو سمجھاتے ہوئے بولا۔

اپنا اٹیٹیوڈ کسی اور کو دکھانا الحمدللہ میرے پاس اپنا بہت ہے۔"ہزال نے ببل کا" غبارہ پھاڑتے ہوئے بولا اور وہ چاروں وہاں سے واک آؤٹ کر گئیں۔اور پیچھے وہ لڑکی تقریباً چکرا کر گرنے والی ہو گئی تھی اور اسے ان کی پرسنالٹیز پر رشک آیا تھا۔ان کے گینگ کو غنڈہ گینگ کیا جائے تو غلط نہیں ہو گا۔ہر کسی سے بے نیاز، بے خوف اور اپنی من مانی کرنے والے۔۔۔

www.novelsclubb.com

آج ان کو کچھ لیکچرز فری ملے تھے اور وہ تینوں کیفے میں بیٹھی ہوئی باتوں اور کھانے میں مصروف تھیں جبکہ ان میں سے کوئی ایک کم تھا اور جتنی خوشی انسان کو ملتی ہے اتنا ہی غم بھی انسان کو ملتا ہے۔

یار زوئی کدھر رہ گئی ہے۔۔۔ابھی تک نہیں آئی۔"آئرہ نے پوچھا۔"

". یار وہ اپنی کسی دور کی کزن سے ملنے گئی تھی کہہ رہی تھی کہ ابھی آجاتی ہوں" ہزال نے اس کو بتایا۔

آہ ایک تو اس کے رشتہ دار بہت ہی زیادہ ہیں۔"حیا نے آہ بھرتے ہوئے بولا اور" وہ دونوں اس کی بات پہ ہنس دیں۔کہ اتنی دیر میں ایک لڑکی بھاگتی ہوئی ان کے پاس پہنچی۔

ہزال،ہزال کون ہے آپ میں سے۔۔۔"اس کا سانس پھولا ہوا تھا۔"

ہاں میں ہوں،مجھے بتاؤ کیا ہوا ہے؟"ہزال نے پریشان ہوتے ہوئے پوچھا۔"

وہ زوئی،زوئی۔۔۔آپ کی دوست بیہوش ہو۔۔۔"ابھی یہ الفاظ منہ میں ہی تھی" کہ ان تینوں نے وہاں سے سرپٹ ڈور لگادی اور ان کے دل بند ہو رہے تھے،کسے چاہے ہوئے بندے کو کھو دینے کا ڈر،وہ تینوں بھاگتے ہوئے کوریڈوز میں سے

بھاگ رہی تھی اور نا جانے کتنے لوگوں سے ٹکرائی تھیں۔اور ہر کوئی ان تینوں کو دیکھ رہا تھا۔اور گراؤنڈ میں پہنچی تھیں۔

"ہٹو، ہٹو پیچھے ہٹو۔۔۔۔"ہزال چیخی تھی۔اور ساری لڑکیاں جلدی سے پیچھے ہٹ گئیں۔

"زوئی اٹھو۔۔زوئی۔۔۔"آئرہ زور سے چیخی تھی۔

"ہزال اسے کیا ہوا ہے،۔۔۔۔۔"حیا روتے ہوئے بولی تھی۔

"حیا اور آئرہ تم دونوں جلدی سے اس کے ہاتھوں کو مسلنا شروع کرو۔۔۔۔۔میں آتی ہوں۔۔"ہزال ان دونوں کو کہتے ہوئے وہاں سے بھاگی تھی اور نا جانے کس سے گاڑی کی چابی مانگ کر لائی تھی۔زوئی کو ہلکا ہلکا ہوش آ رہا تھا مگر سانس لینا دشوار ہو رہا تھا۔ہزال اتنی دیر میں گاڑی لے آئی تھی۔اس کے کالج میں اتنے ریسورسز تھے اور ان تینوں نے اسے گاڑی میں بیٹھایا۔حیا اور آئرہ پیچھے بیٹھی تھیں۔

آئرہ چپ کر جاو یار کچھ نہیں ہوتا اسے۔۔۔ہم بس پہنچ رہے ہیں۔"ہزال سے" ان کی حالت دیکھی نہیں جا رہی تھی۔بظاہر وہ خود کو پر سکون دکھا رہی تھی مگر اندر سے اس کی حالت وہی جانتی تھی۔

ہزال جلدی چلو،اترو۔۔۔۔"حیا نے دروازہ کھولا۔"

اتنی دیر میں وہ ہاسپٹل پہنچ چکی تھیں اور وہ زوئی کو جلدی سے اندر لے گئے۔جبکہ ان تینوں نے شور مچایا ہوا تھا۔

"ڈاکٹر جلدی چلیں وہ میری دوست کو سانس لینے میں پرابلم ہو رہی ہے۔۔۔"

ہزال پھولے ہوئے تنفس کے ساتھ بولی۔

ڈاکٹر جلدی سے اندر چلے گئے اور وہ تینوں باہر بیٹھ کر اللہ سے دعا کرنے لگ گئی ۔آئرہ اور حیا نے رو رو کر برا حال کیا ہوا تھا اور اب ہزال ان دونوں کو اپنے ساتھ لگا کر خاموش کروا رہی تھی۔اور نا جانے کتنے لوگوں نے ان تین یونیفارم میں ملبوس

لڑکیوں کو رشک سے دیکھا تھا۔یہی تھاان کا پیار کیونکہ ان کا رشتہ دل و دماغ کا نہیں بلکہ روح کا تھا۔

بس بس چپ ہو جاؤ تم دونوں۔۔۔پھر میں بھی رونا شروع کر دوں گی۔پھر کروا" لیناچپ اگر کروا سکتے ہو تو۔"ہزال نے نم آنکھوں کے ساتھ مسکراتے ہوئے بولا۔

اتنی دیر میں ڈاکٹر باہر آئے۔

ڈاکٹر۔۔کیا ہوا ہماری دوست کو۔۔۔؟"وہ تینوں ڈاکٹر کی طرف لپکیں۔"

ان کو خاص قسم کی پرفیوم سے الرجی ہے، جیسے بہت زیادہ تیز خوشبو سے۔۔اس" "کی وجہ سے ایسا ہوا ہے۔

ڈاکٹر کیا ہم مل سکتے ہیں،"ہزال نے پوچھا۔"

"جی آپ مل لیں اور تھوڑی دیر میں ڈسچارج بھی کر دیں گے۔"

شکریہ ڈاکٹر۔۔"ہزال نے مسکراتے ہوئے بولا۔"

اور وہ تینوں اندر کمرے میں چلیں گئی جہاں پہ زوئی لیٹی ہوئی تھی۔

آئے زوئی۔۔تم نے ڈرا دیا تھا۔۔۔"آئرہ نے اس کو تھپڑ مارتے ہوئے بولا۔"

آہہہہ۔۔۔شرم کرلو بیمار ہوں پھر بھی مار رہی ہو۔"زوئی کراہی تھی۔"

اور جو تم نے ہماری جان نکالی دی تھی اس کا کیا۔"حیا نے بھی شکوہ کیا تھا۔"

اتنی جلدی نہیں مرتی یہ ڈھیٹ۔"آئرہ اپنی اصل فارم میں آتے ہوئے بولی۔"

کیونکہ ابھی اللہ کے پاس بہت جہنمی ہیں،جب سپیس بنے گی تو بلا لیں گے"

اسے۔۔"ہزال نے دانتوں کی نمائش کی تھی۔

تم لوگ بے شرم ہی رہنا ساری عمر۔۔۔"زوئی تپتے ہوئے بولی تھی۔"

چلو میڈم آپ کو شرم آگئی نہ تو یہی کافی ہے۔۔اب چلیں گھر اور گاڑی بھی واپس"

کرنی ہے۔۔۔"ہزال نے ان کو حکم دیا۔

www.novelsclubb.com

لیکن ابھی میرے گھر جانا پڑے گا اور ریسٹ کرنا اور شام کر گھر جانا ورنہ"
"آنٹی خوامخواہ پریشان ہوں گی۔

ویسے تمہیں اچانک کیا ہوا تھا۔"حیا نے یاد آنے پہ پوچھا۔"

یار وہ جو حرا کی دوست ہے، جو ہم سے چڑتی ہے، وہ بار بار پرفیوم لگا رہی تھی، میں"
منع بھی کیا مگر اس نے جان بوجھ کے میرے منہ کے پاس سپرے کر دی۔"زوئی
نے سانس لیتے ہوئے ان کو بتایا۔

"What the...."

آئرہ نے گالی نکالتے نکالتے خود پہ کنٹرول کیا۔

ابھی تمہیں گھر پہ ڈراپ کرتے ہیں پھر دیکھ لیتے ہیں اس پرکٹی کو بھی۔"ہزال"
شدید غصے سے بولی۔

ماما،ماما۔۔۔"ہزال نے گھر میں گھستے ہی زور زور سے چلانا شروع کر دیا۔"

ہزال کیا ہو گا ہے۔۔۔اور تم اس کہاں سے ٹپک پڑی ہو۔۔"مسز ابراہیم کچن سے بولتی ہوئی باہر نکلی۔

مامازوئی کے لیے سوپ بنادیں۔۔۔"ہزال نے ان کو دیکھ کر کہا تھا"

"ہوا کیا ہے تم لوگوں کو،اپنی شکلیں تو دیکھو ذرا۔"

www.novelsclubb.com

ہزال نے ان کو ساری بات بتادی اور وہ اپنی بیٹی کی عقلمندی پر کافی خوش ہوئیں۔اور ساتھ ہی ان کی امیدوں پر پانی بھی پھیر دیا۔

اب کہاں چل دیں تم۔۔۔"مسز ابراہیم نے اسے اٹھتے ہوئے دیکھا تو بولیں۔"

ماما ایک حساب چکانا ہے اور گاڑی بھی واپس کرنی ہے "ہزال کشن ایک طرف" رکھتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی۔

اور آنٹی آپ اس کا دھیان کھیے گا۔ "آئرہ نے بولا۔"

کچھ سدروگی تم ہزال، ساتھ میں ان کو بھی اپنے پیچھے لگا لیا ہوا ہے۔ "نایاب" ابراہیم اپنا سر پیٹ کر رہ گئی تھیں۔

انشاللہ اگلی دنیا میں بھی نہیں۔۔ "ہزال نے اک ادا سے بولا۔ مگر وقت اسے دیکھ" کر مسکرایا تھا کہ اس نادان کو کیا پتہ کہ ایک لمحہ کافی ہوتا ہے بدلنے کو۔ وہ سب اس کی بات پہ ہنس دیں اور وہاں سے چلی گئیں جبکہ مسز ابراہیم زوئی کے لیے سوپ بنانے چلی گئیں۔

اس کے گاڑی پارکنگ میں کھڑی کی اور وہ تینوں سب سے پہلے گاڑی کی چابی واپس کر کے آئیں اور بے حد شکریہ بھی ادا کیا اور اب وہ اپنے شکار کو ڈھونڈنے میں مصروف تھیں

یار وہ پرکٹی کہاں چلی گئی۔۔مل کیوں نہیں رہی۔"آئرہ کو چڑ ہوئی تھی۔"

مجھے پتہ ہے کہاں ملے گی۔۔"ہزال ان کو لے کر کیفے کی طرف گئی اور وہ وہیں پر" ہی برآمد ہوئی تھی۔

ہیلو۔۔۔۔"ہزال نے پیچھے سے جا کر اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا تو ڈر کر تقریباً" اچھلی تھی۔

ہائے۔۔"اس نے بدقت مسکراتے ہوئے جواب دیا۔"

کیا نام ہے تمہارا۔۔۔یار یاد نہیں آ رہا۔۔پر کٹی۔۔۔۔ہنہہ "ہزال نے حیا کی" طرف دیکھتے ہوئے توضیح چاہی۔

نہیں پر کٹی نہیں۔۔۔۔یار وہ تو نک نیم ہے "حیا نے طنزیہ بولا۔"

میرا نام لائبہ ہے۔۔"وہ غرائی تھی۔"

ہاں ہاں وہی۔۔۔۔لائبہ۔۔تو میں کیا کہہ رہی تھی پر کٹی۔"ہزال نے اس کی بات" کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے اپنی بات جو جاری کیا۔

بس۔۔مجھے پر کٹی کہنا بند کرو۔"لائبہ اونچی آواز سے بولی۔"

چپ۔۔۔میرے سامنے آواز نیچی رکھو۔سنا تم نے۔۔"ہزال اس سے زیادہ زور" سے دھاڑی تھی۔اور لائبہ کی زبان تالو سے چپک گئی اور ارد گرد کھڑے جونیرز آنکھیں پھاڑ کر اسے دیکھ رہے تھے جبکہ حیا اور آئرہ سکون سے انجوائے کر رہی تھیں۔

تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی، میری دوست کے ساتھ ایسا کرنے کی۔۔۔"آئرہ" آگے بڑھی۔

میں۔۔۔می۔۔میں نے کچھ نہیں کیا۔۔۔"لائبہ ڈرتے ہوئے بولی۔"

جھوٹ پھر سے جھوٹ۔۔۔"اب کی بار حیا چیخی تھی۔"

تم جانتی تھی نہ اس کو خوشبو سے پرابلم ہو رہی تھی تو جان بوجھ کر کیوں دوبارہ اس" کی طرف سپرے کیا۔"ہزال نے اس سے سوال کیا۔

میں تو بس چیک کر رہی تھی۔۔۔"لائبہ نے منمناتے ہوئے بولا۔"

اب میں بھی چیک کروں۔۔۔۔اک عدد کراری چماٹ۔۔۔"آئرہ نے اس کو" مارنے کے لیے ہاتھ بڑھایا اور لائبہ نے آنکھیں بند کر لیں۔ مگر ہزال نے آئرہ کا ہاتھ پکڑ کر روک دیا۔

پرنسس! اپنے ہاتھ گندے نہیں کرتے ایسے لوگوں کو ٹچ کر کے۔۔۔"ہزال" نے طنزیہ مسکراہٹ اچھالی۔

آئندہ تم نے ایسی حرکت کرنے کا سوچا بھی تو تمہارا منہ توڑتے دیر نہیں لگے گی۔"ہزال نے کھڑے ہوتے ہوئے بولا۔"

اور یہ جو اپنی چونچ ہے نہ اسے بند رکھا کرو اور دوسروں کے معاملوں میں کم بولا کرو۔"اب کی بار حیا نے بڑے میٹھے طریقے سے بولا۔"

ورنہ کسی دن ٹوٹ جائے گی میرے ہاتوں۔"آئرہ نے لقمہ دیا اور وہ تینوں ہنس دیں جبکہ لائبہ کے تن بدن میں آگ لگ گئی تھی۔

میں تم لوگوں کی کمپلین کروں گی۔۔۔"لائبہ زور سے چلائی تھی جبکہ ہزال کے قدم رکے تھے اور وہ ایڑیوں کے بل گھومی۔

"آہا پھر تو مزہ آئے گا ویسے بھی ابھی بدلہ پورا نہیں ہوا۔ کر لو جو کرنا ہے۔ کسی کے باپ سے نہیں۔ڈرتی۔" ہزال لٹھ مار انداز میں کہتی ہوئی آگے بڑھی۔

"وہ غصے سے پھنکاری۔ ہنہہ دیکھ لوں گی تم لوگوں کو۔۔

"آئرہ نے مسکراتے ہوئے اس جانی ابھی دیکھ لو تمہارے سامنے ہی کھڑے ہیں۔ کو دیکھا۔

وہ تینوں وہاں سے واک آؤٹ کر گئیں جبکہ لائبہ غصے سے پیر پٹخ کہ رہ گئی اور ارد گرد کے لوگوں کو بھی سبق مل چکا تھا۔ مگر لائبہ کی بد قسمتی کہ وہ ان کی ہٹ لسٹ میں آچکی تھی اور ہٹ لسٹ والوں کا وہ پیچھا آسانی سے نہیں چھوڑتیں۔۔

ہزال، ہزال۔۔۔ کہاں ہو؟" حیا بھاگتی ہوئی سیڑھیاں عبور کرتی ہوئے ہزال کے کمرے کی جانب بڑھی۔ حیا نے ہزال کے کمرے میں جھانکا جو کہ مکمل تاریکی میں ڈوبا ہوا تھا اور وہ اپنے ارد گرد کمبل لپیٹ کر بیٹھی ہوئی تھی اور ساتھ فل پنکھا چلایا ہوا تھا ستمبر کا آخری ہفتہ تھا۔ سکرین کی روشنی اس کے چہرے پر پڑھ رہی تھی۔

ہمم!۔۔۔" ہزال نے اس کی طرف دیکھے بغیر ہی بولا۔"

کیا دیکھ رہی ہو۔۔۔" حیا اس کے ساتھ کر بیڈ پر بیٹھ گئی اور ہزال نے کوئی کورین" ڈرامہ لگایا ہوا جو وہ بڑے مزے سے دیکھ رہی تھی۔

تمہارا فیوچر۔۔۔" ہزال نے تپتے ہوئے بولا۔"

اچھا پہلے اپنا تو دیکھ لو۔" حیا نے اس سے چپس کا پیکٹ چھینا اور خود کھانے لگ گئی۔"

"اپنے گھر بھی رہ لیا کرو کبھی۔۔۔ یا وہ رکھتے نہیں ہیں۔"

تمہیں کیا مسئلہ ہو رہا ہے۔ ویسے بھی میں تمہارے گھر نہیں آئی میں اپنے انکل کے گھر آئی ہوں۔" حیا نے دانت دکھاتے ہوئے بولا۔

"اچھا ٹھیک ہے، اب دیکھنے دو مجھے۔۔"

ہزال اور حیا دونوں ہی کورین ڈراماز کی شوقین تھیں اور بقول ان چاروں کے کورین ڈراما ایک نشہ ہیں۔ حیا کافی دیر تک ہزال کے ساتھ مستیاں کرتی رہی اور تقریبا دس بجے کے قریب وہ اپنے گھر جانے کے لیے نکل گئی۔

باہر کافی اندھیرا تھا اور وہاں پر صرف اور صرف سٹریٹ لائٹس کی روشنی کے سوا کوئی نہ تھا۔ حیا ابھی وہ دو قدم کی آگے بڑھی تھی کہ اچانک سے اس کی چیخ نکلی تھی۔

دور رہو۔ تم تو اچھے ہو نہ۔ دیکھو مجھے کچھ مت کہنا مجھے مار کر کیا ملے گا تمہیں دو تین بوٹیاں بھی نہیں نکلنی۔" حیا بولتے ہوئے پیچھے ہٹ رہی تھی۔ جب وہ کسی وجود کے ساتھ ٹکرائی۔ اس نے مڑ کر دیکھنا چاہا تو وہ شناسا سا چہرہ تھا۔ حیا فورا سے اس کے پیچھے چھپ گئی۔

"حیا کیا ہوا ہے؟"

وہ میں اپنے گھر جا رہی تھی۔آگے سے یہ کتا آ گیا، مجھے بچا لو ورنہ یہ مجھے کاٹ کے گا۔"حیا نے اس کا بازو پکڑتے ہوئے بولا۔

"ہاہاہا! ویسے اچھا ہی ہے یہ تمہیں کھا جائے۔کم از کم میری بائیک کے ٹائر سلامت رہیں گے۔"ارحم نے ہنستے ہوئے حیا کو تنگ کیا۔

"اچھا سوری آئندہ نہیں کروں گی۔(تمہیں تو بعد میں دیکھوں لوں گی)۔"حیا نے منت کرتے ہوئے بولا۔ارحم نے اس کتے کو وہاں سے بھگایا اور حیا اس کے ساتھ چلنے لگی اور اپنے گھر پہنچ گئی۔

"شکریہ۔"حیا نے آہستہ آواز میں بولا۔

"کوئی بات نہیں. پر رات کو اکیلے نہ نکلا کرو۔اگر میں نہ آتا تو تمہارا کیا بنتا۔"ارحم نے شوخ انداز میں بولا

www.novelsclubb.com

ہنہہ تو کیا ہوتا۔ میں نے وہاں سے دوڑ لگا دینی تھی۔" حیا اپنی ٹون میں واپس آتے" ہوئے بولی۔

شکل دیکھی تھی اپنی اس وقت۔ کیا کہہ رہی تھی مجھے مت کھانا۔" ارحم نے اس" کی نقل اتارتے ہوئے بولا۔

"بہت شکریہ بتانے کا مجھے تو پتہ ہی نہیں تھا اور کچھ۔"

"اچھا ٹھیک ہے اب اندر جاؤ ورنہ اب کی دفعہ کوئی جن بھوت وغیرہ نہ آ جائے۔" ارحم نے اس کو ڑرایا۔

وہ تو پہلے ہی آ چکا ہے۔" حیا نے ہنسی دباتے ہوئے بولا۔"

اووووو! تم کونسی کم ہو۔ چڑیل کی بہن لگتی ہو پوری کی پوری۔" حیا کی بات سمجھتے" ہی وہ فورا بولا۔

"ویسے رشتے دار ہی ایک دوسرے کو پہچانتے ہیں۔ خیر۔"

"یہ میرا کام ہے دوسروں کو ان کی پہچان کروانا۔شکریہ کہنے کی ضرورت نہیں۔"
ارحم نے شیخی بھگاری۔

ہنہہ۔۔۔۔"حیا اس کی نکل اتارتی ہوئی اندر چلی گئی اور ارحم ہنستا ہوا وہاں سے چلا گیا۔۔اسے حیا کی باتوں پہ ہنسی آرہی تھی کہ ہر کسی کے ناک میں دم کرنے والی ایک کتے سے ڈر رہی تھی۔

آج ہفتہ کا دن تھا اور ان کا آف تھا اس لیے ہزال صبح فریش موڈ میں اٹھی تھی۔بالوں کو جوڑے کی شکل دیتے ہوئے نیچے آرہی تھی جب فون رنگ ہوا۔تو ہزال جلدی سے سیڑھیاں اترتے ہوئے فون کی طرف لپکی۔

"!اسلام وعلیکم"

وعلیکم السلام۔۔۔کیسا ہے میرا بیٹا۔۔"دوسری طرف سے مسٹر ابراہیم کی آواز" گونجی۔

بابا۔۔۔آپ میں ٹھیک ہوں۔آپ سنائیں کیسے ہیں۔۔"ہزال خوش دلی سے" بولی۔

"الحمدللہ۔۔۔"

"آپ کب آرہے ہیں۔۔۔۔؟؟"

"آج شام میں۔۔میں اور انکل احمد آرہے ہیں۔"

ریلی۔۔۔۔"ہزال تقریباً چیخی تھی۔"

"میں آپ کو پک کرنے آؤں آئیر پورٹ سے۔۔۔"

"نہیں احمد نے مومن کو کہہ دیا ہے وہ آرہا ہے۔۔"

"نہیں۔۔۔میں لینے آؤں گی،آپ کو بھی اور انکل کو بھی۔"

www.novelsclubb.com

"اچھا بیٹے آجانا آپ بھی اس کے ساتھ۔۔بس اپنی ماما کو بتانا ورنہ وہ اور جنت کے لیے سرپرائز ہے۔"

"اللہ حافظ بابا۔۔۔میں ماما کو بھی بتادوں۔"

"اللہ حافظ۔۔۔"

ماما،ماما۔۔۔"ہزال اچھلتی ہوئی کچن میں نمودار ہوئی۔"

"بیٹے مجھے پتہ ہے آپ آج جلدی اٹھ گئی ہیں، لیکن ساری محلے کو کیوں سنا رہی ہیں۔"ہائے یہ ہماری امیاں جو کبھی ہم سے خوش ہو جائیں۔

"ماما۔۔آج بابا آرہے ہیں۔۔شام کو"ہزال نے خوشی سے بتایا وہ ہمیشہ ایسے ہی خوش ہوتی تھی۔

"اچھا ٹھیک ہو گیا۔۔اب گھر کی صفائی کا بھی خیال رکھ لینا اور کچن میں بھی ہلپ کرانی ہے۔"

"اوکے باس۔۔۔ابھی تو ناشتہ دے دیں۔اور جنت،وردہ کے لیے سرپرائز ہے۔"

ٹھیک ہے،اب چپ کر کے ناشتہ کرو۔"مسز ابراہیم اس کے آگے سینڈوچ اور جوس رکھتے ہوئے بولا۔

وہ دونوں ہیں کدھر۔۔۔"ہزال نے جوس کا گھونٹ بھرتے ہوئے پوچھا۔"

وہ دونوں صبح سات بجے کی اٹھی ہوئی تھیں۔اب ناشتہ کر کے باہر گئی ہیں اپنی کسی "فرینڈ کے گھر۔

"آپ نے ناشتہ کر لیا،؟"

"ہاں میں کر لیا ہے.ائیر پورٹ پہ کون جا رہا ہے۔"

وہی آپ سب کا چہیتا۔۔۔"ہزال نے منہ کے زاویے بگاڑتے ہوئے بولا۔"

تو اس میں بری بات کیا ہے،اگر وہ جا رہا ہے۔مجھے کبھی تم دونوں کی سمجھ نہیں "آئی۔

www.novelsclubb.com

"میں نے بھی بابا کو کہہ دیا تھا کہ میں بھی آؤں گی، مومن اکیلا کیوں جائے۔"

ہزال نے لڑنے کے انداز میں بولا۔

ہزال تم میں لڑکیوں والی عادتیں کیوں نہیں، ہر وقت لڑتی رہتی ہو، کسی کا لحاظ" نہیں رکھتی۔۔۔کب بڑی ہو گی تم۔۔۔"ان کا دل کیا اپنا سر پیٹ لیں۔

اول میں بڑی ہو کر بھی ایسی رہوں گی اور دوسرا میں لحاظ ان کا کرتی ہوں جو میرا" "کرتے ہیں۔

اللہ ہدایت دے تمہیں۔۔"وہ بس اتنا ہی کہہ سکیں۔"

آمین۔۔"ہزال نے ڈھیٹ پن کا مظاہرہ کیا۔"

اب کدھر چل دی صبح صبح۔۔"مسز ابراہیم نے اس کو باہر جاتے دیکھا تو بولیں۔"

"دشمنوں کے مورچے میں۔"

اس حلیے میں جاؤ گی تم۔۔۔"مسز ابراہیم نے اس کپڑوں کی طرف اشارہ کیا۔اس"
وقت ہزال نے نیلے رنگ کا پاجامہ اور ویسی ہی ہم رنگ ٹی شرٹ پہن رکھی
تھی۔اور بالوں کا رف جوڑا بنایا ہوا تھا۔

خیر ہے ماما۔۔سامنے ہی تو جا رہی ہوں۔"ہزال لاپرواہی سے کہتی ہوئی کچن سے"
نکل گئی۔

ہزال نے جا کر بیل بجائی مگر کسی نے دروازہ نہیں کھولا،اس نے دوبارہ بیل بجائی
مگر کوئی باہر نہیں آیا۔ہزال نے تیسری دفعہ بیل بجائی تو اچانک سے دروازہ کھلنے پر
وہ گڑبڑائی۔

www.novelsclubb.com

صبر نہیں ہوتا تم سے کیا۔"مومن نے تپتے ہوئے پوچھا"

اس کے حلیے سے لگتا تھا وہ ابھی ابھی سو کر اٹھا تھا۔

ہاں نہیں ہوتا،کوئی مسئلہ"ہزال نے دوبدو جواب دیا۔"

"صبح صبح کیا لینے آئی ہو۔۔۔کچرے والا پہلے کا آچکا ہے۔اب تم جا سکتی ہو۔"

میں تمہیں کچرا اٹھانے والی لگتی ہوں۔۔۔ہنہ "ہزال نے غصے سے پوچھا۔"

ویسے لگتی تو اور بھی بہت کچھ ہو، خیر چھوڑو۔یہ بتاؤ یہ تم نے میری نکل کر کے لیا"

ہے نہ ڈریس۔۔"مومن نے اس کے سوٹ کی طرف اشارہ کیا کیونکہ اس وقت

مومن نے بھی ویسا ہی نیلا پاجامہ شرٹ پہن رکھا تھا۔اس کی بات سنتے ہی ہزال

نے غور سے دیکھا تو واقع میں ہی ایک جیسے تھے۔

سوچ ہے تمہاری۔۔۔میں اور تمہاری نقل کروں۔ہٹو اب سامنے سے۔"ہزال"

اسے دھکا دیتی ہوئی اندر کی جانب بڑھ گئی اور مومن بھی گیٹ بند کرتا ہوا اس کے

پیچھے چل دیا۔

اوو میری پیاری بیٹی آئی ہے۔۔"مسز آمنہ نے ہزال کو دیکھتے ہوئے بولا۔"

ماما یہ کدھر سے پیاری ہے۔"مومن بولتا ہوا صوفے میں دھنس گیا۔"

نظر نظر کا فرق ہوتا ہے۔۔۔"ہزال نے طنزیہ انداز میں جواب دیا۔"

آج تو بڑے بڑے لوگ آئے ہیں۔۔۔"حباء خوش دلی سے بولتی ہوئی مومن"
کے ساتھ آکر بیٹھ گئی۔

"ہاں دیکھ کو آہی گئی۔۔۔"

کام بتاؤ۔کس لیے آئی تھی۔"مومن نے اس سے پوچھا۔"

زیادہ شوخہ بننے کی ضرورت نہیں ہے، تمہارے گھر نہیں آئی میں، میرے انکل کا"
"گھر ہے جب مرضی آوں۔۔

یہ ایسے ہی بولتا رہتا، تمہارا جب دل کرے تم آیا کرو۔"مسز آمنہ محبت سے"
بولیں۔

"میں یہ کہنے آئی تھی کہ ڈیڈ اور انکل کو میں پک کرنے جاؤں گی۔"

"میں جارہا ہوں تمہاری ضرورت نہیں ہے۔۔"

www.novelsclubb.com

"میں نے کہہ دیا تو کہہ دیا میں ہی جاؤں گی۔"

ارے ارے لڑو نہیں آپ دونوں ہی چلے جانا لینے۔"حباء نے ان کو روکا۔"

میں اس کو لے کر نہیں جاؤں گا۔۔۔"مومن نے ہٹ دھرمی سے بولا۔"

تو تمہیں کہہ بھی کون رہا ہے کہ مجھے لے کر جاو۔ نہیں لے کر جاو گے تو میں"

"خود ی چلی جاؤں گی۔

مومن بس کر دو۔۔ کیوں تنگ کر رہے ہو اسے،دونوں چلے جانا۔"مسز آمنہ"

نے اسے ڈپتا۔

ماما اسے سمجھ کیوں نہیں آتا، کہ یہ اکیلی ہر جگہ پہ نہیں جا سکتی۔"مومن نے جواز"

پیش کیا۔

کیوں نہیں۔جا سکتی۔۔۔۔"ہزال کو غصہ آ رہا تھا اس کی بات پہ۔"

تمہیں پتہ ہے نہ ائیر پورٹ پہ کتنا رش ہوتا اور طرح طرح کے لوگ ہوتے ہیں۔"

"So what? "

تم یہی کہنا چاہتے ہو نہ کہ میں لڑکی ہوں..."ہزال بولتے بولتے رک گئی اور" اچانک سے وہاں سے نکل گئی ۔ مسز آمنہ نے مومن کو اشارہ کیا اور وہ اس کے پیچھے بھاگا تھا۔

ہزال رکو میری بات سنو۔۔"ہزال اس کی آواز سن کر رکی تھی۔"

تمہارا جو بھی مطلب ہو، صفائی دینے کی ضرورت نہیں ہے۔"ہزال کی آواز میں" نمی مومن محسوس کر چکا تھا۔

"میں نے بس ایسے ہی کہا تھا۔"

میں چھوٹی بچی تو نہیں ہوں جس کو باتوں کی سمجھ نہیں ہے۔"ہزال جلد از جلد" وہاں سے جانا چاہتی تھی کیونکہ وہ کسی کے سامنا رونا پسند نہیں کرتی مگر آنسوں کو پیچھے دھکیلنا بہت مشکل کام ہے۔

"ہزال تم رو رہی ہو۔۔۔ادھر دیکھو۔"

نہیں۔۔۔"مختصر سا جواب۔"

لیکن مجھے تو لگ رہا ہے،اب تم اتنی اتنی بات پہ رونا شروع کرو گی۔۔"مومن" نے اسے بہلاتے ہوئے بولا

میرے آنسو،میری مرضی۔۔۔"ہزال تقریبا چیخی تھی۔"

"سوری۔۔اب ایسے بے ہیو نہیں کرو۔تم شام کو چل سکتی ہو میرے ساتھ۔"

"بہت شکریہ۔"

"میں انتظار کروں گا۔"

ہممممم.."ہزال وہاں سے واک آؤٹ کر گئی۔"

اور مومن اس کی آنکھوں میں کھو گیا تھا اس کی آنکھوں کا رنگ سب سے مختلف تھا ۔کبھی شہد رنگ کی لگتی تو کبھی ہرے رنگ کا گمان ہوتا اور رونے کے باعث وہ اور پرکشش لگتی تھیں کہ کوئی بھی کھو جائے۔

ہزال اپنے کام میں بیٹھی ہوئی موبائل استعمال کر رہی تھی جب اچانک اس کی نظر نازلی کے واٹس ایپ سٹیٹس پہ پڑی جو کہ کافی حیران کن تھا۔زیادہ تر لوگ وہی چیزیں اپلوڈ کرتے ہیں جن سے وہ اس وقت گزر رہے ہوتے ہیں۔

نازلی کیا تم ٹھیک ہو؟"ہزال نے اس کو کال کر لی تھی۔"

ہاں میں ٹھیک ہوں۔تم کیسی ہو۔؟"نازلی کی آواز کافی بجھی بجھی ہوئی تھی۔"

"لیکن مجھے نہیں لگ رہا۔"

"نہیں مجھے کچھ نہیں ہوا۔"

تم اب مجھ سے تو مت چھپاو، تم مجھے بتا سکتی ہو، کیا پتہ میں تمہاری مدد کر سکوں۔"
کوئی لڑائی ہوئی ہے اپنی دوست سے۔"ہزال نے پیار سے پوچھا تھا۔

"بس دوستی کے رشتے سے اعتبار اٹھ گیا ہے۔"

"پاگل لڑکی ہوا کیا ہے۔دوستی کا سب سے زیادہ خوبصورت رشتہ ہے۔"

"لیکن مجھے لگتا ہے سب سے زیادہ اذیت بھی یہی رشتہ دیتا ہے۔"

www.novelsclubb.com

اذیت تو ہر رشتہ دیتا ہے۔اور رہی بات دوستی کی تو وہ ایک اہم رشتہ ہے ہماری"
زندگی میں اس کے بغیر ہماری زندگی بے رنگ ہے۔"ہزال ایک جزب کے ساتھ
بول رہی تھی۔

"میں جانتی ہوں۔۔۔۔پر ہر دفعہ نہیں۔۔۔"

زندگی میں ہر انسان کو دو طرح کے دوست ملتے ہیں۔ایک وہ جو سچے اور مخلص" ہوتے ہیں اور دوسرے وہ جو دوست کے روپ میں ٹائم پاس کر رہے ہوتے ہیں۔"

لیکن ہم کیسے پہچانے۔۔۔؟"نازلی نے سوال کیا۔"

ہم کسی کو پہچان تو نہیں سکتے مگر یہ جو وقت ہے نہ یہ آہستہ آہستہ سکھا دیتا ہے" سب کچھ۔"

"جب آپ ایک شخص کے عادی بن جاؤ اور پھر وہ بدل جائے تو تکلیف ہوتی ہے۔"

ہاں تکلیف ہوتی ہے پر خود کو ہیل کرنا سیکھو اور آگے بڑھ جاو۔ہر کسی کو دونوں" طرح کے دوست ملتے ہیں مگر ان سے سبق سیکھو اور آگے بڑھ جاو۔اب تم مجھے پوری بات بتا سکتی ہو۔"

نازلی نے اسے پوری بات بتا دی اور یہ سن کر تو ہزال آگ بگولا ہو گئ۔

مطلب اس لڑکی نے تم دونوں کے درمیان دراڑ ڈالی کیونکہ وہ تمہاری دوست بننا" چاہتی تھی۔اور وہ تمہیں مسلسل تنگ بھی کر رہی ہے۔ویسے اس نے جو بھی کیا وہ غلط تھا مگر تمہاری نے اس کی بات کیوں مانی۔اب میں سوموار کو دیکھتی ہوں اس "لڑکی کو۔۔

کچھ نہیں ہوتا۔۔۔دفعہ کرو"نازلی نے اس کو منع کیا"

نازلی یہ کوئی چھوٹی بات نہیں ہے۔۔۔اب میں اچھے سے دیکھ لوں گی اسے۔۔۔"

"تم میری دوست ہو اور یہ میرا فرض ہے۔

"شکریہ۔اب بہتر لگ رہا مجھے تم سے بات کر کے۔"

"ہزال ابراہیم اگر کسی کو دوست کہتی ہے تو وہ اس بات کو نبھانا بھی جانتی ہے۔"

"اللہ حافظ"

ہزال شیشے کے سامنے کھڑی بال بنا رہی تھی جب فون بجا۔ مومن کالنگ۔۔۔

ہزال نے فون پس کیا۔

"ہیلو! کہاں ہو ہزال۔۔ جلدی آؤ۔"

رکو ذرا، صبر کرو میں آ رہی ہوں۔۔"ہزال نے فون کاٹا اور بھاگتی ہوئی سیڑھیاں" اترتی نیچے آئی جب وردہ اور جنت نے اسے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

"کہاں جا رہی ہو۔۔۔"

میں جہاں پر ضی جاؤں تم کو اس سے کیا۔"ہزال نے ہنستے ہوئے بولا"

ہنہہ میری بلا سے جہاں مرضی جاو۔"وردہ بھی اسی کی بہن تھی۔"

www.novelsclubb.com

ہزال تقریباً بھاگتی ہوئی گاڑی تک پہنچی اور پچھلا دروازہ کھول کر بیٹھ گئی اور فون چلانے لگ گئی۔ مگر جب مومن نے گاڑی نہ چلائی تو ہزال نے بے زاری سے اس کی طرف دیکھا جو اسے ہی مرر میں دیکھ کر گھور رہا تھا۔

کیا ہوا۔۔؟"ہزال نے سوالیہ نظروں سے پوچھا۔"

"میں تمہارا ڈرائیور ہوں۔۔۔۔؟"

نہیں تو۔۔۔ہر شکل سے لگتے ہو"ہزال نے دانتوں کی نمائش کرتے ہوئے بولا۔"

آگے آکر بیٹھو جلدی۔۔۔"مومن نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں بولا۔"

میں یہیں پر کمفرٹیبل ہوں۔۔۔"ہزال لاپرواہی سے بولی۔"

میں آخری دفعہ بول رہا ہوں،چپ چاپ آگے آجاو ورنہ۔۔"مومن غصے سے"

بولا۔

"ورنہ کیا۔۔۔۔ہاں۔۔"

"میں کوئی لڑائی نہیں چاہتا اس لیے آرام سے آگے آجاو۔"

میں یہیں پر بیٹھوں گی۔"ہزال بضد تھی۔"

مومن نے اچانک سے گاڑی کا دروازہ کھولا اور نیچے اتر گیا۔اور اس نے پیچھے کا دروازہ کھولا اور ہزال کو بازو سے پکڑا اور باہر نکالا۔اور فرنٹ سیٹ کا دروازہ کھول کر اسے اندر بٹھایا اور خود ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی۔

یو بلڈی ایڈیٹ۔۔۔۔"ہزال زور سے چیخی۔"

"آرام سے۔۔بہرہ نہیں ہوں میں"

مجھے نہیں بیٹھنا تمہارے ساتھ۔"ہزال نے منہ دوسری طرف کر لیا۔"

تم جانتی ہو مجھے اکیلا بیٹھنا نہیں پسند۔۔"مومن نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔

"تو میں کیا کروں۔۔۔پر مجھے نہیں بیٹھنا نہ۔۔۔"

تمہیں یاد ہے جب ہم چھوٹے تھے تو تم لڑکے میرے ساتھ بیٹھا کرتی تھی کہ "
مومن کے ساتھ صرف میں بیٹھوں گی۔کیونکہ تمہارا مجھ سے لڑے بغیر گزارا
"نہیں ہوتا تھا۔

تب میں چھوٹی تھی۔۔۔۔اور معصوم تھی۔"ہزال کو اس کی بات سے چڑ ہوئی"
تھی۔

خیر معصوم تو تم تب بھی نہیں تھی۔"مومن منمنایا۔"

"مجھے سنائی دے رہا ہے۔۔۔تم گنجے نہیں ہونا چاہتے تو چپ چاپ گاڑی چلاو۔"

اوکے بے بی ڈال۔۔۔۔۔"مومن نے جان بوجھ کر یہ لفظ بولا تھا۔"

"کیا بولا تم نے؟"

سنائی نہیں دیا کیا۔۔یاد و بارہ سننا چاہتی ہو۔؟"مومن نے دانت نکالتے ہوئے"
بولا۔

"میں تمہارا خون پی جاؤں گی، اگر دوبارہ بولا تو۔۔"

"پہلے مجھے شک تھا پر اب اپنے گناہگار کانوں سے سن کے یقین آ گیا ہے۔"

کس چیز کا۔؟"ہزال نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔"

"یہی کہ تم انسان نہیں ہو۔"

"بد تمیز انسان۔۔۔انکل آ رہے ہیں میں ان سے شکایت کروں گی تمہاری۔۔"

ہی ہی ہی ویسے انکل ابراہیم بھی آ رہے ہی میرا خیال ہے۔"ہزال دانت پیس کر"

رہ گئی۔

www.novelsclubb.com

ابھی اور کتنی دیر لگے گی۔"ہزال نے بے زاری سے پوچھا۔

"پاکستان ہے، یہاں ایسا ہوتا رہتا۔بس یہی کوئی ایک گھنٹہ۔۔۔۔۔"

کیا؟؟"ہزال نے حیرانی سے پوچھا۔"

میں تو منع کیا تھا مت آؤ۔۔۔اب بھگتو۔"مومن نے طنز کیا۔"

کیا تب تک ہم کافی پینے چلیں۔۔۔۔"ہزال نے پیش کش کی۔"

آجاؤ چلیں۔۔۔"مومن اس کے ساتھ کیفے کی طرف چل دیا۔"

ہزال ٹیبل پہ برجماں ہو گئی اور مومن کافی لینے کے لیے چلا گیا۔جب اس کے کانوں سے آواز ٹکرائی۔

www.novelsclubb.com

امی وہ جو سامنے میز پہ لڑکی بیٹھی ہے۔میرسن رنگ کی شرٹ والی جس نے بال"

"کھلے چھوڑے ہوئے ہیں۔

مومن نے اس کی انگلی کی جانب دیکھا جو کہ ہزال کی طرف تھی۔وہ اتنا ہی سن پایا۔

"سر آپ کیا آرڈر کریں گے۔؟"

مومن اس کو آرڈر دیتا ہوا ہزال کی طرف آیا جہاں پر وہ اسی عورت کے ساتھ باتیں کر رہی تھی۔

"بیٹا آپ کا نام کیا ہے؟"

ہزال ابراہیم۔۔"اس نے خوش دلی سے جواب دیا۔"

بہت خوبصورت نام ہے، بالکل تمہاری طرح۔"انہوں نے تعریف کی تو ہزال" مسکرا دی۔

"بیٹا پڑھتی ہو۔۔۔"

ہاں جی آنٹی۔۔"ہزال کو وہ عورت عجیب لگی مگر وہ پھر بھی خوش اخلاقی کا مظاہرہ" کر رہی تھی۔

"کہیں رشتہ وغیرہ ہو گیا یا نہیں۔۔"

www.novelsclubb.com

آنٹی رشتہ چھوڑیں اس کی شادی بھی ہو گئی ہوئی ہے۔"مومن اچانک ہی وہاں" آ بیٹھا اور ہزال اس کی بات پر آنکھے پھاڑے دیکھ رہی تھی۔

ہزال بیٹا یہ کون ہے؟"اس عورت نے ہزال سے پوچھا اس سے پہلے ہزال کوئی" جواب دیتی مومن خود ہی بول پڑا۔

"آنٹی میں اس کا شوہر ہوں۔۔آپ سے مل کر خوشی ہوئی۔"

ویسے لگتا تو نہیں کہ اس کی شادی ہو گئی ہوئی ہے۔خیر اللہ خوش رکھے تم دونوں" کو۔"وہ عورت بد دقت مسکراتے ہوئے وہاں سے اٹھ گئیں جبکہ ہزال ابھی تک صدمے کا شکار تھی۔

www.novelsclubb.com

مومن یہ کیا بکواس تھی۔۔؟"ہزال نے گھورتے ہوئے پوچھا۔"

جھوٹ بولا تھا میں نے،وہ عورت اپنے بیٹے کے کہنے پہ تم سے یہ ساری باتیں پوچھ" رہی تھیں۔میں نے ق

تو بس تمہاری جان بچائی۔"مومن نے کافی کا سپ لیتے ہوئے بولا

"بہت مہربانی۔۔کھا نہیں جانا تھا انہوں نے مجھے۔"

"غصہ کیوں کر رہی ہو،کہنے سے کون سا تم میری بیوی بن جاؤ گی۔"

سوچنا بھی مت ایسا کبھی کہ میں تم سے شادی کروں گی۔"ہزال نے تپتے ہوئے" بولا۔

کیوں اتنا برا ہوں کیا۔"مومن نے سنجیدہ لہجے میں بولا تو ہزال کو اس بات سن" کے غوطہ لگ گیا۔

اوہو وو میں تو مذاق کر رہا تھا لڑکی۔۔۔۔سیریس مت ہو۔تم سے شادی کرنے" "سے بہتر ہے بندہ خودکشی کر لے۔

www.novelsclubb.com

ویری فنی۔۔۔۔"ہزال نے اس کی نقل اتاری۔اور وہ دونوں کافی پی کر باہر نکلے" اور تقریبا دس منٹ بعد مسٹر ابراہیم اور مسٹر احمد باہر آ گئے اور وہ سب گاڑی میں بیٹھ گئے۔

"ماشاءاللہ ہزال بیٹی کتنی بڑی ہو گئی ہے۔"

"تھینک یو انکل۔"

ہائے افسوس۔۔دماغ چھوٹا رہ گیا۔"مومن نے آہ بھرتے ہوئے بولا تو سب ہنس" دیے۔

ویسے مومن بھی ہینڈسم ہو گیا کافی۔۔۔"مسٹر ابراہیم نے اس کی تعریف کی۔"

ڈیڈ یہ کہاں سے ہینڈسم لگ رہا آپ کو۔۔"ہزال نے سوال کیا۔"

یہ تو اپنا اپنا حسن نظر ہوتا ہے۔"اب کی بار مومن بولا تھا۔"

ہنہہ۔۔حسن نظر کے کچھ لگتے۔"ہزال بڑبڑائی۔"

ابراہیم اور احمد اپنے بچوں کو دیکھ کر ہنس دیئے۔

احمد یاد ہے نہ کل کا لنچ ہماری طرف ہے۔"مسٹر ابراہیم نے یاد کروایا۔"

"ہاں ہاں یاد ہے ہم ضرور آئیں گے۔"

انکل میں آپ کے لیے کچھ سپیشل بناؤں گی۔"ہزال نے ان کو بولا۔"

"ہمیں ڈاکٹر کے پاس جانے کا کوئی شوق نہیں ہے"

"تم تو چپ رہو۔۔کل جب بناؤں گی نہ تو خود کھا کر دیکھ لینا۔"

www.novelsclubb.com

"اوکے۔۔"

ہزال نے آرام سے لاونج کا دروازہ کھولا اور اندر داخل ہوئی اور اس کے پیچھے پیچھے مسٹر ابراہیم بھی داخل ہوئے۔

"اسلام و علیکم! "انہوں نے زور سے سلام لی۔وردہ اور جنت چیختی ہوئی ان کے پاس آئیں۔

"ڈیڈ آپ میرے لیے کیا لائیں ہیں؟" جنت نے فورا بولا۔

"ہاہاہاہاہامیرے آنے کی خوشی نہیں ہے ان کو۔۔۔بس چیزوں کی خوشی ہوتی۔"

"ہٹو! ڈیڈ کو بیٹھنے تو دو۔۔۔۔"ہزال نے ان دونوں کو سائیڈ پہ کیا اور اب وہ دونوں جڑ کر مسٹر ابراہیم کے ساتھ بیٹھ گئی تھیں۔

"آپ پہلے چینج کر لیں پھر ان کے ساتھ لگے رہیے گیا۔"نایاب بیگم نے حکم صادر کیا۔

"ماما پہلے ہمیں گفٹس تو لینے دیں۔۔۔"وردہ نے ضد کی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"بیگم پہلے ان کو فارغ کر لوں پھر باقی سب ہو جائے گا۔"

مسٹر ابراہیم نے ان تینوں کو ان کی چیزیں دیں۔ ہزال کے لیے ایک گھڑی اور ایک خوبصورت سا نیکلس تھا جس میں چھوٹے چھوٹے نگینے لگے ہوئے تھے اور وردہ جنت کے لیے کھلونے تھے اور نایاب بیگم کے لیے خوبصورت سی انگوٹھی، تھی۔ اور اس کے علاوہ اور بہت سی چیزیں تھیں۔

گھر میں ایک عجیب سی خوشی کی لہر ڈور رہی تھی اور یہی حال احمد ہاؤس کا بھی تھا

---

www.novelsclubb.com

ہزال بیٹا کہاں ہے؟" مسٹر ابراہیم نے اخبار کو سائیڈ پہ رکھتے ہوئے پوچھا۔"

سوئی پڑی ہو گی اپنے کمرے میں اور کونسا کوئی کام ہے اسے۔" مسز ابراہیم نے"
جواب دیا۔

"بھئی بیگم کوئی بات نہیں سونے دیں۔"

آپ کو نہیں پتہ رات کو دیر تک نہ جانے کونسے کام کرتی رہتی ہے، کبھی جو سکون" ہو اس کی جان کو۔ ہر روز کوئی نہ کوئی پنگا ڈال آتی ہے۔ اور جو چھوٹی دو ہیں وہ تو
"شیطان کی آنتیں ہیں۔

"ہاہاہا لگتا آپ کافی تنگ ہیں میری بیٹیوں سے۔"

"آپ کبھی رہیں تو پتہ چلے۔"

صبح بخیر۔۔ میری چغلیاں ہو رہی ہیں۔" ہزال چیئر گھسیٹ کے بیٹھ گئی اور گلاس"
میں جوس انڈیلنے لگ گئی۔

www.novelsclubb.com

ہم کون سا چغلیاں کر رہے ہیں۔بس تمہاری حرکتیں بتا رہی ہوں۔"مسز نایاب" نے ہزال کو بولا۔

"ماما۔۔۔۔۔"

اچھا اچھا اب ناشتہ کرو۔وہ دونوں کہاں ہیں۔"مسٹر ابراہیم نے پوچھا اور اتنی دیر" میں وہ دونوں نمودار ہو گئیں۔

شیطانوں کا نام لیا اور شیطان حاضر۔۔"ہزال نے بریڈ منہ میں ڈالتے ہوئے" بولا۔

صبح بخیر "وردہ اور جنت نے اونچی آواز میں بولا اور اپنی جگہ پر بیٹھ گئیں۔مسز" نایاب نے ان کو ناشتہ دیا اور سب ناشتے میں مصروف تھے۔

نایاب بیگم آج احمد اور اس کی فیملی ڈنر پہ آ رہے ہیں۔تو زرا انتظامات دیکھ لیجیے" "گا۔

"جی میں دیکھ لوں گی۔"

ہزال آپ بھی ساتھ مدد کروا گی۔اور وردہ، جنت آپ لوگوں کی لڑائی نہیں ہونی" چاہیے۔" مسٹر ابراہیم نے ان تینوں کو تنبیہ کیا۔

اوکے۔" وہ تینوں ایک ساتھ ایسے بولین جیسے ان سے زیادہ فرمانبردار تو کوئی پیدا" نہیں ہوا۔

مسٹر احمد اور مسٹر ابراہیم کی بہت گہری دوستی تھی اور وہ بچپن سے ایک ساتھ ہی پڑھتے آئے تھے اور اب بزنس بھی ساتھ ہی کر رہے تھے۔اور ان کا تعلق بھی ایک ہے علاقے سے تھا جس کی وجہ سے ان کی فیملیز کا تعلق بھی بہت اچھا تھا۔

آج یاد ہے نہ کہ ہم انوائیٹڈ ہیں ابراہیم کی طرف۔"احمد خاں نے ناشتے کی میز پہ " سب کو یاد کروایا۔

ہاں جی یاد ہے۔"آمنہ بیگم نے بولا۔"

مومن اور حباء"مسٹر احمد نے ان دونوں کو متوجہ کیا۔"غیر

"جی۔"

ٹائم سے تیار ہو جانا۔ہمیشہ کی طرح لیٹ مت ہونا اور مومن ہزال کے ساتھ " "جان بوجھ کے الجھنے کی ضرورت نہیں۔بیچاری بچی کو تنگ کرتے رہتے ہو۔

ڈیڈ وہ بھی کم نہیں ہے۔"مومن منمنایا اور حباء نے دانت نکالے۔"

ڈیڈ ویسے ہزال بہت اچھی ہے۔اور اسی وجہ سے مومن بھیا اس سے چڑتے " ہیں۔"حباء نے جلتی پہ تیل چھڑکا اور مومن نے اسے گھوری سے نوازا۔

ہاں ہاں مجھے اپنی اولاد کا بہت اچھے سے پتہ ہے۔"احمد خاں ہنستے ہوئے بولے۔"

اب ایسی بھی وہ کوئی حور پری نہیں ہے کہ میں اس سے جیلس ہوں۔"مومن" نے چڑتے ہوئے بولا۔

ویسے وہ حور پری سے کم بھی نہیں ہے۔"اب کی بار آمنہ بیگم بولیں۔"

بھیا یہ حور پری ہے کون۔۔۔؟"حباء نے اسے چھیڑتے ہوئے بولا۔"

اگر میں یہاں بیٹھا اچھا نہیں لگ رہا تو بتا دیں۔ صبح صبح موڈ کیوں خراب کر رہے ہیں۔"

نہیں، نہیں بیٹھے رہو۔آرام سے ناشتہ کرو۔"آمنہ بیگم نے اس کو واپس بٹھایا۔"

www.novelsclubb.com

ماما میں نے ڈرائنگ روم اور لاونج کی صفائی کروا دی ہے۔اور اب برتن نکلوانے والے ہیں۔"ہزال تھکی ہاری کچن میں آ کر بیٹھی تھی۔"

بہت شکریہ اور یہ ابھی تمہارا کام رہتا ہے۔"نایاب بیگم نے اسے یاد دلایا۔"

اوہ ہاں۔۔میں تو بھول گئی تھی۔مجھے انکل احمد کی فیورٹ کھیر بنانی تھی۔"ہزال"

نے ماتھے پہ ہاتھ مارا۔

کچھ یاد بھی رہتا ہے تمہیں۔خدا کا واسطہ ہے اچھی بنالینا اور میری ناک نہ کٹوا"

"دینا۔ورنہ میں خود بنالیتی ہوں۔

"ماما اب میں اتنی بھی پھوڑ نہیں ہوں جتنا آپ سمجھتی ہیں۔ہائے میں تھک گئی"

ہزال کبرڈ سے برتن نکالتے ہوئے بولی۔

"روز کام کرتی ہوتی تو اب اتنی جلدی نہ تھکتی۔"

یہ ہماری مائیں بھی نہ کبھی خوش نہیں ہوتیں۔

"اوکے باس"

"اب یہ سارا کچھ ریڈی ہے۔اب میں جا رہی ہوں اور جلدی کام ختم کر لینا۔"

جو حکم آپ کا۔"ہزال نے سلوٹ مارتے ہوئے بولا اور نایاب بیگم اپنے نمونے کو" دیکھتی ہوئی باہر کی جانب بڑھ گئیں۔اور ان کے جاتے ہی ہزال نے فریج میں سے دودھ نکالا اور کبرڈز سے مطلوبہ چیزیں نکالنی شروع کر دی تھیں۔تقریبا آدھے گھنٹہ گزرنے جو تھا اور ہزال کی حالت بالکل خراب ہو چکی تھی۔

ہیلو۔۔۔آنٹی۔"مومن نے کچن میں داخل ہوتے ہوئے بولا اور اس کی آواز پر" ہزال تقریبا اچھلی تھی۔

آہ بدتمیز ڈرا دیا تھا۔۔اور یہ آنٹی کس کو بولا۔"ہزال نے گھورتے ہوئے بولا۔"

"ظاہری بات ہے یہاں پر صرف تم ہو یا میں ہوں۔"

"انکل جی آپ مجھے بتانا ضروری سمجھیں گے کہ آپ یہاں کیا لینے آئے ہیں۔" ہزال نے انکل کے لفظ پہ زور دیتے ہوئے بولا۔

جی نہیں۔میں بتانا ضروری نہیں سمجھتا۔"مومن یہ کہتا ہوا شیلف پہ بیٹھ گیا۔"

اب کیا مسئلہ ہے کوئی کام ہے تو بتاؤ ورنہ جاو یہاں سے۔"ہزال نے تپتے ہوئے" بولا کیونکہ مومن ہزال کو دیکھے جا رہا تھا۔

نہیں کچھ نہیں میں تو بس دیکھ رہا تھا کہ تمہیں کچھ پکانا بھی آتا ہے یہ نہیں" "۔۔دراصل مجھے اپنے گھر والوں کی صحت بہت عزیز ہے۔

چھچھوندر چپ۔۔ایک لفظ اور بولا نہ تو تمہاری گردن اڑا دوں گی۔"ہزال نے" ہاتھ میں پکڑا چمچہ مومن کی طرف کرتے ہوئے بولا۔

اوکے اوکے۔۔اب تم مہمانوں کی تشدد کرو گی۔چچ چچ کتنے افسوس کی بات" "ہے۔

www.novelsclubb.com

ہنہ مہمان۔۔۔مہمان بھی تو مہمان بن کہ رہیں نہ تو ہم بھی میزبان بن جائیں" گے۔"ہزال نے چولہا بند کرتے ہوئے بولا۔

"ہمم۔۔۔خیر چھوڑو۔اس میں چینی ڈالی ہے یا نمک۔"

کچھ بھی نہیں۔۔۔"ہزال نے جواب دیا۔"

"کیوں؟"

باقی سب کے لیے اس میں چینے ڈالی ہے مگر تمہاری لیے سپیشل نیلا تھوتھا مکس کیا"
ہے۔"ہزال نے باؤل نکالتے ہوئے بولا۔

"اچھا اور تم بھی میرے ساتھ وہی کھاؤ گی نہ۔"

تم نہ۔۔۔۔آہ۔"اچانک سے تھوڑی سی گرم گرم کھیر ہزال کے ہاتھ پہ گر گئی"
اور اس کی چیخ نکل گئی۔

دیکھاؤ کیا ہوا۔۔۔جلا تو نہیں نہ۔"مومن جلدی سی ہزال کی طرف آیا اور اس کا"
ہاتھ پکڑنا چاہا مگر ہزال نے ہاتھ جھٹک دیا۔

www.novelsclubb.com

کچھ نہیں ہوا اور دور ہٹو۔"ہزال نے ٹیپ آن کر کے اپنا ہاتھ پانی کے نیچے کیا اور "
مومن اس کو دیکھ رہا تھا۔سیاہ لمبے بال جو کیچر میں مقید تھے اور کچھ بار بار چہرے پہ
گر رہے تھے اور پاجامہ شرٹ میں ملبوس کچن میں گھسی ہوئی تھی۔

دکھاو درد تو نہیں ہو رہا۔"مومن نے ہزال کا ہاتھ پکڑ کے دیکھا۔"

اتنی سی درد میرے لیے کچھ نہیں ہے۔۔میں مضبوط ہوں۔"ہزال نے اپنا ہاتھ "
واپس کھینچا اور جلدی سے کام نمٹانے لگ گئی اور مومن کچن سے باہر چلا گیا اور جا کر
لاونج میں سب کے ساتھ بیٹھ گیا۔اور تھوڑی دیر بعد سب ڈائینگ ٹیبل پر بیٹھ چکے
تھے۔اور بد قسمتی سے ہزال کو مومن کے ساتھ والی کرسی پہ بیٹھنا پڑا تھا۔

ہزال وہ نان پاس کرنا پلیز۔۔۔"مومن نے تمیز کا مظاہرہ کرتے ہوئے مانگا۔"

یہ لیں۔"ہزال نے تمیز سے اس کو نان پاس کر دیے۔"

وہ سیلاد بھی دے دو ذرا۔۔"مومن نے دوبارہ بولا اور ہزال نے خون کے گھونٹ" لیتے ہوئے اس کو پکڑا دی۔۔

مومن مجھے پانی ڈال دو گے۔پلیز"ہزال نے اس کے آگے گلاس کرتے ہوئے" بولا۔

یس شیور۔۔"مومن نے اس کو پانی ڈال دیا۔"

سب ان دونوں کی دبی چھپی لڑائی دیکھ رہے تھے مگر اگنور کر رہے تھے یہ ان کا بہت پرانا معمول تھا۔

ہزال آپی آپ نے کیا بنایا ہے آج۔"وردہ نے تمیز کا بھرپور مظاہرہ کرتے ہوئے" پوچھا۔

میں ابھی لاتی ہوں۔"ہزال کہہ کر اٹھ گئی اور کھیر کا پیالہ لا کر ٹیبل پر رکھ دیا۔"

احمد بھائی سپیشل کے لیے بنائی ہے اس نے۔"نایاب بیگم نے بتایا جس پر ہزال" مسکرادی۔

واہ میری پیاری بیٹی نے بہت محنت سے بنائی ہے۔"۔ مسٹر احمد نے خوشی سے" بولا۔

ہزال نے سب کو سرو کی سوائے ایک بندے کے۔

مومن تمہیں بھی ڈال دوں۔۔"ہزال نے پوچھا۔"

"نہیں نہیں۔۔۔میرا موڈ نہیں ہے۔"

میرا خیال ہے بھیا آپ کو زیادہ کھانی چاہیے۔کیا پتہ آپ کی زبان ہی میٹھی" ہو جائے۔"حباء نے طنز کیا اور سب نے بمشکل ہنسی کنٹرول کی۔

واہ بہت مزے کی ہے۔"آمنہ بیگم نے تعریف کی۔"

www.novelsclubb.com

لاجواب۔۔۔اب اس خوشی میں انعام تو بنتا ہے۔"مسٹر احمد نے جیب سے پانچ" ہزار کا نوٹ نکال کر دیا۔

نایاب بیگم۔یہ تو اتنا اچھا کھانا بنا لیتی ہے۔آپ خوامخواہ اسے ڈانٹتی ہیں۔"ابراہیم" صاحب نے اپنی بیٹی کی تعریف کی۔

دیکھ لیں ماما۔۔۔"ہزال نے دانت نکالتے ہوئے بولا۔"

مجھے بھی کھانی ہے۔۔۔میں بھی تو دیکھوں ہر کوئی تعریف کر رہا ہے۔"مومن" نے اپنے لیے کھیر نکالتے ہوئے بولا۔

ہممممم تو کیسی لگی۔؟"حباء نے مومن سے پوچھا۔"

"اچھی ہے۔۔ویسے تمہاری شکل دیکھ کہ تو نہیں لگتا کہ تم اتنی اچھی بنا سکتی ہو۔" مومن نے چمچ میں ڈالتے ہوئے بولا۔

ویسے آپ یہ ہزال کی تعریف کر رہے ہیں یہ بے عزتی۔"وردہ نے پوچھا۔"

جو مرضی سمجھ لے۔"مومن نے کندھے اچکاتے ہوئے بولا۔"

ویری فنی۔۔۔۔"ہزال نے مومن کی نقل اتاری۔"

اور ان کی لڑائی شروع ہو چکی تھی اور سب بڑے ان کو دیکھ کر ہنس رہے تھے کیونکہ یہ عوام سدھرنے سے تو رہی۔

کھانے کے بعد اب چائے کا دور دورہ چل رہا تھا۔سب بڑے لاونج میں بیٹھے اپنی باتوں میں مصروف تھے اور بچے ان کی شکل دیکھ رہے تھے۔

میں سونے جا رہی ہوں۔"جنت ان سب میں چھوٹی تھی تو وہ جلدی سو جاتی تھی۔"

www.novelsclubb.com

میں تو اپنا ہوم ورک کرنے جا رہی ہوں۔۔۔۔"وردہ بھی کہہ کر اپنے روم میں چلی گئی۔"

حباء چلو آؤ میرے روم میں چلتے ہیں۔"ہزال نے اٹھتے ہوئے بولا اور حباء ہزال" کے روم کی طرف چلی گئی۔

مومن تم بھی آ سکتے ہو۔۔۔"۔ہزال نے اسے آفر دی۔"

"نہیں تم جاؤ حباء کے ساتھ ہی۔۔۔میں ٹھیک ہوں یہیں۔"

اٹھ جاؤ۔اب میں اتنی بھی ظالم نہیں ہوں کہ تمہیں یہاں اکیلے بور ہونے" دوں۔"ہزال نے اسے بازو سے کھینچا اور اسے اپنے ساتھ لے گئی۔

تو یہ رہا میرا روم۔۔۔۔اب بتاؤ کیا کھیلیں۔۔۔ کیرم یا لڈو۔"ہزال نے پوچھا۔"

لڈو ٹھیک رہے گی۔"حباء نے بولا اور ہزال لڈو نکال لائی اور سب سے پہلے حباء" آؤٹ ہوئی اور اب مقابلہ مومن اور ہزال کے درمیان چل رہا تھا۔

چھچھوندر یہ چیٹنگ کرنا بند کرو۔۔"ہزال چیخی تھی۔۔"

اب تم ہار رہی ہو تو ایسے کرو گی۔۔۔"مومن نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولا"

۔

"میں کوئی نہیں ہار رہی۔۔۔"

یاہو۔۔۔میں جیت گیا۔۔۔"مومن نے زور سے نعرہ لگایا۔"

کونسا کے ٹوسر کرلی ہے جو ایسے چیخ رہے ہو۔"ہزال نے ناک کو سکوڑتے ہوئے"

بولا۔

"ہاہاہاہاہااب تم جیلس ہو رہی ہو۔"

"جیلس ہوتی ہے میری جوتی۔"

ہاہاہاہاہا۔"مومن اور حباء کا قہقہہ ہوا میں گونجا۔"

اگلی صبح ہزال کالج گئی اور وہ سب گراؤنڈ میں بیٹھی ہوئی تھیں اور ہزال نے ان کو نازلی کے ساتھ ہونے والی تمام بات بتائی۔

یار ہمارے ہوتے ہوئے وہ ایسے کام کر رہی ہے۔"آئرہ غصے سے بولی۔"

حوصلہ میری بہن۔۔"زوئی نے اس کو روکا۔"

یہ تو غلط بات ہے خیر اس کو تو ہم دیکھ لیں گے۔۔اچھے سے۔"ہزال نے بولا۔"

چلو آج ہی بریک ٹائم چلتے ہیں اس کی کلاس میں۔"زوئی نے ان کو مشورہ دیا اور وہ" سب تیار تھیں۔

دوست تو وہ ہوتے ہیں جو بغیر سوچے سمجھے آپ کے ہر الٹے سیدھے کام میں شامل ہو جائیں اور کچھ ایسا حال ان سب کا بھی تھا۔

ہائے۔۔۔یمنیٰ کیسی ہو؟"ہزال نے یمنیٰ کو روکا۔جو کہ اس کی کلاس فیلو تھی اور" اچھی دوست بھی تھی۔

میں ٹھیک ہوں تم سناو۔"یمنیٰ نے ازلی مسکراہٹ کے ساتھ جواب دیا۔"

میں بالکل ٹھیک۔"ہزال نے خوش دلی سے جواب دیا۔"

ادھر کیوں کھڑی ہو۔؟"یمنیٰ نے ہزال سے پوچھا۔"

"بس کسی کا دماغ درست کرنا تھا۔۔۔"

آہاں۔۔۔۔میری ضرورت ہوئی تو ضرور بتانا۔"یمنیٰ نے آنکھ ونک کرتے"

ہوئے بولا۔

ضرور تمہیں کون بھول سکتا ہے۔"ہزال نے یمنیٰ کے چہرے کی طرف دیکھتے"

ہوئے بولا۔اس کا چہرہ بالکل شفاف تھا اور اس کی بھوری آنکھیں چہرے کو اور پرکشش بناتی تھیں اور اس کی مسکراہٹ بھی بہت اچھی لگتی تھی۔

ہاہاہاہاہاشکریہ۔"یمنیٰ نے ہنستے ہوئے بولا اور وہاں سے چلی گئی۔"

ہائے عصریٰ کیسی ہو؟"ہزال نے عصریٰ کے ساتھ ہاتھ ملاتے ہوئے پوچھا۔"

میں ٹھیک ہوں۔آپ کون؟"عصریٰ نے بد دقت جواب دیا۔"

"میں ہزال ابراہیم ہوں اور یہ میری دوستیں ہیں۔"

جی کوئی کام تھا، مجھ سے۔"عصریٰ نے پوچھا۔"

نہیں کوئی خاص کام تو نہیں تھا بس آپ کے بارے میں کافی سنا تھا تو سوچا مل بھی" "لوں۔

جی۔"عصریٰ نے ڈرتے ہوئے بولا۔"

ذرا پانچ منٹ کے لیے میرے ساتھ باہر چلو۔"ہزال اور زوئی اسے کے کر باہر" چلی گئیں جبکہ آئرہ حیا کہ پاس چلی گئی کیونکہ وہ جانتی تھی کہ وہ دونوں اچھے سے ہینڈل کر لیں گی۔

تو عصریٰ یہ بتاؤ تم نازلی کو جانتی ہو؟"ہزال نے سوال کیا۔"

"ہاں وہ میری دوست ہے۔"

دوست یا دھکے سے بنائی جانے والی دوست۔"ہزال نے طنزیہ لہجے میں پوچھا۔"

کیا مطلب؟"عصریٰ نے اٹکتے ہوئے بولا۔"

"وہی جو تم سمجھ رہی ہو۔"

مجھے کچھ نہیں پتہ تم کون ہو اور کیا بات کر رہی ہو۔"عصریٰ نے گھبراتے ہوئے"

بولا۔

میں نازلی کی دوست ہوں جسے تم روز پریشان کرتی ہو۔"ہزال غصے سے بولی۔"

"میں نہیں کرتی۔"

جھوٹ۔۔۔مجھے ڈرپوک لوگ زہر لگتے ہیں۔جب کچھ کیا ہے تو پھر مانو بھی"

ڈرنے والی کیا بات ہے۔"ہزال نے تیز آواز میں بولا تو وہ دبک کے پیچھے ہٹی جس،

پر زوئی نے اپنی مسکراہٹ دبائی۔

اگر آئندہ تم اس کے آس پاس بھی نظر آئی تو تمہاری یہ شکل بگاڑتے ہوئے دیر" نہیں لگے گی۔"ہزال نے اس کے چہرے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا۔

اوکے۔لیکن اس نے بھی کل سب کے سامنے میری بے عزتی کی تھی۔"عصریٰ" نے کمزور سا بہانہ ڈھونڈا۔

اس نے بے عزتی اس لیے کی کیونکہ تم اس کی حقدار تھی۔اور تمہاری اپنی بھی" کوئی رسپکٹ ہے یا نہیں۔جب وہ تمہیں پسند نہیں کرتی تو دور رہو اس سے، تمہیں "اس سے بہتر دوست مل جائے گی۔اور دوستی زور زبردستی سے نہیں ہوتی۔

"ہمم"

www.novelsclubb.com

اور اگر زرا سی بھی عزت ہو گی نہ تم میں تو اس کے پیچھے مت آنا اور اسے نقصان" پہنچانے کا تو سوچنا بھی مت۔ورنہ اپنے ان خوبصورت ہاتھوں سے تمہارا منہ توڑ دوں گی۔"ہزال نے اپنا ہاتھ دکھاتے ہوئے بولا جو واقع میں ہی خوبصورت تھے

سفید رنگت اور شہادت کی انگلی میں سبز نگینے اولی انگھوٹی اس کے ہاتھوں کو اور، خوبصورت بناتی تھی۔

ٹھیک ہے میں کچھ نہیں کروں گی۔اب میں جاوں۔"عصریٰ نے کچھ سوچتے" ہوئے بولا۔

"ٹھیک ہے تم جاسکتی ہو۔امید ہے دوبارہ ملاقات کی ضرورت نہیں پڑے گی۔" ہزال اور زوئی وہاں سے واک آؤٹ کر گئیں اور سیدھا نازلی کے پاس پہنچی اور اسے ساری بات بتائی۔جس پر نازلی بہت خوش ہوئی۔

بہت شکریہ۔دوست ہو تو تم جیسی۔"نازلی نے ہزال کو ہگ کرتے ہوئے بولا۔تو" ہزال مسکرادی۔

اسلام علیکم! ماما میں حیا کی طرف جا رہی ہوں۔"ہزال نے گھر سے باہر نکلتے ہوئے زور سے بولا۔"

ٹھیک ہے جاؤ۔۔"نایاب بیگم نے اجازت دے دی۔ہزال حیا کے گھر پہنچ گئی اور جا کر بیل بجانے لگ گئی۔"

تم آ گئی۔۔۔"حیا نے دروازہ بند کرتے ہوئے بولا اور ہزال جا کر صوفے پر دھنس گئی۔"

اسلام علیکم! رمشا آپی۔"ہزال نے سلام لی۔"

"وعلیکم السلام۔۔کیسی ہو؟"

الحمدللہ۔۔۔حسین و جمیل۔"ہزال نے ہنستے ہوئے بولا تو رمشا بھی اس کے جواب پر ہنس دی۔"

ویسے کافی خوش فہمی ہے تمہیں۔"حیا نے ہزال کے ساتھ بیٹھتے ہوئے بولا۔"

www.novelsclubb.com

اچھا تو تمہیں وہ بھی نہیں ہے۔"رمشا نے ہزال کے ہاتھ پہ ہاتھ پھینکتے ہوئے" بولا۔

ہاہاہاہاہا"حیا نے ان دونوں کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔"

میں نے زوئی اور آئرہ کو بھی فون کر دیا ہے۔وہ آ رہی ہیں"ہزال نے اسے اطلاع" دی۔

یہ تو اچھی بات ہے۔یعنی آج مزہ آنے والا ہے۔"رمشا نے خوش ہوتے ہوئے" بولا۔

آنٹی کدھر ہیں؟"ہزال نے مسز امان کا پوچھا۔"

"وہ کچن میں ہیں۔"

حیا دیکھو بیل بج رہی ہے۔لگتا ہے وہ آ گئی ہیں۔"ہزال نے حیا کو اٹھاتے ہوئے" بولا اور حیا دروازہ کھولنے کے لیے چلی گئی۔

اسلام علیکم!"ان دونوں نے اونچی آواز میں پوچھا۔"

وعلیکم السلام۔"وہ سب اب لاونج میں بیٹھی باتیں کر رہی تھیں اور تھوڑی دیر بعد وہ سب کی سب کچن میں مسز امان کے ارد گرد جمع تھیں۔

آنٹی یہ حیا بھی کوئی کام کرواتی ہے یا نہیں۔"زوئی نے جان بوجھ کر پوچھا۔"

بیٹا اس سے کام کروانے سے بہتر ہے بندہ خود کر لے۔"مسز امان کی بات پر سوائے حیا کے سب نے ہنسنا شروع کر دیا۔

حیا انڈہ فرائی کر لیتی ہو؟"ہزال نے اس سے پوچھا۔"

ہزال یار بس کرو اب تو وہ پرانی بات ہو گئی ہے۔"حیا نے چڑتے ہوئے بولا۔"

ہاں ہاں چھوڑو اب یہ انڈہ ابال لیتی ہے۔"آئرہ نے مذاق آیا۔"

تم بھی چپ رہو تمہیں کونسا کوئی کام آتا ہے؟"حیا نے آئرہ کو یاد دلایا۔"

آنٹی آپ کو پتہ کل میں نے کھیر بنائی تھی۔اب اگلی دفعہ آپ کے لیے بنا کر لاؤں" گی۔"ہزال نے مسز امان کو بتایا اور حیا اپنی دوست کو گھورتی رہ گئی۔

ضرور۔اور زرا اس نکمی کو بھی کچھ عقل دے دینا۔"مسز امان نے زور دیتے" ہوئے بولا۔

زوئی تم بھی اتنی اچھی ککنگ کرتی ہو تم بھی کچھ بنا کر لانا۔"آئرہ نے زوئی کو بولا۔"

اوکے ضرور۔۔۔"زوئی نے خوش دلی سے بولا۔"

"اللہ میری بیٹی کو بھی ہدایت دے۔"

آمین۔"ان سب نے ایک ساتھ بولا تو مسز امان ہنس دی۔"

تم لوگوں جیسے دوست ہوں تو دشمن کی کیا ضرورت۔"حیا نے طنز کیا۔"

آہاں۔۔۔۔بہت خوب۔"زوئی بولی۔"

www.novelsclubb.com

اب تم دونوں کو کچھ پکانا کیا آ گیا ہے، مجھ بیچاری کو کیوں زلیل کروا رہی ہو۔" حیا" نے روانسی ہوتے ہوئے بولا۔

تو تم بھی سیکھ لو۔" مسز امان نے فرائز پلیٹ میں نکالتے ہوئے بولا۔"

"ماما۔۔۔۔"

کیا ماما۔۔۔ سیکھو نہ۔ یہ بھی تو تمہاری دوستیں ہی ہیں نہ۔" مسز امان نے حیا کی" کلاس لی

"مجھے کوئی شوق نہیں ہے سیکھنے کا۔۔"

آنٹی آپ ریسٹ کریں ہم دیکھ لیتے ہیں۔" ہزال نے ان سے چیزیں پکڑ لیں اور" انہیں بھیج دیا۔

www.novelsclubb.com

وہ سب ہنس دی اور تھوڑی دیر میں انہوں نے چائے اور ساتھ دوسرے لوازمات بنا لیے اور مسز امان کو وہ پہلے ہی بھیج چکی تھیں۔اب وہ ساری چیزیں لان میں لے گئیں اور اسی طرح ایک اور حسین شام، خوشیوں اور قہقہوں میں گزر گئی۔

---

3 سال بعد:

وہ بھاگتی ہوئی یونی کے کاریڈورز کو عبور کر رہی تھی اور اس کے پیچھے کوئی اور بھاگ رہا تھا۔ڈپٹہ گلے میں جھول رہا تھا اور ہاتھ میں کتابیں پکڑی وہ بھاگی جا رہی تھی جب اس کی زوردار ٹکر ہوئی اور اس کی کتابیں نیچے گر گئیں۔

آہ۔ اندھے انسان اچانک سے سامنے کیوں آ گئے؟"ہزال اپنی کتابیں اٹھاتی" ہوئی چیخی۔

"چھچھندر۔۔۔تم سے تو میں بعد میں نبٹو گی۔ابھی بس پروفیسر سے بچ جاوں۔"
ہزال نے مومن کو انگلی دکھاتے ہوئے وارن کیا۔

"جاؤ جاؤ دیکھ لوں گا۔پہلے کلاس میں تو پہنچو۔"

ہاں ہاں جا رہی ہوں اور تمہاری بھی تو کلاس ہے۔"ہزال نے پوچھا۔"

ادھر ہی جا رہا تھا پر ایک کالی بلی راستے میں آ گئی۔"مومن نے جیبوں میں ہاتھ
ڈالتے ہوئے اطمینان سے بولا۔

تمہیں تو۔۔۔"اس سے پہلے ہزال بات مکمل کرتی زوئی اسے کھینچتی ہوئی کلاس کی
طرف لے گئی اور مومن مسکراتا ہوا چل دیا۔

اتنی دیر سے کیوں آئی ہو تم دونوں۔؟"آئرہ نے ان دونوں سے دبی دبی آواز میں
پوچھا۔

آ رہے تھے تو راستے میں وہ نمونہ مل گیا تھا۔"زوئی نے اسے بتایا۔"

www.novelsclubb.com

کونسا نمونہ؟"حیا نے پوچھا اور اتنی دیر میں دروازہ کھلا، پروفیسے سمیت سب نے" اس جانب دیکھا۔

لو آ گئے نمونے!"ہزال نے بولتے ہوئے اشارہ کیا۔"

یہ کونسا وقت ہے کلاس میں آنے کا؟"پروفیسر نورانی نے غصے سے بولا۔"

سر دن کا وقت۔"ارحم نے ہمیشہ کی طرح الٹا جواب دیا اور ساری کلاس زور سے" ہنسی۔

شٹ اپ!"پروفیسر زور سے ڈھاڑے۔"

مومن، عیسیٰ، ارحم"یہ لاسٹ وارننگ ہے اگر آئندہ سے لیٹ آئے تو میں باہر" "نکال دوں گا۔

یس سر"وہ تینوں فرمانبرداری سے کہتے ہوئے اپنی سیٹوں کی جانب بڑھ گئے۔"

کسی دن واٹ لگے ان کی تو مزہ آ جائے۔"آئرہ نے ہاتھ مسلتے ہوئے بولا۔"

ایسے دن نہیں آئے ابھی۔"عیسیٰ بولا تو ان چاروں نے گردنیں موڑ کر ان تینوں" کو دیکھا جو ان کے بغل اولی لائن میں بیٹھے ہوئے۔

دفعہ کروان کو۔۔۔کلاس کے بعد میں دیکھ لیں گے۔ابھ بہت سے حساب باقی" ہیں۔"ہزال نے ان کی طرف دیکھتے ہوئے بولا اور وہ چاروں لیکچر سننے میں مصروف ہو گئیں۔

حیا سپر مارکیٹ تک گئی ہوئی تھی۔اور وہ مصروف سی چلتی جا رہی تھی اور ساتھ ہی لسٹ کو دیکھ رہی تھی جب اس کی نظر ایک معمر سی خاتون پر پڑی جو کافی پریشان لگ رہی تھیں۔اور بار بار نیچے پڑے شاپر کو دیکھ رہی تھیں۔

اسلام علیکم!"آنٹی کیا میں آپ کی کوئی مدد کر سکتی ہوں۔"حیا نے ان کے پاس" جا کر ادب سے پوچھا۔

نہیں نہیں بیٹا، بہت شکریہ "انہوں نے مسکراتے ہوئے بولا۔"

میں آپ کو دیکھ رہی تھی آپ کچھ پریشان لگ رہی تھیں تو میں نے پوچھ لیا۔"حیا" نے نرمی سے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

میں سبزیاں لینے آئی تھی اور میرا بیٹا پتہ نہیں کدھر غائب ہو گیا۔اور اوپر سے یہ" شاپر بھی پھٹ گیا ہے۔"انہوں نے حیا کو بتایا۔

آنٹی ایک منٹ روکیں میں آتی ہوں ابھی۔"حیا انہیں وہی چھوڑ کر مارکیٹ میں" بھاگتی ہوئی گئی اور تھوڑی دیر میں واپس آئی تو ہاتھ میں ایک کپڑے کا بیگ تھا۔

"آنٹی اس بیگ میں آپ کی چیزیں ڈال دوں۔یہ مضبوط ہے پھٹے گا نہیں جلدی۔" حیا نے اجازت لیتے ہوئے ان خاتون کی چیزیں ڈال دیں۔

بہت شکریہ بیٹی۔بہیت پیاری بیٹی ہو۔میری کوئی بیٹی نہیں ہے۔اگر ہوتی تو وہ تم جیسی ہوتی۔"ان خاتون نے پیار سے بولا تھا تو ان کی بات پر حیا مسکرادی۔

"آپ یہاں کھڑی رہیں گی اتنی دیر۔آپ کال کیوں نہیں کر لیتیں اپنے بیٹے کو۔"

"بیٹا میرا موبائل تو گھر پہ رہ گیا،اب انتظار کے علاوہ میں اور کچھ نہیں کر سکتی۔"

"آنٹی میرے پاس موبائل ہے آپ مجھے نمبر دیں میں کال کر دیتی ہوں۔"حیا نے موبائل نکالتے ہوئے بولا۔

"یہ لیں آنٹی آپ بات کر لیں۔"

"ہیلو!اذان کدھر ہو میں کب سے تمہارا انتظار کر رہی ہوں۔جلدی آؤ"

"شکریہ بیٹا۔اللہ تمہارے نصیب اچھے کرے۔"

"کوئی بات نہیں آنٹی یہ میرا فرض ہے۔"

"اذان میرا چھوٹا بیٹا ہے، بہت لاپرواہ ہے اور آج تو حد کر دی اس نے، آنے دو زرا اچھے سے کان کھینچتی ہوں اس کے۔"

"کوئی بات نہیں ایسا ہو جاتا۔"

"حیا بیٹا آپ کہاں رہتی ہو؟"

"میں اسی کالونی میں رہتی ہوں۔ سٹریٹ نمبر 17 میں۔"

"اچھا اچھا۔۔۔لو آ گیا اذان میں چلتی ہوں۔۔۔"

"اللہ حافظ۔۔"

www.novelsclubb.com

"ماما یہ پیاری سی لڑکی کون تھی۔؟" اذان نے بیک مرر میں حیا کو دیکھتے ہوئے بولا جواب مارکیٹ کی طرف جا رہی تھی۔

"بہت ہی سلجھی ہوئی شریف لڑکی تھی۔ اللہ ایسی اولاد سب کو دے اور تم جیسی تو نہ ہی دے کسی کو۔"

"ہاہاہاہاہاماما آپ بھی نہ. ویسے نام کسی تھا اس کا۔؟"

حیا۔۔حیا نام تھا اس کا اور ہاں جس نمبر سے میں نے تمہیں کال کی تھی وہ نمبر مجھے "بھیج دو۔

"حیا۔۔۔ہمم اچھا نام ہے۔۔۔آپ نے کیا کرنا ہے۔۔؟"

اذان نے اپنی ماما کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔

". بہت اچھی لڑکی تھی، میری مدد کی۔۔۔مجھے کافی پسند آئی وہ"

"ہمم اوکے میں بھیج دوں گا۔۔"

میرا دل کیا میں اس بچی کو اپنے ساتھ ہی لے آوں۔۔۔وہ بالکل مجھے اپنی بیٹی "لگی۔

ماما آپ بھی نہ۔۔۔"اذان ہنس دیا۔"

www.novelsclubb.com

b

آج کے لیے اتنا ہی اور کوئی سوال۔؟"پروفیسر نے لیکچر ختم کرتے ہوئے بولا۔

"سر پروجیکٹ کے لیے ہمیں کتنا ٹائم ملے گا۔؟"مومن نے ہاتھ بلند کیا۔

"ہنہہ دیکھو پوچھ تو ایسے رہا ہے جیسے پہلے تو سارے کام ٹائم سے کر کے لاتا ہے۔" ہزال نے طنزیہ مسکراتے ہوئے بولا تو وہ تینوں ہنس دیں۔

www.novelsclubb.com

"پندرہ دن۔۔"

"سر یہ ٹائم تو تھوڑا نہیں ہے۔"ہزال نے ہاتھ اوپر کیا۔

"نہیں آپ لوگ گروپس میں کام کریں گے۔ لسٹ بورڈ پر لگ چکی ہے اور آپ لوگ دیکھ سکتے ہیں۔" پروفیسر یہ کہہ کر چلے گئے اور وہ چاروں نوٹس بورڈ کی جانب بڑھیں۔

"What the hell is this yar..."

حیا نے سر پہ ہاتھ مارتے ہوئے بولا اور باقی تینوں نے حیرانگی سے اس کے چہرے کو دیکھا۔

"ہوا کیا ہے؟" ہزال نے پوچھا۔

"ہم لوگوں کا گروپ سات لوگوں پہ مشتمل ہے اور اب پوچھو اس میں کون کون ہے۔؟"

"کون کون؟"

"ہزال ابراہیم، حیا امان، زوئی سرفراز، آئرہ شایان۔۔۔" حیا روک گئی۔۔۔

"آگے بولو اور باقی کے تین لوگ کون ہیں۔؟"آئرہ نے تجسس کے مارے پوچھا۔

"مومن احمد خاں،ارحم شیرازی اور عیسیٰ بخاری۔۔۔۔"حیا نے ان کے سر پہ بم پھوڑا۔

"یہ کیا بدتمیزی ہے یار۔۔۔۔میں نہیں کرنا ان کے ساتھ کام۔۔"زوئی نے رونا ڈالا۔

"کچھ نہیں ہوتا ایڈجسٹ کر لو۔۔۔"حیا نے مشورہ دیا۔

"چلو ہم لوگ تو ایڈجسٹ کر لیں پر ہزال اور مومن کا کیا۔؟"آئرہ نے ہنستے ہوئے بولا۔

www.novelsclubb.com

"اب بھول جاؤ پروجیکٹ کو بس ٹام اینڈ جیری کا شو دیکھو۔"زوئی نے ہنستے ہوئے بولا۔

"تم لوگ بس کرو اب۔۔۔"ہزال نے ان سب کو گھوری سے نوازا۔

"ہیلو۔۔۔"ان چاروں نے ایک ساتھ سامنے دیکھا، نمونوں کا ٹولہ ان کے سامنے کھڑا تھا۔

"تم لوگوں نے نوٹس بورڈ تو دیکھ لیا ہوگا، چونکہ اب ہم ایک گروپ ہیں اور ہمیں ساتھ کام کرنا ہے۔"

"بدقسمتی سے۔"ہزال نے مومن کی بات میں لقمہ دیا۔

"تو اب کیفے چلیں یا لائبریری تاکہ کام کی بات کر سکیں۔"ارحم نے سب سے پوچھا۔

"کیفے چلتے ہیں صبح سے کچھ کھایا بھی نہیں اور اوپر سے اب یہ پروجیکٹ کی مصیبت۔"آئرہ نے معصوم سی شکل بناتے ہوئے بولا تو وہ سب کے سب کیفے کی جانب بڑھ گئے۔

"سب سے پہلے تو ہم سب مل کر کام کریں گے۔"مومن نے بات کا آغاز کیا۔

"دوسری بات کوئی بھی لڑائی نہیں کرے گا۔"اب کی دفعہ عیسیٰ بولا۔

"اوکے۔۔۔"سب نے ایک ساتھ بولا۔

"تواس پروجیکٹ کولیڈ کون کرے گا۔؟"آئرہ نے سوال کیا۔

"ہمممم۔۔ہزال"زوئی نے ہزال کانام لیا۔

"مومن ٹھیک رہے گا۔"ارحم بولا۔

"نہیں ہزال۔"حیابولی۔

"مومن"

"ہزال"

"مومن"

"ہزال"

www.novelsclubb.com

"بس یہ کیا ہزال مومن، ہزال مومن لگایا ہوا ہے۔۔چپ کر جاو۔"ہزال نے ٹیبل پہ ہاتھ مارتے ہوئے تو سب اچانک سے چپ ہو گئے۔

"ایک کام کرتے ہیں۔۔۔ہم دونوں کو ہی لیڈر بنا دیتے۔۔۔اس طرح سے شاید یہ دونوں مل کر کام کریں اور ان کی لڑائیاں بھی کم ہو جائیں۔"ارحم نے مشورہ دیا اور مومن نے اپنے دوست کو دیکھا۔

"ہاں یہ ٹھیک ہے۔۔۔"آئرہ اور حیا نے حامی بھری۔

"چلو ٹھیک ہے۔۔میں تیار ہوں پر اس جنگی بلی کو بھی سمجھا دو میرے ساتھ فضول لڑنے کی ضرورت نہیں ہے۔"مومن نے کافی کا گھونٹ بھرتے ہوئے بولا۔

"اچھا مجھے تو جیسے بڑا شوق ہے نہ تم سے لڑنے کا۔"ہزال نے مومن کو آنکھیں دکھاتے ہوئے بولا۔

"لگتا تو کچھ ایسا ہی ہے۔"مومن نے پر سکون لہجے میں جواب دیا۔

"ہنہہ۔۔آیا بڑا چھچھوندر کہیں کا۔"

"یہ اب دیکھ لو اس کو مجھے کیسے گھور رہی ہے جیسے ابھی کھا جائے گی۔"مومن نے ہزال کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا۔

"اتنے تم رہتے نہیں کوئی چاکلیٹ جو میں تمہیں کھا جاؤں گی۔۔۔"

"چاکلیٹ سے کم بھی نہیں ہوں"مومن نے شوخی مارتے ہوئے بولا۔

"ہنہ کریلے سے بھی برے ہو۔۔۔اود مجھے نفرت ہے کریلے کے نام سے بھی۔"

"آؤا چھا سچی میں۔۔۔"مومن نے ہنستے ہوئے بولا۔اور ہزال نے اسے گھوری سے نوازا۔

www.novelsclubb.com

جنت اور وردہ دونوں ہزال کے روم میں بیٹھی ہوئی اس کا انتظار کر رہی تھیں۔اور ہزال ابھی کمرے داخل ہوئی تو ان دونوں کو دیکھ کر ٹھٹکی۔اور آ کر کرسی پہ بیٹھ گئی اور ان شیطان کی آنتوں کو دیکھنے لگ گئی، جو نا جانے کونسی کھچڑی پکا رہی تھیں۔

"اوئے کیا کر رہی ہو تم دونوں ادھر؟"ہزال نے آبرو اچکاتے ہوئے پوچھا۔

"ہزال یہ جنت کی کمپلین آئی ہے سکول سے اور پرنسپل نے صبح گھر سے بلایا ہے کسی کو۔"وردہ جو کہ ابھی ابھی ٹین ایج میں داخل ہوئی تھی، بڑوں کی طرح بول رہی تھی۔

"ہزال تم چلو نہ میرے ساتھ صبح اور یہ وردہ کہہ رہی ہے میں ماما کو بتا دوں گی۔"

جنت نے منہ بناتے ہوئے بولا۔

"سب سے پہلے آپی بولا کرو اور دوسری بات میں خود ماما کو بتاؤں گی یہ بات۔۔"

"نہ بتاؤ پلیز۔۔۔۔"جنت نے منت کی۔

"یہ تو بتاؤ کر کے کیا آئی ہے؟"ہزال نے وردہ سے پوچھا۔

"اپنی کلاس فیلو کے ساتھ کچھ کر کے آئی ہے۔"وردہ نے کندھے اچکاتے ہوئے بولا۔

"تو مس جنت کیا آپ خود بتانا پسند کریں گی۔"

"وہ اس لڑکی نے میری نوٹ بک کا پیج پھاڑا تو میں نے بھی اس کا پیج پھاڑ دیا بس۔۔"

"جھوٹ اب آگے بتاؤ بات۔۔۔پوری بات کیا ہوئی تھی۔"ہزال نے اسے گھورتے ہوئے پوچھا۔

"پھر اس نے دوبارہ میرا پیج پھاڑا تو میں نے اس کی نوٹ بک ہی اٹھا کے ڈسٹ بن میں پھینک دی۔"

www.novelsclubb.com

"ہاہاہاہاہا۔۔۔تم نے سچ میں اس کی نوٹ بک ڈسٹ بن میں پھینک دی۔"ہزال جنت کی بات پہ ہنس دی کیونکہ وہ اس قدر فخر سے بتا رہی تھی جیسے کوئی بہت بڑا کام کر کے آئی ہو۔

"ہاں نہ۔۔۔اس کے بعد اس نے میرے منہ پہ ایک تھپڑ مارا۔"

"پھر۔"ہزال نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔

"پھر کیا ہونا تھا میں نے رول نمبر ٹو یاد کیا۔۔۔جو آپ مجھے ہمیشہ سکھاتی تھیں۔ میں نے بھی رکھ کے چار تھپڑ اس کے منہ پہ مار دیے۔"

"آہ تم نے واقع میرا رول نمبر ٹو اپنایا۔۔اوہ واہ یعنی تمہیں یاد تھا کوئی ایک مارے آگے سے چار مارنی۔"ہزال نے ہنستے ہوئے بولا۔

"ہاں"جنت نے کندھے اچکاتے ہوئے بولا۔

"ویری گڈ۔۔۔ایم پراوڈ آف یو۔"ہزال نے ہنستے ہوئے بولا کیونکہ یہ اسی کی سکھائی ہوئی چیزیں تھیں کیونکہ وہ اپنی بہنوں کو بھی اپنے جیسا بنانا چاہتی تھی۔

"چلو ٹھیک ہے میں صبح آجاؤں گی تمہارے سکول۔۔۔اور دیکھ لوں گی۔اب تم دونوں جاؤ اور سو جاو۔"

"اوکے گڈ نائٹ۔۔۔۔"

"ہزال یہ وردہ کو منع کر دو یہ ڈیڈ کو بتادے گی۔"

"پھر سے ہزال۔۔۔تم نو سال کی ہو میں بیس کی شرم نہیں آتی ہزال بولتے ہوئے۔اور یہ نہیں بتائے گی کسی کو"

"شرم وہ کیا ہوتی ہے۔۔۔۔"جنت نے دانت نکالتے ہوئے بولا۔

"چلو چلو زیادہ زبان نہ چلاؤ اور جاو یہاں سے۔۔۔"ہزال نے دروازے کی جانب اشارہ کرتے ہوئے بولا اور خود بستر پہ لیٹ گئی۔

www.novelsclubb.com

ہزال، زوئی، آئرہ اور حیا گراؤنڈ میں بیٹھی ہوئی باتوں میں مصروف تھیں جب اسے گروپ میں میسج موصول ہوا۔

"اوئے چلو اٹھو وہ نمونے لائبریری میں بلا رہے ہیں! پروجیکٹ کے لیے کچھ انفارمیشن ڈھونڈنی ہے۔" ہزال نے ان سب کو اطلاع دی۔

"ارے یاران کی جانوں کو سکون نہیں ہوتا کبھی کہیں، کبھی کہیں، بس جلدی جلدی یہ پروجیکٹ ختم ہو اور جان چھوٹے۔" زوئی نے بیزاری سے کہتے ہوئے بیگ اٹھایا۔

www.novelsclubb.com

"اچھا اب چلو کوشش کریں گے کہ آج آدھا کام ختم کر لیں۔" ہزال نے حیا کو کھینچتے ہوئے کھڑا کیا اور وہ چاروں ایک ساتھ لائبریری کی طرف چل دیں۔ جہاں پر کونے والی میز پر عیسیٰ بیٹھا لیپ ٹاپ پہ مصروف تھا۔ وہ چاروں اس جانب بڑھ گئیں۔

"ہیلو۔۔ مسٹر پڑھاکو۔۔!" آئرہ نے شوخ انداز میں بولا اور کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گئیں۔

"وہ تمہارے چمچے کدھر ہیں۔؟" زوئی نے سوال پوچھا۔

"ادھر ہی تھے۔ وہ کلاس روم سے کچھ لینے گئے تھے۔ آتے ہوں گے تب تک تم لوگ یہ کتابیں دیکھو۔" عیسیٰ نے ان کا دھیان میز پر پڑی ہوئی کتابوں کی طرف دلایا۔ اور سب کی سب کتاب میں مصروف ہو گئیں۔

"ابے یار آدھا گھنٹہ ہو گیا ہے، یہ چھچھوندر اور اس کا چمچہ ابھی تک نہیں آئے۔" ہزال نے بیزاری سے گھڑی کو دیکھتے ہوئے بولا۔

"عجیب بات ہے وہ ابھی تک نہیں آئے! میں فون کرتا ہوں۔" عیسیٰ نے جیب سے فون نکال کر مومن کو ملایا مگر لائن مصروف تھی۔

"کیا ہوا؟" ہزال نے آبرو اچکاتے ہوئے بولا۔

"فون نہیں اٹھا رہا وہ۔۔ایک امپورٹنٹ فائنل لینے گئے تھے۔"

"چلے گئے ہوں گے کہیں آوارہ گردی کرنے۔"زوئی نے طنزیہ لہجے میں بولا۔

"نہیں میرا خیال ہے ہمیں چیک کر لینا چاہیے۔کہیں کوئی پابلم نہ ہو گئی ہو۔"عیسیٰ نے کرسی سے اٹھتے ہوئے بولا۔

"ایک منٹ رکو میں بھی چلتی ہوں تمہارے ساتھ۔"ہزال بھی عیسی کے ساتھ ہی لائبریری میں سے نکلی۔اور وہ چلتے ہوئے دوسرے کاریڈور میں پہنچے تو وہاں پر کافی رش تھا وہ دونوں بھاگتے ہوئے وہاں تک پہنچے جہاں پر ارحم اور مومن کی لڑائی ہو رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"مومن کیا ہوا؟"ہزال نے فکر مندی سے پوچھا۔

"تم لوگوں کی لڑائی کس سے ہوئی اور کیوں ہوئی۔؟"عیسیٰ نے پوچھا۔

"کچھ نہیں ہوا یار۔۔وہ ہم فائنل لینے آئے تھے تو فاہد لوگوں نے وہ فائنل اٹھالی ہوئی تھی۔اور جب ہم نے مانگی تو تھوڑی منہ ماری ہو گئی۔"مومن نے ہونٹ کو صاف کرتے ہوئے بولا جہاں پہ نیلاہٹ واضح تھی۔

"پر ایسی کیا بات ہو گی کہ تم لوگ لڑنے لگ گئے۔"عیسیٰ نے غصے سے بولا۔

"بس ایسے ہی کچھ نہیں ہوا۔اب چلیں کام بھی کرنا ہے۔"مومن نے ہاتھ سے چلنے کا اشارہ کرتے ہوئے بولا تو ہزال کی نظر اچانک سے مومن نے دائیں بازو پر پڑی۔

"یہ کیا ہوا ہے۔؟"ہزال نے اس کا بازو پکڑتے ہوئے پوچھا۔

"چھوڑو کچھ بھی نہیں ہے۔۔"

"نہیں ادھر دکھاو۔۔یہ اتنی بری طرح سے سکن کیوں پھٹی ہے۔کیا لگا ہے یہاں پہ۔"ہزال نے غور سے دیکھتے ہوئے بولا۔

"پتہ نہیں۔۔"

"چلو میرے ساتھ ابھی۔۔"ہزال مومن کو کھینچتے ہوئے لے گئی اور جا کر اسے بینچ پر بٹھایا۔

"ادھر دکھاو اپنا بازو۔۔"ہزال نے مومن کا بازو پکڑا اور اس پر سے صاف پانی بہایا۔اور ٹیشو سے آہستہ آہستہ صاف کیا۔

"تم مجھے نہیں بتاؤ گے کہ یہ چوٹ کیسے لگی؟"ہزال نے مومن کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔

"اتنا تو مجھے پتہ ہے کہ یہ کسی لڑکی کے ناخنوں کی وجہ سے لگی ہے."ہزال نے سنجیدگی سے بولا۔

"واہ تمہیں تو بڑا پتہ ہے جیسے روز کا کام کے تمہارا۔"مومن نے اس کی بات کو مزاق میں اڑایا۔

"مومن۔۔۔بات کو بدلو نہیں، مجھے نام بتاؤ اس لڑکی کا۔"ہزال نے غصے سے بولا تو مومن کی ہنسی سمٹی۔

"کیا کرو گی، جو ہونا تھا ہو گیا۔ویسے بھی میں مر دہوں مجھے درد تھوڑی ہوتا ہے ۔چلِ کرو۔"

"چپ کرو کیوں مرد انسان نہیں ہوتے، کیا مردانگی بے حس ہونے سے آتی ہے۔ اور میں جانتی ہوں کہ ناخن لگنے سے کتنی درد ہوتی ہے۔"ہزال کی آواز بھرانے لگ گئی تھی۔

"ہمممم۔۔۔ہوئی تھی۔"

"تو تم مجھے بتا کیوں نہیں رہے؟"

"کیا کروں گا بتا کہ تم ایسے ہی اس لڑکی کا جینا حرام کر دہ گی۔"

www.novelsclubb.com

"مجھے بتاؤ اس کا نام، اس کی ہمت بھی کیسے ہوئے تمہیں ہاتھ لگانے کی، نہیں بتانا تو نہ بتاؤ میں ارحم سے پوچھ لیتی ہوں۔"

"رک جاؤ اکٹھے چلتے ہیں." مومن نے اٹھتے ہوئے بولا۔

"بتاؤ مجھے اس کا نام۔۔۔" ہزال نے چلتے ہوئے مومن سے پوچھا۔

"آف کتنی ضدی ہو تم، جان چھوڑ دو۔" مومن نے ماتھے پہ ہاتھ مارتے ہوئے بولا۔

"ہائے مومن۔۔۔ کیسے ہو؟" سعدیہ نے شوخ انداز میں پوچھا۔ ہزال حیرانگی سے اسے دیکھ رہی تھی اور مومن کی شکل کو۔

"تمہارے سامنے تو کھڑا ہے، بالکل ٹھیک ٹھاک۔" ہزال نے طنزیہ انداز میں بولا۔

"ہاں وہ تو مجھے بھی نظر آ رہا ہے، بازو کام کر رہا تمہارا؟"

"ایک منٹ،ایک منٹ۔۔۔۔کیااس نے مارے ناخن؟"ہزال نے مومن کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔

"چلو یہاں سے۔۔"مومن نے اسے چلنے کا بولا۔

"ہاں میں نے ہی مارے تھے اور تمہیں کیا مسئلہ ہو رہا ہے مس ہزال؟"سعدیہ نے ہنستے ہوئے بولا اور ہزال اس کی بات سن کر لال پیلی ہو گئی۔

"کیا کہا۔۔مجھے کیا مسئلہ ہے! تمہیں کو میں بتاتی ہوں کیا مسئلہ ہے۔"ہزال نے ایک زوردار تھپڑ سعدیہ کے منہ پر مارا اور اس کے اچانک تھپڑ مارنے کی وجہ سے سب لوگ بوکھلا گئے۔

www.novelsclubb.com

"تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی اسے ٹچ کرنے کی ہاں بولو۔"ہزال غرائی تھی۔

"ہزال پاگل ہو گئی ہو، چلو یہاں سے"مومن نے ہزال کا بازو پکڑنا چاہا مگر اس نے جھٹک دیا جبکہ سعدیہ پھٹی ہوئی آنکھوں سے ہزال کو دیکھ رہی تھی۔

"تم نے مجھے تھپڑ مارا۔۔۔مجھے۔" سعدیہ ٹرانس می سی کیفیت میں بولی۔

"ہاں تمہیں مارا، ابھی تو اور ماروں گی۔ تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی اسے مارنے کی ۔"

"دوبارہ ماروں گی کیا کر لو گی تم۔۔" سعدیہ پھنکارتے ہوئے بولی اور اس نے ہزال کے تھپڑ مارنا چاہا مگر اس کا ہاتھ ہوا میں ہی رہ گیا کیونکہ ہزال اس کا ہاتھ پکڑ چکی تھی۔

"اب تم مجھے مارو گی۔۔یعنی ہزال ابراہیم کو۔" ہزال نے اس کا بازو مروڑتے ہوئے بولا اور اپنے ناخن اس کے بازو میں گاڑھے جس کی وجہ سے اس کی چیخ نکلی۔

"ہزال چھوڑو اسے پاگل مت بنو۔" مومن نے اسے کھینچتے ہوئے سعدیہ سے دور کیا۔

"چھوڑو مجھے۔۔آج میں اس کا منہ توڑ کے ہی سانس لوں گی۔"ہزال نے خود کو چھڑوانا چاہا مگر مومن کی گرفت مضبوط تھی۔

"سعدیہ چلو یہاں سے۔"اس کی دوست نے اسے کھینچتے ہوئے بولا تو وہ بھی چل دی۔

"مومن بس ایک منٹ کے لیے چھوڑو مجھے۔۔۔۔۔"ہزال نے چیختے ہوئے بولا اور خود کو چھڑوانے کی کوشش کر رہی تھی۔

"ہزال ہوش میں آو۔۔۔بس کرو"مومن نے دھارتے ہوئے بولا تو ہزال کے ہاتھ رک گئے اور اچانک سے آنکھوں میں نمی اتر آئی۔

"مجھے پتہ ہے تمہیں اس پر غصہ آرہا ہے مگر اب کیا تم اس کی جان لے لو گی۔" مومن نے سمجھانے کے لہجے میں بولا۔

"ہاں لے لوں گی۔اگر وہ میرے دوستوں کو نقصان پہنچائے گی تو لے لوں گی۔"
اس کی آنکھوں سے آنسو ٹپکنے لگی گئے۔

"اب رو کیوں رہی ہو۔مجھے تمہاری سمجھ نہیں آتی کبھی میری جان کی دشمن بن جاتی ہو کبھی میری خاطر کسی اور کی جان کی دشمن بن جاتی ہو۔"

"اب زیادہ شوخے مت ہوا گر تمہاری جگہ پر میرا کوئی بی دوست ہوتا تو میں ہیں کرتی۔"ہزال اپنی ٹون میں واپس آئی۔

"اچھا چلو چلیں اب۔گھر ہی چلو،آج کے لیے کافی ہو گیا ہے۔"

"تم کچھ لگا لینا زخم پہ۔"ہزال نے فکر مندی سے کہا۔

"کچھ زیادہ ہی فکر نہیں ہو رہی میری۔"مومن نے شوخ لہجے میں پوچھا۔

"ٹھرکی۔۔۔"ہزال نے مومن کے بازو پہ مکا رسید کیا۔اپنے لیے نیا لقب سن کر مومن کا جان دار قہقہہ فضا میں گونجا۔۔

ہزال شیشے کے سامنے کھڑی اپنے بال سکھا رہی تھی اور بال سکھاتے ہوئے اسے کچھ یاد آیا اور اس نے اپنا فون اٹھایا اور کان کو لگایا۔

"ہیلو آئرہ آج میں یونی لیٹ آؤں گی، تو میری اپرا کسی لگوا دینا۔"

"کیوں لیٹ آؤ گی۔؟" دوسری جانب سے آواز ابھری۔

"وہ مجھے جنت کے سکول جانا ہے، وہ پھر سے کوئی مسئلہ کر آئی ہوئی ہے۔ تو پرنسپل نے بلایا ہے۔"

www.novelsclubb.com

"واہ واہ وہ بالکل تمہاری کاپی ہے۔۔۔اف خیر چھوڑو اب اسے ڈانٹنا نہ۔" آئرہ نے ہنستے ہوئے بولا۔

"میں کیوں ڈانٹوں گی بھلا۔۔۔ غلطی اس اکیلی کی نہیں تھی۔"

"اچھا ٹھیک ہے۔۔اب جلدی آجانا،لروجیکٹ کو بھی فائنل ٹچ دینا ہے۔"

"ارے یار۔۔۔یہ پروجیکٹ نہ۔۔"ہزال نے ماتھے پہ ہاتھ مارتے ہوئے بولا اور فون کور کھ کر وہ مصروف ہو گئی۔دس منٹ بعد وہ تیار کھڑی آئینے میں اپنا جائزہ لے رہی تھی۔نیلے رنگ کا کھلا پاجامہ اور ہم رنگ ہی لمبی قمیض،اور کانوں میں چھوٹے چھوٹے جھمکے پہنے وہ اچھی لگ رہی تھی۔

"کیا میں آجاؤں"ہزال نے پرنسپل کا دروازہ نوک کر کے اجازت مانگی۔

"جی جی آئیں۔آپ بیٹھیں ادھر۔"پرنسپل نے سامنے والی کرسی کی جانب اشارہ کیا تو ہزال سلیقے سے براجمان ہو گئی۔

"آپ جنت ابراہیم کے گھر سے آئی ہیں۔"

"Yes,Am hazal Ibrahim.

Am her edler sister."

www.novelsclubb.com

ہزال نے مسکراتے ہوئے اپنا تعارف کروایا۔

"دوسری بچی کے پیرنٹس بھی آتے ہوں گی۔تو بہتر ہو گا کہ ان کے سامنے ہی بات ہو جائے۔"

"جی ضرور۔!"اتنی دیر میں دروازہ بجا اور ایک درمیانی عمر کا مرد اندر داخل ہوا ۔دیکھنے میں کافی امیر لگ رہے تھے۔اور غرور چہرے سے عیاں ہو رہا تھا۔

"ہیلو مسٹر طاہر۔۔"پرنسپل نے کھڑے ہو کر بڑی گرم جوشی سے ہاتھ ملایا جبکہ ہزال نے کرسی سے اٹھنے کی زحمت نہ کی۔وہ اس پر ایک نگاہ ڈال کر بیٹھ گئے۔

"ان سے ملیے یہ ہیں مسٹر طاہر اس شہر کے مشہور بزنس مین۔"

"ہمم."ہزال نے بے زاری سے جواب دیا۔

"اور یہ ہیں ہزال ابراہیم۔"

"میرا خیال ہے کہ کام کی بات کرنی چاہیے۔"ہزال نے پرنسپل کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔

"جی جی۔تو مسئلہ یہ ہے کی جنت اور مائدہ دونوں کی کافی دنوں سے لڑائی چل رہی ہے اور اب کافی زیادہ پابلمز ہو رہی ہیں۔اور یہ سب جنت کی وجہ سے ہو رہا ہے۔"

"آپ کیا کہنا چاہتے ہیں کہ میری بہن نے مسئلہ کیا ہے تو ان کی بیٹی کے بارے میں کیا خیال ہے۔میری بہن فضول میں کیوں کسی کو تنگ کرے گی۔"ہزال نے مضبوط لہجے میں بولا۔

www.novelsclubb.com

"کچھ دن پہلے گروانڈ میں جنت نے مائدہ کے منہ پر چار تھپڑ مارے تھے."مسٹر طاہر نے ہزال کے جانب دیکھتے ہوئے بولا۔

"پھر آپ کو یہ بھی پتہ ہو گا کہ کیوں مارے تھے؟اگر نہیں پتہ تو میں بتائے دیتی ہوں۔"ہزال نے پرسکوں لہجے میں جواب دیا۔

"مائدہ نے بھی تھپڑ مارا تھا مگر جنت نے چار تھپڑ مار دیے۔" پرنسپل نے بتایا۔

"بہت اچھا کیا جنت نے، کیونکہ شرواعات آپ کی بیٹی نے کی تھی اور وہ ان چار تھپڑوں کی حق دار تھی۔" ہزال نے فخریہ لہجے میں بولا اور وہ دونوں حیرت سے ہزال کی جانب دیکھ رہے تھے۔

"لیکن آپ کو کوئی تمیز سکھانی چاہیے اپنی بہن کو۔"

"میرا خیال ہے کہ آپ کی بیٹی کو اس کی زیادہ ضرورت ہی کیونکہ میری بہن میں الحمدللہ بہت تمیز ہے۔ اور دوسری بات یہ تمام چیزیں میں نے خود سکھائیں ہیں اسے۔"

www.novelsclubb.com

"یہ کیا سکھا رہی ہیں آپ۔۔ کچھ اچھا تو سکھا نہیں رہیں جو ایسے فخر سے بول رہی ہیں۔"

"مسٹر طاہر۔۔میرا نہیں خیال اینٹ کا جواب پتھر سے دینا کوئی معیوب بات ہے۔شاید آپ کے لیے ہو مگر میرے لیے نہیں ہے۔"

"میرا خیال ہے اب مجھے چلنا چاہیے۔"ہزال نے اٹھتے ہوئے بولا۔

"جی ضرور۔"

"امید ہے آپ اپنی بیٹی کو سمجھا دیں گے کہ میری بہن سے دور رہے ورنہ پھر سے مار کھا کر جائے گی۔"ہزال نے گلاسز چڑھائی اور طنزیہ ہنستے ہوئے واک آؤٹ کر گئی۔اور پیچھے وہ اس لڑکی کو دیکھ کر سوچ میں پڑھ گئے۔وہ اپنے نام کی ایک ہی تھی۔

www.novelsclubb.com

ہزال پرنسپل کے آفس سے نکلتی ہوئی سیدھا اپنی گاڑی کی جانب آئی۔اور اپنا بیگ فرنٹ سیٹ پر پھینکا اور خود ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گئی۔دس منٹ بعد اس نے اپنی سیاہ گاڑی پارکنگ میں کھڑی کی اور ایک شان سے باہر نکلی اور مضبوط قدموں کے ساتھ چلتی ہوئی اپنی کلاس کی جانب بڑھ گئی۔

"واہ واہ آگئی یاد یونی کی بھی۔"زوئی نے اسے دیکھتے ہی طنز کیا۔

"ہاں آ ہی گئی۔۔۔"ہزال نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"لیٹ کیوں آئی ہو؟اتنی مشکل سے اپرا کسی لگوائی تھی تمہاری۔"زوئی نے ہزال کو گھورتے ہوئے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"بس میرا دل کر رہا تھا لیٹ آنے کو تو آگئی۔"ہزال نے دانتوں کی نمائش کرتے ہوئے بولا۔

"ایک تو یہ تمہارا دل کسی دن میں نے نکال دینا ہے۔" زوئی نے دانت پیستے ہوئے بولا۔

"ہائے ظالم عورت۔" ہزال نے ڈرامائی انداز میں کہا۔

"ویسے ایک بات تو بتاؤ آج اتنے لشکارے کیوں مار رہی ہو؟" حیا نے اس کی تیاری کو دیکھتے ہوئے چوٹ کی۔

"آج یہ نہائی ہے نہ ایک سال بعد اس لیے۔" آئرہ نے جھٹ سے جواب دیا جس پر وہ تینوں ہنس دیں۔

"ہر کسی کو اپنے جیسا کیوں سمجھتی ہو۔۔بی بی۔" ہزال نے آخری لفظ پہ زور دیتے ہوئے بولا۔

"جنت کے سکول گئی تھی میں آج؟"

"کیوں پھر سے ڈال دیا کوئی پنگا اس نے۔" زوئی نے ہنستے ہوئے پوچھا۔

"ہاں یار۔۔۔پر بہت اچھا کیا اس نے۔۔۔بہت اچھے سے واٹ لگا کہ آئی۔"ہزال نے فخریہ انداز میں جنت کی ساری باتیں انہیں بتائی اور وہ سب کی سب ہنس ہنس کے پاگل ہو گئیں تھیں۔

"قسم سے بہت ایٹیٹیوڈ ہے اس چھوٹی میں بھی۔"آئرہ نے ہنستے ہوئے کہا۔

"بہن خاندانی ہے۔۔۔۔مجھ سے لیا ہے اس نے۔"ہزال نے فخریہ کالر جھاڑتے ہوئے بولا۔

"ہاں یہ تو ماننا پڑے گا۔"آئرہ نے ہزال کی تائید کی۔

"یہ تو بتاؤ پرنسپل نے کیا بولا۔؟"حیا نے تجسس کے مارے پوچھا

"ارے یار کیا کہنا تھا وہی پرانی گھسی پٹی باتیں۔اور جو دوسری بچی کے والد تھے جو کوئی اچھے خاصے امیر انسان تھے۔مجھ پر دھونس جمانے کی کوشش کر رہے تھے۔ہاہاہاہا۔

پھر میں بھی اچھے سے سنا کہ آئی ان کو۔۔۔۔۔ قسم سے شکل دیکھنے والی تھی ان دونوں کی جب میں اٹھ کہ آئی۔" ہزال نے جاندار قہقہ لگایا تو وہ سب بھی ہنس دیں۔

"اصل میں وہ جانتے نہیں تھے کہ سامنے بیٹھی یہ ہستی کون ہے!" زوئی نے ہنستے ہوئے ہزال کے ہاتھ پہ ہاتھ مارا۔

اتنی دیر میں پروفیسر کلاس میں داخل ہو گئے اور انہوں نے لیکچر سٹارٹ کیا تو وہ چاروں لیکچر لکھنے میں مصروف ہو گئیں۔

«««««««««««««««««««««

اذان صوفے میں دھنسا ہوا فٹ بال میچ دیکھنے میں مصروف تھا۔اور ساتھ ساتھ چپس بھی منہ میں ٹھونس رہا تھا۔جب اس کی امی ٹی لاونج میں داخل ہوئیں۔

"اذان بیٹا!"

"جی ماما۔"

"تم نے وہ نمبر سینڈ نہیں کیا مجھے۔۔۔؟"

"ماما کیا ہو گیا ہے آپ کو۔۔۔؟"اذان نے چڑتے ہوئے اپنی ماما کی طرف دیکھا۔

"بس مجھے وہ بچی بہت اچھی لگی ہے۔۔۔میں چاہ رہی ہوں اس سے بات کروں, شاید اس کے گھر کا چکر بھی لگاوں۔تم مجھے ابھی اس کا نمبر سینڈ کرو۔"

"یہ لیں بھیج دیا ہے۔"اذان نے نمبر سینڈ کرتے ہوئے بولا۔

"کوئی احسان نہیں کیا۔"

www.novelsclubb.com

"آپ ویسے کس کام کے لیے جانا چاہ رہی ہیں.؟"

"بس اس کی فیملی سے ملوں گی۔۔۔تمہیں کیا مسئلہ ہو رہا ہے میرے جانے سے۔"

"نہیں نہیں مجھے کیا مسئلہ ہو گا۔۔۔۔مجھے کیا چاہے جو مرضی کریں، رشتہ مانگیں یا منگنی کریں مجھے کیا اعتراض بھلا۔میرا کیا لینا دینا" اذان جنجھلاتا ہوا واپس سے ٹی وی کی طرف متوجہ ہوا۔

"ہونا بھی نہیں چاہیے۔؟" وہ یہ کہتی ہوئی اٹھ گئیں اور اپنی دوست کو فون کیا اور حیا کے بارے میں اور انفارمیشن نکلوانی شروع کر دیں کیونکہ وہ انہیں پہلی نظر میں ہی بھا گئی تھی۔

لیکچر ختم ہوتے ہی وہ چاروں کیفے کی جانب بڑھ گئیں۔اور راستے میں ایک دوسرے کو تنگ کرتے اور پاگلوں کی طرح ہنستے ہوئے چل رہی اور ہر کوئی ایک دفعہ ان کو مڑ کر ضرور دیکھتا تھا۔وہ کیفے میں پہنچ چکی تھیں جہاں پر وہ نمونوں کا ٹولہ انہی کا انتظار کر رہا تھا۔ایک ساتھ کام کرنے کی وجہ سے ان میں دوستی ہو گئی تھی مگر نوک جھوک ہوتی رہتی تھی۔

"ہیلو! نمونوں" ہزال نے اپنے مخصوص انداز میں بولا۔

"ہائے چڑیلوں!" مومن نے بھی اسی کے انداز میں بولا مگر ہزال کو چڑیل کہنا جائز نہیں تھا آج وہ کچھ زیادہ ہی حسین لگ رہی تھی۔

"تو ہمارا پروجیکٹ ختم ہوا اور سبمٹ بھی ہو گیا۔" ارحم نے خوش ہوتے ہوئے بولا۔

"شکر الحمدللہ۔" حیا نے لمبا سانس بھرتے ہوئے کہا۔

"اب اللہ کرے رزلٹ بھی اچھا آجائے ہمارا۔" آئرہ نے فکر مندی سے بولا۔

"انشاللہ ہمارا پروجیکٹ سب سے اچھا ہو گا کیونکہ ہم نے جو بنایا ہے۔" عیسیٰ نے آئرہ کی جانب دیکھتے ہوئے بولا۔

"ہزال ایک بات پوچھوں؟" ارحم نے بڑے سیریس انداز میں پوچھا تو سب اس کی جانب متوجہ ہوئے۔

"ہاں پوچھو"

"تمہاری خوبصورتی کا راز کیا ہے؟ کچھ زیادہ ہی چمک نہیں رہا۔" ارحم نے ایڈز والی ٹون میں پوچھا اور باقیوں نے اس کے بے تکے سوال پہ سر نفی میں ہلایا۔

"برو کچھ خاص نہیں۔۔۔۔بس یہی کوئی کروڑ لوگوں کی بے عزتی کرنے کے بعد جو سکون ملتا ہے نہ اسی کی چمک ہے۔" ہزال نے اک ادا سے بولا تھا اور سب کے جان دار قہقہوں نے فضا کو خوشگوار کر دیا تھا۔

"ارحم تف ہے تم پہ۔۔مجھے لگا تھا پتہ نہیں کون سا سوال کرنے لگے ہو؟" ہزال نے ہنستے ہوئے بولا۔

www.novelsclubb.com

"اور پوچھ بھی کیا سکتا ہے یہ"۔حیا نے ناک سکوڑتے ہوئے بولا۔

"اچھا تو اور کیا پوچھنا چاہیے مجھے حیا؟" ارحم نے حیا کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا تو وہ اچانک گڑبڑائی۔

"کچھ نہیں۔"

"مومن تم لوگوں کی لڑائی ہو گئی تھی کل؟"زوئی نے تجسس سے پوچھا۔

"ہاں ہوئی تھی۔۔"مومن نے مختصر سا جواب دیا اور ہزال اب اپنی ڈرامے باز دوستوں کو دیکھ رہی تھی جو ان تینوں سے لڑائی کی وجہ پوچھ رہی تھیں اور ہزال ان کو پہلے ہی رٹو طوطے کی طرح سنا چکی تھی۔اچانک کسی بات پہ ان تینوں نے ہزال کو دیکھا تو کنفیوز ہوئی۔

"What?"

(کیا؟)

www.novelsclubb.com

ہزال نے آبرو اٹھاتے ہوئے بولا۔

"تم نے مومن کی سائیڈ لی اور اس لڑکی کے ساتھ بھی لڑائی لے لی۔۔۔۔"

آئرہ نے بے یقینی سے پوچھا۔

"ہاں۔۔۔تو کیا ہوا؟"ہزال نے جواب دیا۔

"تم ہوش میں تو ہو نہ،"حیا نے اس کے ماتھے کو ہاتھ لگاتے ہوئے پوچھا جبکہ ارحم ،عیسیٰ اور مومن ان چاروں کے ڈرامے سکون سے دیکھ رہے تھے۔

"کیا معاملہ ہے بہن؟"زوئی نے ہزال کی طرف جھکتے ہوئے سرگوشی کی تو ہزال نے ایک تھپڑ زوئی کے سر رسید کیا۔

"حد ہو گئی ہے، میں نے وہی کیا تھا جو کرنا چاہیے تھا۔ اگر مومن کی جگہ پہ تم لوگوں میں سے کوئی بھی ہوتا تو میں یہی کرتی۔"ہزال نے تپتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اووووو..."ان سب نے ایک ساتھ بولا تو ہزال پیر پٹختی ہوئی وہاں سے چلی گئی اور پیچھے ان سب کا فلک شگاف قہقہ گونجا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب بھی ایک ایک کر کے آٹھ گئے۔

"ہزال چل آ چلیں۔!"ہزال نے حیا کی آواز پہ سر اٹھا کہ اسے دیکھا جو اس کے آگے ہاتھ بڑھائے کھڑی تھی۔ہزال اس کا ہاتھ تھامتی کھڑی ہو گئی۔

"جانا کہاں ہے۔؟"ہزال نے اپنے کپڑے جھاڑتے ہوئے پوچھا۔"گروانڈ میں چلیں،والی بال میچ ہو رہا ہے،زوئی اور آئرہ وہیں پر ہیں۔"

"اچھا آؤ چلیں۔۔۔"وہ دونوں چلتی ہوئی گروانڈ میں پہنچ گئیں اور زوئی کو دیکھتے ہوئے اس تک پہنچ گئیں۔

"اوئے لڑکی۔۔۔"ہزال نے پیچھے سے جا کر زوئی کے کندھوں پہ زور ڈالتے ہوئے بولا تو وہ تقریبا اچھلی تھی۔

"بد تمیز انسان ڈرا دیا مجھے۔"زوئی نے اسے تھپڑ مارتے ہوئے بولا اور اپنے ساتھ ہزال کو جگہ دی۔

"آئرہ کدھر ہے زوئی؟"حیا نے زوئی سے دریافت کیا۔

"وہ واشروم میں ہے شاید۔"

"اچھا تم دونوں بیٹھو میں ابھی لے کر آتی ہوں اسے۔" حیا کہتی ہوئی چلی گئی اور زوئی اور ہزال میچ کی جانب متوجہ ہو گئیں۔

"یار یہ ٹیم جیتے گی مجھے لگتا ہے۔" زوئی نے اشارے کرتے ہوئے بتایا۔

"ہاں یہ دوسری ٹیم اتنا صحیح نہیں کھیل رہی۔"

اتنی دیر میں آئرہ اور حیا بھی گروانڈ میں آگئی اور ان کے آگے کھڑی ہو گئیں۔

"یار چلتے ہیں گھر کیا فضول گیم دیکھی جا رہی ہو۔!" حیا نے بیزاری سے بولا۔

"ایکسکیوزمی! آپ لوگ کہیں اور جا کر باتیں کر لیں اور سائیڈ پہ ہٹیں ہمیں میچ دیکھنے دیں۔" پیچھے کھڑی دو لڑکیوں کے بولنے پر ان چاروں نے ایک ساتھ مڑ کر ان دونوں کو دیکھا تھا۔

"یہ کیا طریقہ ہے بولنے کا؟" زوئی نے اسے آنکھیں دکھاتے ہوئے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"کوئی تمیز نہیں ہے، جاہل انسان" ہزال نے اسے اوپر سے نیچے دیکھتے ہوئے بولا۔

"حیا اب یہاں کھڑی رہنا، یہاں سے ہلی نہ تو پھر دیکھنا۔" زوئی نے ضدی انداز میں بولا۔

"ہم جا رہے ہیں یہاں سے ویسے بھی مجھے کوئی شوق نہیں ہے ایسے لوگوں کے منہ لگنے کا۔" حیا نے نخوت سے کہا اور آئرہ کے ساتھ وہاں سے نکل پڑی اور ساتھ ہی زوئی اور ہزال بھی بینچ سے اٹھیں تو وہ دونوں لڑکیاں ان کی جگہ پر بیٹھ گئیں۔

"Thank you so much."

اس لڑکی نے بیٹھتے ہوئے بولا تو ہزال نے بھی اسی کے انداز میں جواب دیا۔

"Your welcome."

"بالکل تمیز نہیں لوگوں کو۔" زوئی نے اونچی آواز میں بولا تو اس کی تائید میں ہزال بھی بولی۔

"تمیز تو بیچ کے آتے ہیں یہ لوگ۔ بلکہ بیچ کے پتیسہ کھالیا ہے۔" ابھی وہ دونوں نکلی ہی تھیں کہ انہیں آئرہ اور حیا پھر سے ان کی جانب آتے ہوئے دکھائی دیں۔

"آئرہ رکو، آئرہ رکو۔۔۔" حیا اسے پیچھے سے روک رہی تھی۔

"کہاں ہے وہ لڑکی۔۔۔۔" آئرہ نے ہزال سے پوچھا اور اسی بینچ کی جانب بڑھی۔ ہزال اور باقی تینوں بھی اس کے پیچھے لپکی کہ کہیں کوئی الٹا کام نہ کر دے۔

"یہ دیکھو ادھر فیفا ورلڈ کپ دیکھنے آئی ہوئی ہے۔" آئرہ نے استہزایہ ہنستے ہوئے بولا تو اس کی بات پہ سب کی ہنسی نکل گئی جبکہ وہ لڑکی پھٹی آنکھوں سے انہیں دیکھ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"دیکھو تم فیفا ورلڈ کپ۔" آئرہ بال جھٹکتے ہوئے نکل گئی۔

"چلو زوئی ہم بھی چلیں۔۔۔لوگوں کو دیکھنے دو فیفا ورلڈ کپ۔"ہزال نے زوئی کے ہاتھ پہ ہاتھ مارتے ہوئے بولا اور وہاں سے نکل گئی اور دور جا کر ان چاروں کا ہنس ہنس کر برا حال ہو گیا تھا۔

"واہ آئرہ یار کمال بے عزتی کر کے آئی ہو۔"زوئی نے ہنستے ہوئے بولا۔

"آئی تھی بڑی ہم سے پنگا لینے۔۔۔ہنہ"آئرہ نے غصے سے بولا۔

"شوخی چیک کی تھی اس کی۔۔۔اتنی بدتمیزی سے بول رہی تھی۔"حیا نے اس کی نقل اتارتے ہوئے بولا تو وہ سب ہنس دیں۔

"ہاہاہاہاہا آج کے لیے کافی ہے اتنا ہی میرا خیال ہے گھر چلنا چاہیے۔"ہزال نے ان سب کو بولا اور وہ چاروں گھر کے لیے نکل گئیں۔

<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<

شام کا وقت تھا اور وہ میز پر اپنی چیزیں پھیلائے لیپ ٹاپ کی سکرین پہ کچھ دیکھ رہی تھی۔اور وردہ صوفے میں دھنسی ہوئی فون چلا رہی تھی۔اور جنت اپنے کھلونوں کے ساتھ کھیل رہی تھی جب نایاب بیگم نے ہزال کی کافی اس کے پاس رکھی اور باہر چلی گئی۔

"وردہ آواز آہستہ کرو یار۔۔۔۔"ہزال نے تپتے ہوئے بولا مگر وردہ ٹس سے مس نہ ہوئی۔

"ماما۔۔۔۔۔"ہزال زور سے چیخی تو وردہ نے فوراً سے والیوم کم کر دیا۔

"اتنا مسئلہ ہو رہا ہے تو اپنے روم میں چلی جاو۔"وردہ نے منہ بناتے ہوئے بولا۔

"کیوں تمہیں بل آ رہا ہے میرے یہاں بیٹھنے سے۔؟"ہزال وردہ کی بات پہ بگڑی تھی۔

"تم ایسے ہی غصہ کر رہی ہو فضول میں۔۔ہنہ۔"

"تو تم اپنی چونچ بند رکھو۔"ہزال نے کافی کا مگ میز پر واپس رکھتے ہوئے بولا۔

"ہمم۔۔۔اوکے۔"

ہزال نے منہ میں پنسل رکھ کر اس کا ڈھکن کھولا تو ڈھکن منہ میں ہی تھا اور ہزال کا منہ کھلا ہوا تھا وردہ اچانک سے پنسل ہزال کے منہ میں گھسیڑ کر بھاگ گئی۔

"ماما۔۔۔۔۔۔ماما۔۔۔"ہزال زور زور سے چلا رہی تھی۔

"کیا ہو گیا ہزال۔۔۔؟"

"وردہ نے میرے منہ میں پنسل ڈال دی ہے۔۔۔میں اتنا امپورٹنٹ کام کر رہی ہوں۔"ہزال نے چیختے ہوئے بتایا تو اس کی بات پہ نایاب بیگم ہنس دیں۔

"وردہ اور جنت اٹھو اور اپنے روم میں جاو۔۔فورا۔"وہ دونوں اٹھ کر روم میں چلی گئی اور ہزال پھر سے اپنے کام میں مصروف ہو گئی۔اچانک سے کوئی اس کے ساتھ آکر بیٹھا تو ڈر کے تقریباً اچھلی تھی۔

"بد تمیز تم نے مجھے پھر سے ڈرا دیا۔"

"تم خود ہی ڈر جاتی ہو میرا کیا قصور!" مومن نے کندھے اچکاتے ہوئے بولا۔

"کیا کرنے آئے ہو اب تم؟" ہزال نے اسے گھورتے ہوئے پوچھا۔

"بس ویسے کل کر رہا تھا تو آ گیا میں۔" مومن نے کافی کا کپ منہ کو لگاتے ہوئے بولا۔

"یہ میری کافی ہے۔۔۔۔ تمہیں پینی ہے تو ماما سے بولو۔" ہزال نے مومن کو گھورتے ہوئے بولا جو اس کی کافی مزے سے پی رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"پر مجھے تو اس کا مزہ آ رہا۔۔۔ تم اور لے لو۔"

"میں نے اس میں سے پی ہوئی ہے۔" ہزال نے سوچتے ہوئے بولا کہ اب تو اس کی کافی باہر آئے گی۔

"ہمم۔۔۔اٹس اوکے۔"مومن نے ایک اور گھونٹ لیتے ہوئے بولا تو ہزال تپ گئی۔

"ٹھیک ہے پیو تم ہی۔۔۔"ہزال اپنے کام کی جانب متوجہ ہو گئی جبکہ مومن کافی پیتا ہوا کبھی ہزال کو دیکھتا اور پھر اپنے فون پر مصروف ہو جاتا۔

"مومن کیا کام ہے۔؟"ہزال اس کی نظروں سے زچ ہوتی ہوئی بولی کیونکہ مومن کب سے ہزال کو دیکھ رہا تھا۔

"تم اپنا کام کرو۔۔

میں نے کیا کہا ہے۔"مومن نے میز پر سر رکھ لیا اور ہزال دوبارہ سے کام میں مصروف ہو گئی۔

کافی دیر تک کوئی آواز نہ آئی تو ہزال نے دیکھا تو مومن بچوں کی طرح میز پہ سر رکھے سو رہا تھا جسے دیکھ کر ہزال کو کافی حیرانی ہوئی۔اس کے کالے بال بکھرے ہوئے تھے اور کچھ ماتھے پہ آئے ہوئے تھے۔سویا ہوا وہ اور بھی پیارا لگ رہا تھا۔

"مومن۔۔۔"ہزال نے آہستہ سی آواز میں اسے پکارا مگر کوئی وہ ہلا نہیں۔ہزال نے اس کو ہلکا سا ہلایا تو اس کی آنکھ کھل گئی۔

"کیا ہوا؟"مومن نے آنکھیں ملتے ہوئے بولا۔

"تم یہاں پر بیٹھے بیٹھے سو گئے تھے۔"ہزال نے ہنستے ہوئے بتایا۔

"ہمممم۔"

www.novelsclubb.com

"کیا ہوا تم ٹھیک تو ہو؟"ہزال کی مسکراہٹ سمٹی تھی۔

"ہاں ابھی تک تو ٹھیک ہوں۔"

"کچھ ہوا ہے تمہیں۔۔۔۔۔۔"

"نہیں۔" مختصر سا جواب۔

"جھوٹ نہیں بولا، بتاو بھی کیا ہوا ہے۔۔۔۔یوں اداس کیوں لگ رہے ہو۔" ہزال نے مومن کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔

"نہیں یار کچھ نہیں ہوا۔۔بس ویسے ہی طبیعت عجیب ہو رہی تھی اور پتہ نہیں کیسے میری آنکھ لگ گئی۔ میں چلتا ہوں۔" مومن کہتا ہوا کھڑا ہو گیا۔

"اوکے ٹھیک ہے جاؤ اور سو جاو۔" ہزال نے ہاتھ ہلاتے ہوئے بولا تو مومن مسکراتا ہوا وہاں سے نکل گیا۔اور اس کے جاتے ہی ہزال نے ساری چیزیں سمیٹی اور اپنے روم میں چلی گئی۔

www.novelsclubb.com

ہزال اپنے بال باندھتے ہوئے اپنے کمرے سے نکلی اور جمائے روکتے ہوئے سیڑھیوں سے نیچے اتر رہی تھی جب اس کے کان سے نایاب بیگم کی آواز ٹکرائی جو کسی کے ساتھ فون پہ مصروف تھیں۔ہزال ان کے پاس آکر بیٹھ گئیں چونکہ آج ان کو یونی سے چھٹی تھی اسی لیے وہ آج فرصت سے بیٹھی ہوئی تھی۔ مسز نایاب نے فون رکھ دیا۔

"ماما جان کس کا فون تھا؟"ہزال اپنی ماما کی جانب دیکھتے ہوئے بولی۔

"آسیہ باجی کا فون تھا۔"

"وہ نیویارک والی۔۔۔!"ہزال نے ذہن پہ زور ڈالتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں ہاں وہی۔۔"

"اچھا کیا کہہ رہی تھیں۔ضرور کوئی کام ہی ہوگا ورنہ مطلب کے بغیر تو فون نہیں کرتی۔"ہزال نے ٹانگ پر ٹانگ رکھتے ہوئے نخوت سے بولا۔

"ہزال بری بات ایسے نہیں بولتے۔۔۔"نایاب بیگم نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

"ہاں صحیح تو کہہ رہی ہوں۔۔جب کوئی کام ہو یا کوئی نئ چیز خریدیں تو تب ہی فون کرتی ہیں وہ۔"ہزال نے ان کی گھوری کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے بولتی رہی۔

"نہیں ان کا بیٹا آرہا ہے پاکستان۔"

"ہمم۔۔۔۔تو ہمیں کیا"

"ہاں وہ ہمارے گھر ہی آرہا ہے."نایاب بیگم نے اسے اصل بات بتائی۔

"مطلب نیا سیاپا۔۔۔۔"ہزال نے آنکھیں گھماتے ہوئے بیزاری سے کہا۔

"شرم کرو۔۔تمہارا کزن ہے وہ اور آج تم اسے ائیر پورٹ سے لینے جارہی ہو۔"

"میں کیوں جاوں۔۔۔۔میں نوکر نہیں ہوں اس کی۔۔۔"ہزال نے ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کیا۔

www.novelsclubb.com

"تم جاؤ گی۔۔۔وہ بیچارہ بہت دیر بعد پاکستان آیا ہے۔تو تم جاؤ گی اسے لینے چاہے تو حیا کو ساتھ لے جاؤ یا کسی اور کو۔"

"ہمم ٹھیک ہے۔۔۔ویسے اس کا نام کیا تھا۔"ہزال نے ہار مانی۔

"نعمان۔۔۔نام ہے اس کا پتہ نہیں کونسی دنیا میں رہتی ہو۔"

"ہاں وہ نعمان چوچا۔۔۔۔اب پتہ نہیں کیسا ہو گا۔"ہزال نے مزاق اڑاتے ہوئے بولا تو نایاب بیگم اپنے نمونے کو دیکھتے ہوئے نفی میں سر ہلاتی ہوئی باہر نکل گئیں کیونکہ اس کا کچھ نہیں ہو سکتا۔

"ہیلو حیا۔۔۔!"ہزال نے حیا کو فون ملایا۔

"ہاں بولو کیا ہوا۔؟"حیا کی آواز ابھری جو شاید ابھی سوئی ہوئی تھی۔

"کیا تم آج فری ہو۔۔۔؟"ہزال نے اس سے دریافت کیا۔

"No babes !am expensive!"

"در فٹے منہ۔۔میں نے ائیر پورٹ جانا ہے، تم میرے ساتھ چلو گی۔"

"نہیں میری طبیعت کچھ ٹھیک نہیں ہے۔لینے کس کو جا رہی ہو۔"

"اپنے نام نہاد کزن کو نیو یارک سے آ رہا ہے۔۔ایسے تو کبھی پاکستان آنے کا شوق نہیں آیا۔۔"ہزال نے ناک کو سکوڑتے ہوئے بولا اور اس کے لہجے سے بیزاری صاف نظر آ رہی تھی۔

"ہاہاہاہا اچھا چلو کوئی بات نہیں۔۔۔تم اکیلی چلی جاؤ نہیں تو کسی اور کو لے جاو۔"

"ابے یار کس کو لے کر جاوں۔۔۔۔آ مل گیا۔"ہزال کو اچانک سے کچھ یاد آیا۔

"اچھا چلو ٹھیک میں سونے لگی ہوں۔"

حیا نے فون بند کر دیا تو ہزال اٹھ کر باہر آئی اور گیٹ کو عبور کرتی ہوئی روڈ پہ آ گئی اور وہ اب اس وقت مومن کے گھر پہنچ گئی تھی۔

"اسلام علیکم! حباء مومن کدھر ہے!"ہزال نے لان میں بیٹھی حباء سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"بھیا وہ تو اپنے روم میں ہیں۔ شاید سو رہے ہیں۔ کیوں کیا ہوا۔؟"

"اوکے "ہزال وہاں سے تقریباً بھاگتی ہوئی اندر کی جانب بڑھی اور اندر جاتے ہوئے اسے آمنہ بیگم ملیں۔

"اسلام علیکم! آنٹی "ہزال اونچی آواز میں کہتی ہوئی مومن کے روم کی جانب بڑھ گئی اور جیسے ہی اس نے کمرے کا دروازہ کھولا تو کمرہ تاریکی میں ڈوبا ہوا تھا اور وہ بیڈ پر الٹا لیٹا سویا ہوا تھا۔

"مومن اٹھ جاو۔۔۔"ہزال نے پردے پیچھے کرتے ہوئے آواز دی۔

"کون ہے؟"مومن نے تکیہ مارتے ہوئے پوچھا جو کہ ہزال نے بروقت کیچ کر لیا۔

"بدتمیز اٹھ جاؤ۔۔۔کب کی صبح ہوئی ہے۔"ہزال نے اسے ہلاتے ہوئے بولا تو وہ اٹھ کر بیٹھ گیا۔

"میں کوئی ڈروانا خواب دیکھ رہا ہوں کیا۔؟ تم میرے روم میں کیا کر رہی ہوں۔" مومن نے آنکھیں ملتے ہوئے پوچھا۔

"کوئی خواب نہیں ہے۔۔۔۔اٹھو شاباش۔۔" ہزال نے صوفے پہ بیٹھتے ہوئے حکم جاری کیا۔

"کس خوشی میں آئی ہو یہاں میڈم!" مومن نے ٹھوڑی تکے ہاتھ رکھتے ہوئے پوچھا۔

"مجھے تمہیں ساتھ لے کر جانا ہے۔ائیر پورٹ؟" ہزال نے اپنے مطلب کی بات بتائی۔

www.novelsclubb.com

"اچھا وہ کیوں تم خود چلی جاو نہ۔" مومن نے دوبارہ لیٹتے ہوئے کہا۔

"میرا اکیلے جانے کا موڈ نہیں ہے تو تم چلو میرے ساتھ۔"

"مجھے نہیں جانا تمہارے ساتھ۔۔" مومن نے انکار کر دیا۔

"میں بول رہی ہوں تم چل رہے ہو میرے ساتھ تو چل رہے ہو۔"ہزال نے ضدی لہجے میں بولا مگر مومن نے جواب دینے کی بجائے منہ پر کمبل لے لیا۔ہزال غصے سے اٹھی اور جھٹکے سے اس کے اوپر سے کمبل ہٹایا تو مومن نے نا سمجھی سے ہزال کی طرف دیکھا۔

"تم نہیں جاؤ گے۔"ہزال نے مومن کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔

"ہاں نہیں جاؤں گا۔"

"تمہیں جانا پڑے گا۔۔۔ورنہ۔"ہزال کی بات پوری ہونے سے پہلے ہی مومن بول پڑا۔

www.novelsclubb.com

"ورنہ کیا۔۔۔"

"میں تم سے ناراض ہو جاوں گی۔۔"ہزال کو اور کچھ نہ سوجھا تو یہ بول دیا۔

"ہمم۔۔۔اچھا" مومن نے مسکراتے ہوئے بولا تو ہزال کو اپنی بات پہ شرمندگی ہوئی۔

"میں ویٹ کروں گی۔چار بجے جانا ہے۔" ہزال اسے سناتی ہوئی باہر نکل گئی اور مومن اٹھ کر واشروم کی جانب بڑھ گیا۔

ہزال نہا کر نکلی تھی اور اپنے بال سکھانے کے بعد وہ اپنی وارڈروب کھولے کھڑی تھی کیونکہ اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کیا پہنے۔اچانک سے اس کی نظر ایک ڈریس پر پڑی جو نا جانے کب سے پڑا ہوا تھا۔لائٹ پرپل رنگ کی گھٹنوں تک آتی شرٹ جب کے گلے پر ہلکی سی ایمبرائیڈری تھی اور اس کے ساتھ ہم رنگ ہے کھلا ٹراؤزر تھا۔وہ نکال لیا۔اس کے ساتھ سفید رنگ کے شوز میچ کیے اور اب وہ بالکل تیار کھڑی اپنے حلیے کا جائزہ لے رہی تھی۔

"آہ یار اب یہ شوز کیوں تنگ ہو گئے مجھے۔" وہ جوتوں کے ساتھ الجھ رہی تھی جو کہ اسے چبھ رہے تھے۔

"پاؤں بڑے ہو گئے ہوں گے۔۔۔۔ نہیں نہیں جوتا بڑا ہو گیا ہو گا۔" مومن دروازے کے ساتھ لگا کھڑا اسے جوتے کے ساتھ الجھتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔

"اب ادھر کھڑے دیکھ کیا رہے ہو بتاؤ اس کے ساتھ کیا پہنوں۔" ہزال نے اسے گھورتے ہوئے بولا جو اس وقت جینز کے ساتھ بلیک ٹی شرٹ پہنے اور بالوں کو ماتھے پر بکھیرے ہوئے پرکشش لگ رہا تھا۔

"مجھے کیا پتہ۔۔۔ جا کر کوئی اور جوتا پہن لو۔" مومن نے کندھے اچکاتے ہوئے بولا۔

"ایک منٹ میں ابھی آئی۔" ہزال اپنی وارڈروب کی جانب بڑھی اور پرپل رنگ کے جوگرز نکال لائی۔

"واہ کیا میچنگ کی ہے۔"مومن نے اس کے جوگرز پہ چوٹ کی۔

"تم چپ کرو میں جو مرضی پہنوں اچھا ہی لگتا ہے۔"ہزال نے جوگرز پہنتے ہوئے بولا اور واقع وہ اس ڈریس کے ساتھ اچھے لگ رہے تھے۔

"جی،جی بالکل اب چلیں۔۔ویسے بتایا نہیں لینے کسے جا رہے ہیں ہم۔"مومن نے ہزال کے ساتھ چلتے ہوئے بولا۔

"میرا خیال ہے ہمیں چل کر دیکھ لینا چاہیے۔"ہزال نے مسکراتے ہوئے کہا اور وہ دونوں ائیر پورٹ کی جانب نکل پڑے۔اور تقریباً آدھے گھنٹے میں وہ ائیر پورٹ پر کھڑے انتظار کر رہے تھے۔

"ابے یار یہ چوچو کہاں رہ گیا۔۔۔"ہزال نے اکتائے ہوئے لہجے میں بولا۔

"کیا بولا چوچو وہ کون ہے۔"مومن نے حیرانگی سے پوچھا۔

"میرا کزن اسی کو تو لینے آئیں ہیں ہم۔۔۔"

"اچھا۔۔۔"

"یار اس کو تو میں نے اب دیکھا بھی نہیں ہوا۔۔۔ پتہ کیسے چلے گا۔" ہزال نے سر پہ ہاتھ مارتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب ہزال۔۔۔ حد ہوتی ہے۔ تم نے اسے کبھی دیکھا ہی نہیں۔" مومن نے ہونقوں کی طرح ہزال کی طرف دیکھا۔

"ہاں نہ۔۔۔ کافی عرصہ پہلے اس کی تصویر دیکھی تھی۔" ہزال نے لاپرواہی سے کندھے اچکائے۔

اتنی دیر میں کوئی ان کی جانب ہاتھ ہلاتا ہوا آرہا تھا اور ان دونوں نے حیرانگی سے اس لڑکے کو دیکھا جو انہی کی طرف آرہا تھا۔ بلیک جینز کے ساتھ بلیک ہی شرٹ

پہنے اور بھورے بال ماتھے پر بکھرے ہوئے تھے اور آنکھوں پر گلاسز چڑھائے وہ ان کے پاس آ کر رکا۔

"Hey! You are hazal Ibrahim right?!"

مخصوص مغربی لہجے میں پوچھا گیا۔

"Yes! Sorry but I didn't recognize you."

"Am Nauman."

"مطلب چوچو۔۔۔سوری میرا مطلب نعمان۔"ہزال نے اپنی زبان کو کوسا جو ہر جگہ کچھ نہ کچھ الٹا بول دیتی ہے۔

"جی میں وہی ہوں۔مجھے موم نے تمہاری تصویر دکھائی تھی۔"اس نے ہزال کی کنفیوژن دور کی۔

"Oh alright.!"

www.novelsclubb.com

"یہ تمہارے ساتھ کون ہے۔؟"نعمان نے مومن کی جانب اشارہ کرتے ہوئے پوچھا۔

"Momin Ahmed ! My friend."

ہزال نے تعارف کروایا۔

نعمان نے مومن کے ساتھ گرم جوشی سے مصافحہ کیا۔

"ہزال میرا خیال ہے چلنا چاہیے۔ باقی باتیں گھر پر بھی ہو جائیں گی۔"مومن نے گاڑی کا دروازہ کھولتے ہوئے بولا تو وہ دونوں بھی گاڑی میں بیٹھ گئے۔ پورا راستہ نعمان ارد گرد کی چیزوں کے بارے میں پوچھتا آیا جس کا ہزال اسے بتاتی رہی اور مومن بیزاری سے سنتا ہوا آیا۔اسے نعمان کچھ خاص پسند نہیں آیا تھا یا ہزال کا اتنی خوش دلی سے پیش آنا کم از کم اسے ہضم نہیں ہو رہا تھا۔

اتنی دیر میں دروازہ بجا اور دونوں نے ایک ساتھ دروازے کی جانب دیکھا اور حیا نے جلدی سے خود کو کمپوز کیا اور ہزال نے جا کر دروازہ کھولا جہاں پر مسٹر اینڈ مسز امان کھڑے تھے۔

اسلام و علیکم!" ہزال نے مسکراتے ہوئے سلام کیا اور دروازے سے ہٹ گئی۔"

ہزال بیٹی بھی آئی ہوئی ہیں آج تو۔" مسٹر امان نے شفقت سے بولا۔"

میں تو آتی رہتی ہوں آپ ہی گھر پہ نہیں ہوتے انکل۔" ہزال نے شکوہ کیا۔"

بس بیٹا آفس میں کام ہی اتنا ہوتا ہے۔" مسٹر امان نے بتایا۔"

حیا تم نے ہزال کو کچھ کھلایا بھی یا ایسے ہی باتوں میں لگایا ہوا ہے۔؟" مسز امان نے" حیا سے پوچھا۔

نہیں ماما ابھی بس ہم آئے ہی تھے۔" حیا نے بہانہ پیش کیا۔"

www.novelsclubb.com

آنٹی مجھے کچھ لینا ہو گا تو میں لے لوں گی۔"ہزال نے بے تکلفی سے بولا تو وہ سب" مسکرا دیے۔

حیا بیٹا آپ سے ایک ضروری بات کرنی تھی۔"مسز امان نے حیا کو مخاطب کیا جو" ہزال کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی۔

"جی ماما۔"

آپ کے لیے رشتہ آیا ہے اور مجھے اور آپ کے ڈیڈ کو پسند ہے۔آپ کو کوئی" "اعتراض تو نہیں ہے۔

پر میں ابھی شادی نہیں کروانا چاہتی۔"حیا کی آواز مدھم تھی۔"

بیٹا یہ کوئی معقول وجہ نہیں ہے۔"مسز امان نے سمجھایا۔"

"ماما بس مجھے نہیں کرنی۔۔۔۔"

پر ہمیں وہ لڑکا اچھا لگا ہے، اگر آپ ملنا چاہیں تو مل سکتی ہیں اس سے۔" مسٹر امان نے پہلی مرتبہ مداخلت کی۔

نہیں ڈیڈا اگر آپ کو پسند ہے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ مجھے یقین ہے آپ ہمیشہ بہتر ہی کریں گے۔" حیا نے سر جھکا کر بولا اور اس نے ہزال کا ہاتھ مضبوطی سے پکڑا ہوا تھا۔

مجھے یقین تھا میری بیٹی میرا مان رکھے گی۔" مسٹر امان اس کے سر پہ پیار دیتے ہوئے باہر کی جانب نکل گئے جبکہ ہزال کتنی دیر حیا کو دیکھتی رہی کہ وہ اچانک سے اتنی بڑی ہو گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

حیا تم ٹھیک ہو." ہزال نے اس کی جانب دیکھتے ہوئے بولا اور اسے اپنے ساتھ لگایا۔"

ہزال" حیا نے اس کے گلے لگے ہوئے ہی بولا تو ہزال نے جواب دیا۔"

"ہمممم۔۔۔"

بابا نے بولا تھا کہ میں ان کا مان رکھوں گی اور دیکھو میں نے رکھ لیا۔"حیا کی آنکھ" سے ایک آنسو گال پہ بہہ گیا۔یہ مان بھی کتنا بڑا لفظ ہے۔

مجھے پتہ ہے۔۔۔۔۔سب ٹھیک ہو جائے گا میری جان۔"ہزال نے اسے" سہلاتے ہوئے بولا۔

ہمممم۔۔۔۔تھینک یو"حیا نے ہزال کو آہستہ سے بولا۔"

"بس اب بہت ڈرامہ ہوا۔۔۔فریش ہو جاو۔چلو کوئی کورین سیریز دیکھتے ہیں۔"

حیا اور ہزال نے کمرے میں اندھیرا کیا اور اب وہ کورین سیریز لگا کر دیکھ رہی تھیں اور ساتھ ساتھ ایک دوسرے کو چھیڑ رہی تھیں۔وہ دونوں جانتی تھیں کہ ایک دوسرے کا موڈ ٹھیک کیسے کرنا ہے۔یہی تو دوست ہوتے ہیں جو آپ کو دکھی نہیں رہنے دیتے۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<

سردیوں کا آغاز تھا اور ان کی اسائنمنس اور باقی کام بھی ختم ہو گیا تھا اور آج کل وہ سب ہی فارغ تھے۔تو ہزال نے اپنے گھر پہ ایک گیٹ ٹو گیڈر (get together) رکھا تھا۔

زوئی آجاؤ جلدی اور آئرہ کو بھی لے آنا نہ۔۔۔"حیا نے اونچی آواز میں بولتے ہوئے فون رکھ دیا۔

ہزال تمہارا کزن نہیں نظر آرہا۔۔۔"عیسیٰ نے مومن کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

شکر کرو نہیں ہے یہاں پہ۔۔۔۔اپنی کسی آنٹی کو ملنے گیا ہوا۔"ہزال نے رازدارانہ انداز میں بولا کیونکہ اگر نایاب بیگم سن لیتی تو سب کے سامنے ہی بے عزتی ہو جانی تھی۔

www.novelsclubb.com

ہاہاہاہا۔۔ صحیح ہو گیا۔"عیسیٰ نے ہنستے ہوئے بولا اور اتنی دیر میں زوئی، آئرہ اور ارحم بھی آ گئے۔

کیسے ہو سب؟'زوئی نے اندر آتے ہوئے اونچی آواز میں پوچھا۔"

الحمدللہ۔۔۔ حسین و جمیل."ہزال نے اونچی آواز میں جواب دیا۔"

بس کچھ لوگوں کو نکال کر۔"مومن نے لقمہ دیا۔"

چھچھوندر اپنا منہ بند رکھو۔۔۔"ہزال نے اسے کشن۔ارتے ہوئے وارن کیا۔"

میں نے تو کچھ نہیں کیا، تمہارا نام لیا؟ نہیں نہ۔"مومن نے وہی کشن واپس"

مارتے ہوئے بولا۔

تم نہ میرے ہاتھوں کسی دن مر جاؤ گے۔"ہزال نے اسے گھورتے ہوئے بولا۔"

"دیکھ لوں گا۔"

www.novelsclubb.com

بس اب دوبارہ سے شروع نہ ہو جانا۔۔۔۔"عیسیٰ نے اندر کودتے ہوئے ان" کو روکا۔

"میں کچن میں جا رہی ہوں۔۔۔۔تم لوگوں کو کیا کیا چاہیے۔"

ہزال نے اٹھتے ہوئے ان سب سے پوچھا۔

کولڈ ڈرنکس، چپس اور پاپ کارن۔۔۔۔"ارحم نے آرڈر دیا۔"

میں لے کر آتی ہوں۔زوئی تم بھی آؤ میرے ساتھ،اور باقی سب موووی ڈیوائڈ" کرو کون سی دیکھنی ہے۔"ہزال زوئی کو ساتھ لیتی ہوئی کچن میں چلی گئی اور پیچھے وہ سب موووی ڈیسائڈ کرنے لگ گئے۔ہزال نے ہاتھوں میں گلاس والی ٹرے پکڑی ہوئی تھی۔اور زوئی نے باقی چیزیں اور جب وہ اندر داخل ہوئی تو نا جانے کس بات پہ ان کی لڑائی ہو رہی تھی۔ہزال نے چیزیں میز پر رکھیں۔

کیا ہوا اب!!!"ہزال نے سوال کیا۔"

یار موووی نہیں ڈیسائڈ ہو رہی؟"آئرہ نے ہزال کو بتایا۔"

اچھا بتاؤ تو سہی کون کون سی کی ہیں۔"ہزال نے ان سب سے پوچھا۔"

"Black Adam"

ارحم نے بتایا۔۔۔۔۔

ہم نے کوئی نہیں دیکھنی یہ والی۔۔۔۔رکھو اپنے پاس ہی اپنا کالا آدم"

۔۔۔۔ہنہہ "حیا نے ناک سکوڑتے ہوئے بولا۔

"Train to Busan"

www.novelsclubb.com

آئرہ نے پیشکش کی۔

"۔۔۔۔۔(zombies)ہاں یہ بیسٹ ہے۔۔۔۔مزہ آئے گا۔زومبز"

حیا نے چہکتے ہوئے بتایا۔

ہم نے نہیں دیکھنے وہ گلے سڑے زومبز۔"مومن نے حتمی لہجے میں بولا۔"

او،او۔۔۔زومبز پہ نہیں جانا،زومبز پہ نہیں۔"آئرہ نے ان سب کو وارن کرتے ہوئے بولا تو سب ہنس دے۔اور آدھے گھنٹے کی بحث کے بعد بالآخر وہ جیت گئیں تھیں اور اب ان کی فیورٹ ٹرین ٹوبوسان مووی دیکھی جارہی تھی۔

"ارے۔۔۔یار یہ اتنے گندے زومبز ہیں،اف میرا تو دل خراب ہو رہا ہے۔" مومن نے عجیب سا منہ بناتے ہوئے بولا۔

روز اپنی شکل دیکھ کہ نہیں ہوتا۔"ہزال نے مومن کی طرف دیکھتے ہوئے بولا" جس پہ سب کا زوردار قہقہہ گونجا۔

چپ کر کے دیکھو۔۔۔"زوئی نے سب کو چپ کروایا کیونکہ اسے مزہ نہیں" آرہا تھا۔

آئے اب یہ لڑکا بھی زومبی بن جائے گا۔"حیا نے سکرین کی طرف اشارہ" کرتے ہوئے بولا۔

حیاچپ کرو۔۔۔۔۔ سسپنس خراب نہیں کرو۔"عیسیٰ نے اسے ٹوکا۔"

مجھے رونا آرہا ہے یار، یہ لڑکا اب یہاں سے چھلانگ مار دے گا، اپنی بیوی اور" بچے کو بچانے کے لیے۔"زوئی نے ایموشنل ڈرامہ کرتے ہوئے بولا اور مووی ختم ہو گئی۔

اب بتاؤ مزہ آیا یا نہیں۔"آئرہ نے ان سب سے پوچھا۔"

ہاں اچھی تھی پر دوسری کا زیادہ مزہ آنا تھا۔"ارحم نے منہ کے عجیب و غریب" زاویے بناتے ہوئے بتایا۔

وہ پھر کبھی دیکھ لیں گے۔ابھی کہیں اور چلتے ہیں۔"ہزال ابھی بول رہی تھی" کہ باہر گاڑی کا ہارن سنائی دیا۔

لگتا ہے نعمان آگیا۔؟"ہزال نے اندازہ لگایا۔"

اس کو بھی ابھی آنا تھا، تھوڑی دیر بعد آجاتا۔"مومن نے لہجے میں بیزاری لیے ہوئے بولا۔

ارحم دروازہ کھول آو۔"ہزال نے ارحم سے کہااور وہ اٹھ کر چلا گیااور تھوڑی دیر بعد نعمان اندر داخل ہوا۔

واہ۔۔۔یہاں تو سب جمع ہوئے ہیں۔"نعمان نے خوش ہوتے ہوئے بولا۔"

ہاں بس تمہاری کمی تھی۔"آئرہ بڑبڑائی اور زوئی نے اسے کہنی ماری۔"

ہم لان میں جارہے تھے، تم بھی آجاو۔"ہزال نے اٹھتے ہوئے بولا۔"

اور وہ سب ہزال کے گھر کی پچھلی جانب چلے گئے جو کہ سب نے پہلی دفعہ دیکھا تھا۔ چھوٹے چھوٹے دو بینچز رکھے ہوئے تھے اور پیچھے دیوار پر فیری لائٹس لگی ہوئی تھیں اور ارد گرد پھولوں کے گملے پڑے ہوئے اور وہ چھوٹی سی جگہ بہت حسین لگ رہی تھی۔

تو کیسی لگی میری پرسنل سپیس۔"ہزال نے ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے ان" سب سے پوچھا۔

بہت خوبصورت۔۔۔۔"زوئی کے منہ سے بے ساختہ نکلا۔"

ہم نے یہ پہلے کبھی نہیں دیکھی۔"حیا نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔"

کیونکہ میں تم لوگوں کو کبھی لائی ہی نہیں اور ویسے بھی اس کو میں نے دوبارہ سے" ٹھیک کیا تھا۔یہاں پہ صرف میں اکیلی ہی آتی ہوں۔"ہزال نے ان سب کو بتایا اور بینچ پہ بیٹھ گئی۔

چلو اب بتاؤ چائے یا کافی؟"ہزال نے میزبانوں کی طرح پوچھا۔"

چائے۔۔۔"سب نے جواب دیا اور ہزال تھوڑی دیر بعد سب کی چائے لے آئی" اور چائے پینے کے بعد وہ سب اب فارغ بیٹھے تھے۔

ٹرتھ اینڈ ڈیئر کھلیں۔"آئرہ نے جواب دیا۔"

"اوکے ڈن۔۔۔۔"

مومن نے بوتل گھمائی تو وہ سب سے پہلے ہزال کی طرف آئی اور سب نے شور مچا دیا۔

ترتھ یاڈئیر "مومن نے پوچھا۔"

ترتھ۔"توقع کے برعکس جواب دینا اسے پسند تھا۔"

تمہیں سب سے زیادہ کیا پسند ہے؟"سوال حیا کی جانب سے تھا۔"

مجھے چاند سب سے زیادہ پسند ہے کیونکہ وہ مجھ جیسا ہے چمکدار، منفرد اور یکساں۔"ہزال نے چاند کو دیکھتے ہوئے ایک جذب سے بولا۔

واہ، واہ۔۔۔۔"سب کی آواز گونجی اور ہزال نے ان کو گھوری سے نوازا کہ کسی بات کو تو سیریس کے لیا کرو۔ہزال نے بوتل گھمائی تو وہ مومن پہ آکر رکی۔

ترتھ یاڈئیر۔۔۔"ارحم نے پوچھا۔"

ڈیئر۔۔۔"مومن نے ہاتھ باندھتے ہوئے جواب دیا۔"

چلو مومن آج ہمیں گانا سنائے گا اور سب کے کان پھاڑے گا۔"ڈیئر دینے والا" اور کوئی نہیں اس کا اپنا دوست تھا تو جانتا تھا کہ اسے گانا سنانا پسند نہیں تھا مگر افسوس اب بات عزت کی تھی۔

چلو شروع کرو۔۔۔"ہزال نے میز بجاتے ہوئے بولا اور مومن کی آواز فضا" میں پھیلی۔

www.novelsclubb.com

آنکھیں میری ہر جگہ۔۔

ڈھونڈیں تجھے۔۔

مومن کی آواز اچھی تھی اور ہوا کی خنکی، چاند نے موسم کو اور خوشگوار بنا دیا تھا۔

بے وجہ۔۔

یہ میں ہوں یا۔۔۔

کوئی اور ہے۔۔۔

میری طرح۔۔

مومن نے ہزال کی طرف دیکھتے ہوئے انگلی لائنز بولیں اور ہزال نے اپنے آپ کو جکڑتا ہوا محسوس کیا۔

www.novelsclubb.com

کیسے ہوا؟

کیسے ہوا؟؟

تو اتنا ضروری۔۔

کیسے ہوا؟؟

!!کیسے ہوا

!!کیسے ہوا

تو اتنا ضروری کیسے ہوا؟

گانا ختم ہو گیا مگر ہزال کتنی دیر طلسم میں جکڑی رہی جیسے وہ اس سے ہی مخاطب تھا ۔اس کا سحر ارد گرد کی آوازوں نے توڑا۔

www.novelsclubb.com

یار مومن تن اچھا گاتے ہو!"نعمان نے مومن کی تعریف کی جس پہ وہ جبرا" مسکرایا۔

مومن نے بوتل گھمائی اور اب کی بار ارحم پکڑا گیا۔

ترتھ یاڈئیر۔۔۔۔"آئرہ نے پوچھا۔"

جو مرضی دے دو۔۔۔اپن کو نسا ڈرتا۔"ارحم نے شیخی بگاڑتے ہوئے بولا"

تو پھر تم بھی گانا سناو۔۔۔"حیا نے چٹکی بجاتے ہوئے بولا۔"

جو حکم آپ کا۔"ارحم نے جھکتے ہوئے بولا۔"

اپنی شاموں میں حصہ۔۔۔

پھر کسی کو نہ دیا۔۔

www.novelsclubb.com

ارحم نے گانا شروع کیا اور حیا سانس روکے اسے سن رہی تھی اور حیا کو وہ گانا نہیں لگا بلکہ کوئی اپنے دل کی بات کہہ رہا ہو۔

عشق تیرے بنا بھی۔۔

میں تجھ سے ہی کیا۔۔۔

حیا یک ٹک ارحم کی طرف دیکھ رہی تھی۔

ہووو۔۔

ہم نواں میرے۔۔

سب نے ارحم کے ساتھ گانا شروع کر دیا۔

www.novelsclubb.com

تو ہے تو میری سانسیں چلیں۔۔

بتا دے کیسے میں جیوں گا تیرے بنا؟؟؟

فاصلے نہ دے کہ میں ہوں آسرے تیرے۔۔۔

بتادے کیسے میں جیوں گا تیرے بنا۔

گانا ختم ہونے پہ سب نے تالیاں بجائیں۔ذورا اگلی باری پہ زوئی پھس گئی۔

ڈئیر۔۔۔"زوئی نے پہلے ہی بول دیا۔"

اوکے چلو آؤ میرے ساتھ تمہیں بتاتی ہوں کیا کرنا ہوگا۔"ہزال اس کو ساتھ لیتی" ہوئی وہاں سے نکلی اور باقی سب بھی اس کے پیچھے پیچھے نکل پڑے۔اور وہ چلتی ہوئی باہر روڈ پہ آ گئے۔

یہ جو سامنے گھر ہے نہ یہاں پہ ایک آنٹی رہتی ہیں۔تم نے ان سے بلی مانگنی ہے" اپنے بھائی کے لیے۔"ہزال نے ایک گھر کی طرف اشارہ کرتے ہوا بولا۔تو مومن اور حیا نے اپنی ہنسی روکی کیونکہ وہ جانتے تھے کہ اب کیا ہونے والا ہے۔،

"یہ تو کوئی مشکل کام ہی نہیں۔۔۔۔بس بلی ہی تو مانگنی ہے اپنے بھائی کے لیے۔"
زوئی کہتے ہوئے دروازے کی طرف بھاگی۔جبکہ باقی سب ایک طرف ہو گئے۔دو دفعہ دروازہ بجانے کے بعد ایک خاتون باہر آئیں۔

لڑکی کون ہو تم؟اتنی رات کو کسی کر رہی ہو یہاں۔"اس خاتون نے زوئی کی" طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

وہ آنٹی مجھے آپ کی بلی چاہیے!"زوئی نے ہزال کا جملہ دھرایا۔"

"کیا بولا کیا چاہیے۔؟"

آنٹی مجھے آپ کی بلی چاہیے اپنے بھائی کے لیے۔"زوئی نے دھرایا۔"

بے شرم لڑکی کیا بول رہی ہو۔"وہ خاتون غصے سے بولیں۔"

آنٹی آپ کی بلی ہی تو مانگ رہی ہوں اپنے بھائی کے لیے۔"زوئی نے دوبارہ سے" بولا۔

اچھار کو ذرا میں ابھی آتی ہوں۔" وہ خاتون کہتی ہوئی اندر کی جانب بڑھ گئیں اور "
زوئی تھوڑی دور آ کر کھڑی ہوئی اور ہزال لوگوں کو اشارہ کر رہی تھی کہ آ جاؤں
اب مگر انہوں نے اسے رکنے کا اشارہ کیا۔ اتنی دیر میں وہ خاتون گھر سے نکلیں اور
ان کے ہاتھ میں بلی کا نام و نشان نہیں تھا جبکہ ڈنڈہ ان کے ہاتھ میں تھا۔ جسے دیکھ کر
زوئی وہاں سے بھاگی اور باقی سب بھی اس کے پیچھے بھاگے تھے اور وہ عورت اونچی
آواز میں ان سب کو گالیاں دے رہی تھیں۔ اپنی گلی میں پہنچتے ہوئے وہ رو کے تھے
اور ہزال کا ہنس ہنس کر برا حال ہو گیا تھا۔

یار ایک بلی ہو تو مانگی تھی۔" زوئی نے رونی صورت بناتے ہوئے بولا۔"

www.novelsclubb.com

تمہیں پتہ بلی کون ہے؟" حیا نے پیٹ پہ ہاتھ رکھتے ہوئے بولا کیونکہ ہنسے کی وجہ "
سے اب درد ہو رہا تھا۔

بلی ان کی بیٹی کا نام ہے۔۔۔۔ہاہاہاہااور تم ان کی بیٹی اپنے بھائی کے لیے مانگ رہی تھی۔تو وہ اور تمہیں پھول کا ہار پہناتی۔"ہزال نے ہنستے ہوئے بتایا۔تو اور باقیوں کا بھی ہنس ہنس کے برا حال ہو گیا تھا۔

"ہزال کی بچی۔۔۔ تمہیں تو میں دیکھ لوں گی۔"زوئی نے اسے وارن کرتے ہوئے کہا کیونکہ ابھی اس میں ہمت نہیں تھی۔حیا نے بوتل گھمائی جو وہ ساتھ ہی اٹھالائی تھی۔جو کہ آئرہ پہ روکی تھی۔اور اس نے ڈیئر چوز کیا تھا۔

"آئرہ ہم سب یہیں روکیں گے اور تم نے وہ سامنے والے گھر کی بیل بجا کر آنی ہے۔"زوئی نے شیطانی مسکراہٹ کے ساتھ بتایا اور آئرہ بیل بجانے کے لیے گئی۔اور جیسی ہی وہ بیل بجانے کے لیے گئی تو ان سب نے دوڑ لگا دی اور آئرہ بھی چیختی ہوئی ان کے پیچھے بھاگی۔وہ سب جانتے تھے کہ آئرہ چڑیلوں سے کتنا ڈرتی ہے۔

آئرہ چڑیل۔۔۔۔"ہزال نے بھاگتے ہوئے اونچی آواز میں بولا تو آئرہ چیختی ہوئی" اور تیز بھاگی۔اور ان سب کا آئرہ کی حالت دیکھ کر ہنس ہنس کر برا حال ہو رہا تھا۔

بد تمیز۔۔۔۔تم لوگوں کے جیسے دوست اللہ کسی کو نہ دے۔"آئرہ نے روڈ پہ" بیٹھتے ہوئے بولا۔

اب کی بار عیسیٰ پکڑا گیا تھا اور ان سب کے اسرار پہ وہ گاڑی کی چھت پہ چڑھ گیا تھا۔

اب بتاؤ۔۔۔۔کیا کرنا ہے۔"عیسیٰ نے ان کی طرف دیکھا۔"

تم نے اونچی اونچی بولنا اس کی طرف منہ کر کے۔"مومن نے اشارہ کرتے" ہوئے بتایا۔

www.novelsclubb.com

"بولنا کیا ہے؟"

زینب آئی لو یو۔۔۔۔زور زور سے۔"مومن نے دانت نکالتے ہوئے بتایا تو عیسیٰ" نے نہ میں سر ہلایا۔

"نہیں میں یہ نہیں کروں گا۔"

کرنا پڑے گا۔۔۔۔۔ورنہ میں تمہارا موبائل واپس نہیں کروں گی۔"زوئی نے"

اس کا فون ہوا میں لہراتے ہوئے بولا تو نہ چار عیسیٰ نے اونچی آواز میں بولا تو ایک

انکل اپنی بالکونی میں نکلے۔

بے شرم لڑکے۔۔۔۔۔کوئی شرم حیا نہیں ہے تم میں آدھی رات کو کیا تماشہ لگایا"

ہوا۔۔۔۔۔چلو نکلو۔"انہوں نے اچھی خاصی انسلٹ کی اور باقیوں نے دانت

نکالنے شروع کر دے۔

چلو جاؤ یہاں سے، پتہ نہیں کیا ہو گیا ہے آج کل کی نسل کو۔"وہ بوڑھے انکل"

واپس چلے گئے۔اب کی بار مومن نے وہی لائن اونچی اونچی بولی تو ان انکل نے جوتا

اتار کہ مارا جو کہ سیدھا نعمان کے لگا تھا اور وہ سب وہاں سے بھاگے ے

تھے۔اور بعد میں نعمان ان کے ہتھے چڑھ گیا تھا اور اس نے سب کو پیزا پارٹی دی اور

اسی طرح ہنستے ہوئے ایک شام گزر گئی اور سب اپنے گھروں کو نکل گئے۔

«««««««««««««««««««««««

ان کو یونیورسٹی سے چھٹیاں تھیں اس لیے سب ہی سکون سے سوئے تھے۔ ہزال ابھی سوئی ہوئی تھی جب اس کا فون بجا اور اس نے نیند میں ہی اٹھایا اور دوسری طرف زوئی، آئرہ اور حیا گروپ وڈیو کال پہ تھیں۔

اسلام و علیکم! مہرانی صاحبہ آپ کی نیند پوری نہیں ہوئی کیا۔؟" زوئی نے طنز کیا۔"

وعلیکم السلام! یار صبح صبح کیوں فون کر دیا ہے۔" ہزال نے آنکھیں ملتے ہوئے" پوچھا۔

ٹائم دیکھا ہے کیا ہو رہا ہے!" آئرہ نے گھڑی آگے کرتے ہوئے بتایا جو دوپہر کا" ایک بجا رہی تھی۔

آج ماما نے نہیں اٹھایا تو تم لوگ آ گئے۔۔۔" ہزال نے جمائی روکتے ہوئے بولا۔"

www.novelsclubb.com

ہماری نیند حرام کر کے خود سوئی ہوئی ہے۔"زوئی نے طنز کیا۔"

ہیں میں نے، میں کیا کیا بہن۔"ہزال نے معصومیت کے سارے ریکارڈ توڑتے" ہوئے بولا۔

کل رات کو جو تم نے ہمیں اتنا بھگایا تھا،اف میری ٹانگوں میں اتنی درد ہو رہی" تھی۔"حیاتب سے پہلی بار بولی تھی۔

اچھا۔۔۔کوئی بات نہیں۔اب یہ بتاؤ کس خوشی میں فون کیا ہے صبح صبح۔"ہزال" نے ان سب کی شکلوں کو غور سے دیکھتے ہوئے سوال کیا۔

صبح نہیں دوپہر۔۔۔۔"آئرہ نے تو صحیح کی۔"

ارحم کا فون آیا تھا وہ کہہ رہا ہے کہیں گھومنے چلتے ہیں۔"زوئی نے بنا تمہید باندھے" ہزال کو بتایا۔

اب کونسی جگہ مل گئی ہے گھومنے کو؟"ہزال نے آبرو اچکاتے ہوئے پوچھا۔""

یارادھر ہی کوئی گاؤں ہے، کہہ رہاوہاں چلتے ہیں اور بھی کہیں گھومنے کا پلین"
ہونا۔"حیانے ہزال کو بتایا۔

ہمممم۔۔۔۔تم تینوں آرہی ہو۔"ہزال نے پوچھا۔"

ہاں۔۔۔اور تم بھی آنا،وہ اپنے لنگور کزن کو بھی لے آنا۔"آئرہ نے لنگور پہ خاصا"
زور دیا جس پہ سب کی ہنسی نکل گئی۔

آئرہ خیریت ہے، کیاارادے ہیں تم لوگوں کے جو اسے خود انوائیٹ کر رہے"
ہو؟"ہزال نے شکیہ نگاہ ان سب پہ ڈالی۔

کچھ نہیں۔۔۔ہم نے سوچا کہ اس کو بھی گاوں دکھادیں۔"آئرہ نے آنکھیں"
گھماتے ہوئے بولا۔

اوکے ٹھیک ہے۔کتنے بجے نکلنا ہے اور گاڑیوں کا کیا حساب ہے۔"ہزال نے ہامی"
بھرتے ہوئے کہا۔

تم، حیااور نعمان، مومن کے ساتھ آؤ گے۔اور ارحم عیسیٰ، آئرہ اور مجھے لے آئے گا۔"زوئی نے بتایا۔

اوکے اللہ حافظ۔۔۔ملتے ہیں پھر۔"حیانے کہتے ہوئے فون کاٹ دیا۔اور ہزال بالوں کو لپیٹتی ہوئی اٹھ گئی، چپل پہنتے ہوئے وہ اپنے کمرے سے نکل کر نیچے آئی۔

ماما نعمان کدھر ہے؟"ہزال نے نایاب بیگم سے پوچھا جو لاونج میں صفائی کروا رہی تھیں۔

وہ لان میں بیٹھا ہوا ہے۔"نایاب بیگم نے وہیں سے اونچی آواز میں بتایا اور ہزال لان کی طرف چل دی۔جہاں پر نعمان کسی سے فون پر بات کرنے میں مصروف تھا۔ہزال کو اپنی طرف آتا دیکھ کر اس نے فون بند کیا۔

اسلام و علیکم!"نعمان نے مسکراتے ہوئے سلام کیا۔"

"!وعلیکم السلام"

کوئی کام تھا؟" نعمان نے آئبرو اچکاتے ہوئے سوال کیا۔"

"ہاں۔۔۔ہم سب فرینڈز آوٹنگ کے لیے جا رہے ہیں۔تم بھی چلو گے۔"

"!اوکے کب نکلنا ہے"

ایک گھنٹے تک۔۔۔سو تیار ہو جانا۔میں جا رہی ہوں شاور لینے۔" ہزال نے کہتے ہوئے اندر کی جانب قدم بڑھا دیے اور نعمان دوبارہ سے فون میں مصروف ہو گیا۔

ہزال شاور لے کر نکلی اور شیشے کے سامنے کھڑی اپنے بال برش کرنے کے بعد اس نے اپنی سکن کو موسچورائز کیا اور سن سکرین اپلائے کرنے کے بعد مسکارہ اور لائٹ سی لپ سٹک لگائی اور کانوں میں گرین رنگ کے بڑے بڑے نگوں والے ٹاپس کانوں میں ڈالے۔اور بالوں کی رف چٹیا بنا کر آگے ڈالی اور مونگیا رنگ کا فل شلوار

قمیص پہنے اور سیاہ ڈپٹہ گلے میں ڈالے وہ بالکل تیار کھڑی تھی۔اپنے پیر سیاہ جو گرز میں مقید کرتے ہوئے اپنا بیگ پکڑتی ہوئی باہر نکل گئی۔

"ماما جان ہم جا رہے ہیں۔"ہزال اونچی آواز میں کہتی ہوئی نعمان کے ساتھ باہر نکل گئی۔مومن اور حیا گاڑی میں ان دونوں کا انتظار کر رہے تھے۔ہزال پچھلا دروازہ کھولتی ہوئی بیٹھ گئی اور نعمان مومن کے ساتھ بیٹھ گیا۔اور ان کے پیچھے ہی دوسری گاڑی میں ارحم لوگ بھی آ رہے تھے۔آدھے گھنٹے کی مسافت کے بعد وہ ایک کچے راستے کی جانب بڑھے جو کہ گاؤں کی جانب جاتا تھا۔

"واو۔۔۔"حیا نے ارد گرد کے منظر دیکھتے ہوئے بولا۔

"یہ واقعی ہی بہت زیادہ پیارا علاقہ ہے۔"ہزال نے بچوں کی طرح پرجوش لہجے میں کہا تو مومن نے بیک مرر سے اس کی جانب دیکھا اور مسکراہٹ نے اس کے لبوں کا احاطہ کیا۔

www.novelsclubb.com

پہنچ گئے ہم۔۔۔"مومن نے گاڑی روکتے ہوئے بولا تو وہ سب گاڑی سے اترے" اور دوسری گاڑی سے زوئی، آئرہ، ارحم اور عیسیٰ بھی انہی کی جانب بڑھ رہے تھے۔

تو کیسی لگی یہ جگہ؟"ارحم نے اطراف میں نظر دوڑاتے ہوئے پوچھا۔"

بہت حسین ہے۔"حیا نے چہکتے ہوئے بولا۔حیا نے جامنی رنگ کی گھٹنوں تک" آتی فراک پہن رکھی اور بالوں کو ہمیشہ کی طرح پونی میں جکڑا ہوا تھا۔اور ہم رنگ سٹالر گلے میں لپیٹ رکھا تھا۔

چلو پھر چلتے ہیں۔۔"ارحم ان سب کو لیتا ہوا ایک گھر کی جانب لے گیا۔جہاں پہ" ایک صاحب نے ان کا کافی اچھے سے استقبال کیا۔

ارحم نے مجھے بتایا تھا کہ آپ سب آرہے ہیں۔مجھے کافی خوشی ہوئی۔"ان" درمیانی عمر کے صاحب نے شفقت سے بتایا اور اتنی دیر میں ملازمہ ان کے لیے خالص دودھ سے بنی ہوئی چائے رکھ گئی اور ساتھ دیگر لوازمات سے میز بھر دیا تھا۔

انکل۔۔۔چائے بہت مزے کی ہے۔"حیا نے چائے کا گھونٹ بھرتے ہوئے" تعریف کی۔ان سب نے حیا کی بات کی تائید کی۔

یہ خالص دودھ کی چائے ہے اس لیے ذائقہ دار ہے۔"ارحم نے ان سب کو بتایا۔"

یار۔۔۔ہم تو پتا نہیں کس کس دودھ کی پیتے ہیں۔"آئرہ نے منہ بناتے ہوئے" بولا۔

انکل آپ نے اپنا نام نہیں بتایا؟"زوئی نے سوال کیا۔"

"یعقوب چودھری نام ہے میرا۔"

انکل یعقوب ہمیں باہر کھیتوں میں گھومنا ہے."آئرہ نے فرمائش کی۔"

"جی جی ضرور۔۔۔حسن تم لوگوں کے ساتھ جائے گا،وہ سارا کچھ دکھائے گا۔"

انہوں نے اپنے بیٹے کو آواز دے کے بلایا تو ایک دراز قد نوجوان اندر داخل ہوا ۔سفید شلوار قمیض میں ملبوس،شال کندھوں پہ لپیٹے ہوئے وہ اچھا لگ رہا تھا۔اس

نے لڑکیوں کی وجہ سے فورا نظریں جھکالیں مگر وہ چاروں بے شرموں کی طرح اس کا جائزہ لے رہی تھیں۔

بابا آپ نے بلایا۔"حسن نے شائستہ سے لہجے میں پوچھا۔"

یار یہ کتنا شریف ہے۔اس کو تنگ کرنے کا مزہ آئے گا۔۔"آئرہ نے ہزال کو کہنی مارتے ہوئے بولا تو ان سب نے اسے گھوری سے نوازا۔

آئرہ تھوڑی سی بھی ہے۔۔۔"ہزال نے انگلیوں کی چٹکی بناتے ہوئے پوچھا تو"

آئرہ نے دانت دکھاتے ہوئے نفی میں سر ہلایا۔

چائے وغیرہ پینے کے بعد وہ سب کے سب حسن کے ساتھ باہر نکل آئے جوان کو گاؤں کی سیر کروانے کے لیے لے گیا۔اور گاؤں کے لوگ ان سب کو حیرانگی سے دیکھ رہے تھے کیونکہ وہ راستے میں ملنے والے ہر بندے کو چھیڑتے ہوئے گزر رہے تھے۔

یہ کیا ہے؟"نعمان نے حسن سے پوچھا۔"

یہ گنوں کا رس نکالتی ہے۔"حسن نے مسکراتے ہوئے بتایا اور نعمان دلچسپی سے "
ہر چیز کو دیکھ رہا تھا۔

حسن ہمیں بھی گنے کا رس پینا ہے۔"آئرہ نے آنکھیں ٹپٹپاتے ہوئے بولا اور "
آئرہ کے یک دم بلانے سے حسن ڈر گیا۔اور آئرہ بار بار اسے تنگ کر رہی تھی۔

آپ لوگ ادھر بیٹھیں میں بول کر آتا ہوں۔"حسن نے ان سب کو چارپائیوں پہ "
بٹھاتا ہوا خود ان آدمیوں کی طرف چلا گیا۔

اور تھوڑی دیر میں دو عمر بچے ان سب کے لیے گلاس اٹھائے آ رہے تھے۔

شکریہ۔"ہزال نے گلاس لیتے ہوئے بولا۔"

ہمم۔۔۔یہ کتنا مزے کا ہے۔۔"نعمان نے گھونٹ بھرتے ہوئے تعریف کی"
اور باقی سب اس کو دیکھ رہے تھے جو کہ ہر چیز کو بہت شوق سے دیکھ رہا تھا اور چکھ رہا تھا۔

نعمان۔۔۔ایک شرط ہو جائے۔۔۔جو جیتے گا اسے منہ مانگا انعام."زوئی نعمان"
سے مخاطب ہوئی۔

کیسی شرط؟"نعمان نے ان سب کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔"

گنے کا رس پینا ہو گا۔دیکھتے ہیں کون کتنے گلاس پی سکتا ہے۔"ارحم نے اسے"
سمجھایا۔

"یہ کیسی شرط ہے۔؟"

اوہ۔۔۔انگریز بابو میں دم نہیں ہے."مومن نے اسے لتاڑتے ہوئے بولا تو"
نعمان نے ایک نگاہ مومن پہ ڈالی۔

www.novelsclubb.com

چلو ٹھیک ہے۔۔ویسے میرے مقابلے میں کون آئے گا۔"نعمان نے ہامی بھر لی"
اور ارحم نے آئرہ کی طرف مسکراہٹ اچھالی اور آئرہ نے جواباً گن کا سائن دیا۔

عیسیٰ ہمارا شہزادہ۔۔۔۔"زوئی نے اس کو تھپکتے ہوئے کہا۔"

جبکہ ہزال ان سب کو دیکھ رہی تھی۔

حسن بھائی آپ گنے کا رس منگوائیں۔"زوئی نے آرڈر دیا اور حیا اپنا کیمرہ آن"
کر چکی تھی۔آئرہ بھی حسن کے پیچھے چلی گئی۔اور جا کر ایک گلاس خود پکڑ لیا۔

یہ مجھے دے دیں اور باقی لے جائیں۔"آئرہ نے گلاس اٹھایا اور اس کے پیچھے پیچھے"
چلتی ہوئی آ گئی۔حسن نے گلاسز رکھ دیے۔اور نعمان اور عیسیٰ آمنے سامنے بیٹھ گئے

۔

شروع ہو جاو۔۔۔۔"زوئی نے بولا اور ان دونوں نے گلاس اٹھا لیے اور نعمان"
سے پہلے عیسیٰ نے گلاس ختم کر لیا اور نعمان نے جیتنے کی خاطر جلدی سے ختم کیا اور

آئرہ نے اپنے ہاتھ میں پکڑا ہوا گلاس اس کے ہاتھ میں تھما دیا جبکہ عیسیٰ اب سکون سے دوسرا گلاس پی رہا تھا اور نعمان نے تین گلاس ختم کر دیے جبکہ آئرہ، مومن اور ارحم اپنی ہنسی روکنے کی کوشش کر رہے تھے۔ جبکہ ہزال ان سب کو شکیہ نگاہوں سے گھور رہی تھی۔

اس گیم کا ونر ہے نعمان۔۔۔۔"ارحم نے تالیاں بجاتے ہوئے اعلان کیا اور نعمان" نے فاتح مسکراہٹ مومن پہ ڈالی جس کے جواب میں مومن نے بھی ایک طنزیہ مسکراہٹ اچھالی جس کا معنی سب کو تھوڑی دیر میں پتہ چلنے والا تھا۔ وہاں سے نکلنے کے بعد وہ سب ارد گرد کی کھیتوں میں گھومنے لگ گئے اور ارحم گدھا گاڑی پہ چڑھ کہ بیٹھ گیا اور باقیوں کو بھی اوپر چڑھا لیا اور اب پاگلوں کی طرح وہ پورے گاؤں کا چکر کاٹ رہے تھے اور لوگ منہ کھولے ان شگوفوں کو دیکھ رہے تھے۔ تھوڑی دیر بعد وہ یعقوب صاحب کے گھر پہنچ چکے تھے۔

www.novelsclubb.com

انکل بہت شکریہ، ہم نے بہت مزہ کیا۔"ہزال نے مسکراتے ہوئے شکریہ ادا" کیا۔

"مجھے بھی بہت خوشی ہوئی آپ سب کے آنے سے۔دوبارہ ضرور آیئے گا۔" یعقوب صاحب سے ملنے کے بعد وہ سب گاؤں سے روانہ ہو گئے اور اب ان کا کہیں اور جانے کا پلین تھا مگر نعمان کی اچانک سے طبیعت خراب ہونے لگ گئی تھی۔

"ہیلو ارحم۔۔۔ہم۔لوگوں کو پہلے گھر جانا چاہیے۔نعمان کی طبیعت کچھ ٹھیک نہیں ہے۔"ہزال نے ارحم کو فون کیا تو دوسری طرف ارحم نے ان سب پہ فاتحانہ نظر ڈالی کہ کام ہو گیا۔

www.novelsclubb.com

"اوہو۔۔۔کیا ہوا ہے اسے،زندہ تو بچ جائے گا نہ۔"ارحم کی آواز ابھری۔

"ہاں۔۔۔دل خراب ہو رہا اور پیٹ میں درد ہے۔تو میرا خیال ہے اب گھر چلیں" ۔"ہزال نے فکر مندی سے بولا تو مومن اور زوئی نے اسے کھانے والی نظروں

سے گھورا۔ارحم نے فون کا سپیکر آن کیا ہوا تھا اس کی بات سن کے آئرہ فورا سے بولی۔

"ہزال ایک کام کرتے ہیں ہم نعمان کو گھر ڈراپ کرتے ہیں اور پھر وہاں سے نکل جائیں گے۔"

"ہاں یہ بھی ٹھیک ہے تم لوگ پہنچو، ہم بھی آرہے ہیں۔" ہزال نے کہتے ہوئے فون بند کر دیا اور وہ نعمان کعع گھر ڈراپ کرنے چلے گئے۔ نعمان نے دروازہ کھولا اور گاڑی سے باہر نکل آیا اور ہزال اس کے پیچھے نکلنے لگی تھی جب مومن نے اسے روکا اور خود باہر نکل گیا اور نعمان کو گھر کے اندر چھوڑ کر آگیا۔اور تھوڑی دیر میں وہ سب ریسٹورنٹ میں جمع ہو چکے تھے۔اور عجیب تماشہ لگا یا ہوا تھا۔ارد گرد کے سب لوگ انہی کی طرف متوجہ تھے۔

نعمان، ہزال کدھر ہے؟ وہ واپس نہیں آئی؟" نایاب بیگم نے نعمان کو اکیلے اندر" داخل ہوتے دیکھ کر پوچھا۔

نہیں آنٹی میری طبیعت کچھ ٹھیک نہیں ہے، تو میں گھر آ گیا ہوں، ہزال اپنے" "فرینڈز کے ساتھ کے۔

"بیٹا میں آپ کے لیے کچھ بھیجوں۔"

نہیں آنٹی۔۔۔" نعمان ابھی بولنے ہی لگا تھا کہ اچانک سے دل خراب ہوا اور وہ" منہ پہ ہاتھ رکھتا ہوا اپنے واشروم کی طرف بڑھا اور تقریباً دس منٹ کے بعد وہ واشروم سے نکلا۔ تو نایاب بیگم اس کا انتظار کر رہی تھیں۔

آنٹی آپ یہاں۔؟" نعمان نے انہیں دیکھتے ہوئے ہو چھا۔"

بیٹا آپ کو کیا ہوا ہے؟ مجھے کچھ بتاؤ تاکہ میں آپ کو دوائی دوں۔" نایاب بیگم نے" فکر مندی سے پوچھا کیونکہ اس کا چہرہ مرجھا گیا تھا۔

پیٹ میں درد ہو رہا ہے اور الٹیاں ہو رہی ہیں۔ آپ مجھے پانی منگوا دیں" بس۔" نعمان نے بستر پہ بیٹھتے ہوئے بتایا۔

اچھا میں بھیجتی ہوں وردہ کے ہاتھ ریسٹ کرو اور ہزال آتی ہے تو تمہیں ڈاکٹر کے" "پاس لے جائے گی۔

نہیں نہیں آنٹی اتنی طبیعت خراب نہیں ہے۔" نعمان نے مسکراتے ہوئے" انہیں منع کیا۔

www.novelsclubb.com

"اچھا چلو ٹھیک ہے۔ آسیہ باجی کا فون آیا تھا۔"

ممی کا فون آیا تھا، کیا کہہ رہی تھیں۔؟" نعمان نے سیدھے ہوتے ہوئے تجسس" سے پوچھا۔

"۔وہ پاکستان آرہی ہیں۔دو دن میں"

اچھا ممی بھی آرہی ہیں۔دراصل میری بات نہیں ہوئی ان سے آج۔"نعمان نے" بتایا اور نایاب بیگم اسے ہدایت کرتی ہوئی چلی گئیں۔اور نعمان نے آنکھیں موند لیں اور اپنے خیالوں میں گم ہو گیا۔تھوڑی دیر میں دروازہ بجا اور وردہ ہاتھ میں پانی کا جگ لیے اندر داخل ہوئی اور نعمان اسی طرح آنکھیں موندے لیٹا تھا اور منہ پہ مسکراہٹ تھی۔

نعمان بھیا۔۔۔کس کو دیکھ رہے ہیں۔؟"وردہ نے سائیڈ ٹیبل پہ جگ رکھتے" ہوئے پوچھا تو نعمان نے پٹ سے آنکھیں کھول دیں۔

"کسی کو بھی نہیں۔"

مجھ سے جھوٹ مت بولیں۔آپ کسی کا چہرہ یاد کر کے مسکرا رہے تھے"

نہ۔۔۔ہیں نہ۔"وردہ نے اسے چھیڑتے ہوئے پوچھا تو نعمان کہ منہ پہ پھر سے مسکراہٹ بکھر گئی۔

www.novelsclubb.com

آئے۔۔۔آپ بلش کر رہے ہیں۔۔۔۔ہاہاہاہامیں ہزال کو بتاؤں گی۔آپ بلش" کر رہے تھے۔"وردہ نے مذاق اڑاتے ہوئے بولا۔

نہیں اس کو کچھ مت بتانا اور بلش لڑکیاں کرتی ہیں پاگل۔"نعمان نے اسے" مصنوعی غصے سے ڈانٹا۔

اچھا، پھد تو مجھے شک ہو رہا ہے۔"وردہ نے منہ پہ سنجیدگی لاتے ہوئے بولا تو" نعمان نے اس کی طرف دیکھا

"کیسا شک۔۔۔"

یہی کہ کہیں آپ لڑکی تو نہیں ہیں۔کیونکہ آپ بکش کر رہے تھے اور آپ کے" مطابق بلش لڑکیاں کرتی ہیں۔"وردہ نے زوردار قہقہہ لگاتے ہوئے بولا تو نعمان اس کا منہ دیکھی گیا۔

اف۔۔۔یہ ابراہیم سسٹرز۔۔"نعمان دانت کچکاتا رہ گیا۔اور وردہ ہنستی ہوئی باہر نکل گئی اور نعمان نے پانی کا گلاس بھرا اور پی کر لیٹ گیا۔اور اپنا فون نکال کر آسیہ کو فون کیا۔

ہیلو! ممی تو فائنلی آپ پاکستان آرہی ہیں۔اور پھر تیار ہیں نہ آپ۔"نعمان نے فون کان کو لگاتے ہوئے بولا تو دوسری جانب سے آواز ابھری۔

ہاں میرے بیٹے میں تیار ہوں۔اتنے سالوں سے تو انتظار کر رہے ہیں۔"آسیہ بیگم کی بات کا مطلب سمجھتے ہوئے نعمان کا قہقہ فضا میں گونجا۔نا جانے وہ کس چیز کا ذکر کر رہے تھے،یہ تو وقت ہی بتائے گا۔

www.novelsclubb.com

وہ سب ریسٹورنٹ میں بیٹھے ہوئے تھے اور اپنے آرڈر کا انتظار کر رہے تھے۔اور تھوڑی دیر میں ان کا کھانا آ چکا تھا۔ جس میں دو لارج پیزا اور فرنچ فرائز تھے۔اور کولڈ ڈرنکس تھے۔ مومن ہزال کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔

مومن اپنی پلیٹ میں سے کھاو۔"ہزال نے اسے گھورتے ہوئے بولا جو ہزال کی پلیٹ میں ہی سے فرائز کھا رہا تھا۔

میں تو یہیں سے کھاؤں گا۔۔"مومن نے ڈھیٹوں کی طرح کہتے ہوئے کھانا جاری رکھا۔

ہزال گھر سے فون تو نہیں آیا۔"حیا نے مسکراہٹ دباتے ہوئے پوچھا۔"

کیوں؟ کوئی خاص بات تھی؟"ہزال نے گھورتے ہوئے پوچھا۔"

بس ایسے ہی کوئی ایمرجنسی وغیرہ۔۔"آئرہ نے بات کو ادھورا چھوڑا۔"

وہ تمہارا کزن کہیں اوپر نہ پہنچ گیا ہو۔"ارحم نے شیطانی مسکراہٹ کے ساتھ بولا" تو ہزال کو ان کی بات سمجھ میں آنے لگ گئی۔

سچ سچ بتاؤ، تم لوگوں نے کیا گل کھلایا ہے؟"ہزال نے کھانا کھاتے ہوئے ان" سب سے پوچھا اور ان سب نے باری باری ایک دوسرے کو دیکھا اور ہنس پڑے اور ہزال ان سب کو ہونقوں کی طرح دیکھ رہی تھی۔

کچھ نہیں بس ایک چھوٹا سا گل کھلایا ہے"آئرہ نے چٹکی دکھاتے ہوئے بتایا۔"

اچھا اور بتانا پسند کرو گی کہ وہ چھوٹا سا گل کون سا ہے۔"ہزال نے کولڈ ڈرنک کا" گھونٹ لیتے ہوئے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

بس ایک عدد گولی ڈالی تھی اس کے گلاس میں۔"ارحم نے گلاس کی طرف اشارہ" کرتے ہوئے بتایا اور ہزال نے آنکھیں پھاڑے ان کو دیکھا۔

www.novelsclubb.com

واٹ۔۔۔تم لوگ پاگل ہو۔"ہزال کی آواز شاک سے اونچی کوئی تھی اور وہ" تقریباً چیخی تھی۔زوئی نے اس کے منہ پہ ہاتھ رکھا تھا۔

آہستہ۔۔۔مرے گا نہیں۔بس چند الٹیاں ہوں گی۔"مومن نے پیزا کا آخری" بائٹ لیتے ہوئے اطمینان سے بتایا۔

بہت ہی کوئی ڈیش لوگ ہو۔۔۔"ہزال نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔"

ہاں ہمیں پتہ بہت حسین لوگ ہیں ہم۔۔۔"عیسیٰ نے شیخی بگاڑی۔"

اب آئسکریم کھانے کی باری۔۔۔بتاو کون سا فلیور کھاؤ گے۔"ارحم نے ان سب" کو آفر کی۔اور سب نے اپنے پسندیدہ فلیور منگوائے اور ہزال اور مومن نے ہمیشہ کی طرح کافی فلیور منگوایا تھا۔وہ ان دونوں کی فیورٹ تھی۔

اب اگر تم نے میری آئسکریم پہ نظر رکھی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔"ہزال" نے مومن کو گھورتے ہوئے بولا۔

اچھا نہیں رکھتا۔۔۔ندیدی۔"مومن نے ہزال کا ناک دباتے ہوئے بولا تو ہزال" نے ایک زوردار چپت رسید کی۔اور باقی سب ان کی نوک جھوک سے مزہ لے رہے تھے۔

یار وہ سامنے ٹیبل والی لڑکیاں ہمیں گھور رہی ہیں۔"زوئی نے ان کو نظر میں" رکھتے ہوئے بولا تو وہ سب ایک دم سے مرنے لگے تھے کہ ہزال نے ان کو روکا۔ اوئے۔۔۔گدھو ایک ساتھ دیکھو گے تو شک پڑے گا۔"ہزال کی بات پہ عمل" کرتے ہوئے ان سب نے ایک ایک کر کے دیکھا۔

دفعہ کرو۔خودی منع ہو جائیں گے۔"ارحم نے آئسکریم کا چمچ منہ میں ڈالتے" ہوئے بولا۔

آہ۔۔۔یار لڑکی نے آنکھ ماری۔"آئرہ نے منہ کھولے ان کو بتایا۔تو ان سب نے" اس لڑکی کو دیکھا جو کہ اب بھی مومن کو دیکھ کہ دانت نکال رہی تھی۔ہزال نے چمچ نیچے رکھا اور کرسی سے اٹھ کر ان کی ٹیبل کی جانب بڑھ گئی تو مومن اور زوئی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اس کے پیچھے گئے۔ جبکہ باقی سب اپنی کرسیوں پہ منہ موڑے شو دیکھنے کے لیے بیٹھ گئے۔

ایکسکیوزمی مس۔۔!"ہزال نے اس کو اپنی طرف متوجہ کیا۔"

"یس۔"

تم نے اسے آنکھ کیوں ماری؟"ہزال نے بغیر تمہید باندھے بات کی۔"

میری آنکھ میری مرضی۔"اس لڑکی نے ڈھٹائی کا مظاہرہ کرتے ہوئے بولا تو"

ہزال نے اچانک سے سلش کا گلاس اس لڑکی کے منہ پہ پھینکا اور ان سب نے حیرانی سے ہزال کی جانب دیکھا جو پرسکون انداز میں کھڑی مسکرا رہی تھی۔

یہ کیا کیا۔۔۔؟"وہ لڑکی تقریباً چلائی تھی۔"

میرے ہاتھ میری مرضی۔"ہزال اس لڑکی جانب جھکتے ہوئے بولا تو آئندہ" سمیت سب کی ہنسی نکل گئی۔

علیشے یہ کیا ہوا؟" دو لڑکے جو کہ شاید باہر گئے ہوئے تھے اچانک سے اندر آئے" اور فکر مندی سے پوچھنے لگ گیا۔

"یہ پاگل لڑکی۔۔۔اس نے سلش کا گلاس مجھ پہ انڈیل دیا۔"

اس نے رونی سی صورت بناتے ہوئے بتایا۔

لڑکی یہ کیا بد تمیزی ہے۔۔۔بد تمیز عورت۔"اس لڑکے نے غراتے ہوئے" بولا۔

شٹ اپ۔۔۔۔تمیز سے بات کرو ورنہ تمہارا منہ توڑ دوں گا میں۔"مومن نے" تقریباً دھاڑتے ہوئے بولا۔ارحم اور عیسیٰ جلدی سے ان کی جانب آئے۔

تم کیا توڑو گے۔۔میں تمہارا منہ توڑ دوں گی۔"شائنہ نے چلاتے ہوئے بولا۔"

تم ہاتھ تو لگا کہ دکھاو اسے پھر میں تمہیں بتاؤں گی۔"ہزال نے پر سکون لہجے میں" بولا مگر اس کا لہجہ باور کروانے والا تھا۔

ہزال چلو یہاں سے۔۔۔کافی ہو گیا ہے۔"زوئی نے اس کا بازو پکڑتے ہوئے" بولا۔

بھائی۔۔۔۔یہ اپنی بہن کو زرا سنبھال کہ رکھو۔۔۔"ہزال نے بہن کہ لفظ پہ زور" دیتے ہوئے بولا کیونکہ وہ کہیں سے بھی بہن بھائی نہیں لگ رہے تھے۔ہزال کی بات پہ ان سب نے اپنی ہنسی دبائی۔وہ سب وہاں سے مڑ گئے۔اور اچانک سے زوئی رکی اور ان کی طرف مڑی۔

بھائی ایک بات تو بتائیں۔آک کی بہن کی آنکھ میں کوئی پیدائشی مسئلہ ہے کیا" ۔۔۔۔جو ایک آنکھ خود بخود بند ہو جاتی ہے"زوئی نے دنیا جہان کی معصومیت چہرے پہ لاتے ہوئے پوچھا تو اس لڑکے نے غصے سے آنکھیں میچیں کیونکہ وہ سب اپنا بدلہ لینا اچھے سے جانتے تھے۔اور وہ سب وہاں سے بل ادا کرتے ہوئے نکل گئے اور پیچھے وہ لڑکا اس لڑکی سے کچھ بحث کر رہا تھا اور ہزال اس پہ طنزیہ مسکراہٹ اچھالنا نہ بھولی۔

اگلے دن ابراہیم صاحب بھی گھر پہنچ چکے تھے اور ان کے آنے کے بعد اگلے دن آسیہ باجی بھی پاکستان آچکی تھیں اور ان سب کے آنے کی وجہ سے ابراہیم ولا میں رونق لگی ہوئی تھی۔ سب ٹی وی لاونج میں بیٹھے تھے دسمبر کا آغاز تھا اور نایاب بیگم نے چائے کے ساتھ پکوڑے اور دیگر لوازمات بنائے تھے اور ہزال اب سب کو سرو کر رہی تھی۔

آنٹی آپ چینی کتنی لیں گی؟" ہزال گھٹنوں کے بل ٹیبل کے پاس بیٹھی ہوئی" سب کے لیے چائے بنا رہی تھی۔

میں چینی نہیں لیتی۔ ویٹ بڑھ جاتا۔" انہوں نے نخوت سے بولا۔"

ہنہ رہتی نہیں کوئی وڈی انگریزن۔"ہزال صرف سوچ ہی سکی اور اس نے" مسکراتے ہوئے چائے انہیں پکڑائی اور خود بھی اپنی چائے لیتی ہوئی صوفے پہ بیٹھ گئی۔

ماشاءاللہ ہزال کافی بڑی ہو گئی ہے۔اور وردہ بھی۔"آسیہ بیگم نے چائے کا گھونٹ" لیتے ہوئے کہا۔

آنٹی میں بھی بڑی ہو گئی ہوں۔جنت ابراہیم "جنت نے سب کا دھیان اپنی" طرف کیا کیونکہ سب اس کو اگنور کر رہے تھے۔

ہاں ہماری جنت بیٹی بھی بڑی ہو گئی ہے۔"آسیہ بیگم نے ہنستے ہوئے کہا۔"

شکریہ۔"جنت نے دانت دکھاتی ہوئے بولا۔"

ہزال آنٹی کو پکوڑے سرو کرو۔"نایاب بیگم نے اسے حکم دیا۔"

نہیں ممی آنٹی کا ویٹ گین ہو جائے گا۔"ہزال بڑبڑاتی ہوئی اٹھ گئی اور انہیں سرو" کیا۔

ماشاءاللہ سے ہزال بڑی ہو گئی ہے کہیں رشتہ وغیرہ تو طے نہیں کیا۔"آسیہ بیگم" کی بات سن کر ہزال نے ناگواری سے ان کی طرف دیکھا۔

نہیں ابھی تک تو نہیں۔"مسٹر ابراہیم نے ہنستے ہوئے آسیہ بیگم کو جواب دیا۔"

اچھا ویسے جب بھی سوچیں تو اپنے ارد گرد ضرور دیکھیے گا۔"آسیہ بیگم کی بات کا" مطلب ہزال اچھے سے سمجھ چکی تھی۔ابراہیم صاحب نے نایاب بیگم کی جانب دیکھا۔

www.novelsclubb.com

جی جی ضرور۔۔آپ کچھ اور لیں۔"نایاب بیگم نے مسکراتے ہوئے بات کو" تبدیل کیا کیونکہ وہ اپنے بچوں کے سامنے ایسی باتیں کرنا پسند نہیں کرتے تھے۔اتنی دیر میں مومن اندر داخل ہوا تو سب نے اس کی طرف دیکھا۔

اسلام و علیکم!"مومن نے سب سے سلام لی۔"

آؤ مومن بیٹا۔۔۔چائے پیو۔"مسٹر ابراہیم نے مسکراتے ہوئے دعوت دی۔"

شکریہ انکل۔۔وہ مجھے ہزال سے ضروری کام تھا۔"مومن نے انکار کرتے"

ہوئے بتایا۔

مجھ سے کام ہے۔"ہزال نے اپنی طرف انگلی کرتے ہوئے پوچھا۔"

ہزال اور کون ہے یہاں پہ۔"مومن نے اس کا کپ ٹیبل پہ رکھا اور اس کو کھینچتے"

ہوئے وہاں سے لے گیا اور آسیہ بیگم اور نعمان نے کن اکھیوں کے ساتھ ان

دونوں کو جاتے ہوئے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

کہاں لے کر جا رہے ہو؟"ہزال نے مومن کو روکتے ہوئے پوچھا جو کہ اسے"

کھینچتا ہوا باہر روڈ پہ لے آیا تھا۔

تمہارا فون کہاں ہے۔؟"مومن نے اس سے پوچھا۔"

یہ میری پاکٹ میں ہے۔"ہزال نے سویٹر کی جیب میں ہاتھ ڈال کر نکالا اور اس" پہ حیا کی نا جانے کتنی مس کالز آئی ہوئی تھیں۔

حیا تمہیں کب سے کال کر رہی ہے۔کوئی ہوش ہے۔بلکہ تم تو اپنے کزن کے" ساتھ مصروف تھی۔ہیں نہ۔"مومن نے طنزیہ لہجے میں بولا تو ہزال نے اسے گھوری سے نوازا۔

"اب مجھے بتاؤ ہوا کیا ہے؟"

حیا کی کال آئی تھی۔پتہ نہیں کیا ہوا ہے۔تم خود جا کر دیکھو اسے۔"مومن نے" اسے بتایا تو ہزال مومن کو وہیں چھوڑتی ہوئی حیا کے گھر کی جانب بھاگی۔اور وہ تقریبا بھاگتے ہوئے وہاں پہنچی تھی جہاں پہ وہی معمر سی خاتون گاڑی میں بیٹھ رہی ہیں تھیں اور مسٹر اور مسز امان ان کو خدا حافظ کہہ رہے تھے۔ہزال نے ایک اچٹتی سے نگاہ ان کے ساتھ کھڑے اذان پہ ڈالی اور اندر کی جانب بڑھ گئی۔ڈرائنگ روم کا دروازہ کھلا تھا اور مٹھائی کی ٹوکریاں اور تحائف وغیرہ پڑے ہوئے تھے۔ہزال کو

تھوڑی بہت سمجھ آگئی تھی۔وہ حیا کے کمرے کی جانب بڑھی۔حیا اپنے بیڈ پہ گھٹنوں میں سر دیے بیٹھی ہوئی تھی۔بال شانوں پہ بکھرے ہوئے تھے۔اس نے آہٹ کو محسوس کرتے ہوئے سر اٹھا کہ دروازے کی جانب دیکھا۔اپنوں کے قدموں کی آہٹ بھی انسان پہچان لیتا ہے۔

حیا۔۔۔"ہزال اسے پکارتی ہوئی اندر کی جانب بڑھی تو حیا بیڈ سے اٹھتی ہوئی" ہزال کے ساتھ چپک گئی اور رونا شروع کر دیا تھا۔

حیا کیا ہوا ہے۔۔۔مجھے بتاؤ جان کیا ہوا ہے۔"ہزال نے اسے چپ کرواتے" ہوئے پیار سے پوچھا اور حیا نے اور شدت سے رونا شروع کر دیا۔

تم کہاں پہ تھی۔۔۔۔تم کیوں نہیں آئی مجھے تمہاری ضرورت تھی۔"حیا نے" روتے ہوئے بولا تو ہزال اس کے اس طرح شکوہ کرنے پہ پریشان ہو گئی تھی۔

وہ نعمان کی مما آئی ہوئی تھیں۔تو ان کو چائے سرو کر رہی تھی۔"ہزال نے حیا کو" خود سے الگ کرتے ہوئے بتایا۔

"تو وہ مجھ سے زیادہ امپورٹنٹ ہیں۔"

بکواس نہیں کرو۔۔۔تم جانتی ہو میرے لیے کون اہم ہے اور کون نہیں۔"ہزال" نے اسے ڈپٹتے ہوئے پانی کا گلاس تھمایا۔

اب مجھے بتاؤ کیا ہوا ہے۔"ہزال نے اس کے پاس بیٹھتے ہوئے بتایا۔"

میرا نکاح ہے."حیا نے کسی غیر مرعی نقطے کو گھورتے ہوئے بتایا۔"

واٹ۔۔۔"ہزال تقریباً اچھلی تھی۔"

کب ہے۔۔۔"ہزال نے شاک کے عالم میں پوچھا۔"

اگلے جمعے کو۔"حیا نے ہزال کی طرف دیکھتے ہوئے بتایا۔"

یعنی دس دنوں بعد۔"ہزال نے انگلیوں پہ حساب لگاتے ہوئے پوچھا تو حیا نے" اثبات میں سر ہلایا۔

www.novelsclubb.com

"ہمم۔۔۔"

اب یہ بتاؤ تمہیں کیا مسئلہ ہے۔۔۔؟"ہزال اپنی اصل ٹون میں واپس آئی۔"

کچھ بھی نہیں۔۔۔مجھے ڈر لگ رہا ہے۔"حیا نے نچلا لب کاٹتے ہوئے جواب دیا۔"

تو منع کر دو۔۔۔ سمپل."ہزال نے پر سکون لہجے میں کہا تو حیا کی نظریں فورا اٹھی"

تھیں۔

"نہیں کر سکتی۔۔۔ماما بابا اور باقی سب خوش ہیں۔میں منع نہیں کر سکتی۔"

"تو ٹھیک ہے۔پھر اداس کیوں ہو۔۔۔۔"

پتہ نہیں۔جیسے کچھ کھونے کا ڈر ہو۔"حیا نے رنجیدہ لہجے میں بولا۔"

میری بات دھیان سے سنو۔جو تمہارا ہے وہ تمہارے پاس رہے گا۔کوئی تم سے"

چھین نہیں سکتا۔تم سمجھ رہی ہو نہ۔"ہزال نے اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے پیار سے

سمجھایا۔کیونکہ وہ جانتی تھی کہ حیا کو کیا چیز تنگ کر رہی ہے۔

www.novelsclubb.com

ہاں میں سمجھ رہی ہوں۔"حیا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔"

تو اب خوش ہو جاو۔میں ان دو نمونوں کے سر پہ بھی بم پھوڑوں۔"ہزال نے" ہنستے ہوئے اپنا فون نکالا۔زوئی اور آئرہ کو گروپ کال میں ایڈ کیا۔

ہائے نمونوں۔۔۔کیسے ہو؟"ہزال نے چہکتے ہوئے بولا۔"

ہم ٹھیک ہیں تم سناو۔۔۔"زوئی نے اس کو جواب دیا۔"

یہ حیا کو کیا ہوا ہے؟"آئرہ نے حیا کے بارے میں پوچھا جو خاموش بیٹھی ہوئی" تھی۔

دیویوں اور سجنو۔۔۔۔اپنے دل تھام کہ بیٹھ جائیں۔جو خبر میں آپ سب کو دینے" جا رہی ہوں۔اسے سننے کے بعد کہیں دل کا دورہ نہ پڑ جائے۔"ہزال کی ایکٹنگ پہ ان سب نے اسے آنکھیں دکھائیں۔

www.novelsclubb.com

ہزال جلدی بتاو۔۔۔ سسپنس نہ ڈالو۔"آئرہ نے آنکھیں گھماتے ہوئے بولا"
کیونکہ اسے سسپنس سے شدید نفرت تھی۔

ہماری حیا پرائی ہونے جا رہی ہے۔"ہزال نے دانت نکالتے ہوئے بتایا تو زوئی نے"
آنکھیں پھاڑے ان تینوں کو دیکھا۔

کیا مطلب؟"آئرہ نے ناسمجھی سے پوچھا۔"

حیا کا نکاح ہے اگلے جمعے کو۔۔۔۔دس دن بعد۔"ہزال نے ان کو ایکسپلین"
کیا۔تو وہ دونوں تقریباً اچھلی تھیں۔

نہ کریار۔"زوئی نے حیرانی کے عالم میں ہو چھا۔"

اللہ کی قسم۔۔۔۔سچ بول رہی ہوں۔"ہزال نے ان کو یقین دلایا تو آئرہ نے پراپر"
ناچنا شروع کر دیا تھا اور زوئی کا بھی کچھ یہی حال تھا۔ان دونوں کا بس نہیں چل رہا

تھا کہ وہ اڑ کہ ان کے پاس پہنچ جائیں۔کافی دیر تک ان کی باتیں جاری رہیں اور انہوں نے حیا کے نکاح کی تقریباساری پلیننگ بھی کرلی تھی۔اور شاپنگ کا پلین بھی بنالیا تھا۔ہزال حیا کو کافی حد تک سمجھانے میں کامیاب ہو چکی تھی۔

<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<

اگلی صبح وہ سب حیا کے گھر جمع تھے اور لان میں دھوپ سیک رہے تھے۔اور ایک دوسرے کو ہمیشہ کی طرح چھیڑ رہے تھے۔زوئی،آئرہ اور ہزال حیا کو مسلسل چھیڑ رہی تھیں۔اتنی دیر میں مومن اور عیسیٰ،ادحم اندر داخل ہوتے ہوئے دکھائی دیے۔حیا کی نظر یکدم ارحم سے ملی تھی۔اچانک سے اس کے اندر ایک چھبن سی ہوئی تھی۔

آجاؤ۔۔۔لڑ کو بیٹھ جاؤ،ایک دھماکے دار خبر ہے۔"ہزال ان کو دیکھ کر ہانک" لگائی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اچھا تو ہمیں بھی بتاؤ کونسی دھماکے دار خبر ہے۔"عیسی بولتا ہوا ان کے پاس ہی گھاس پہ بیٹھ گیا۔

پہلے تو اپنی کمر کس لو۔۔۔؟"آئرہ نے ان سب کو کہا۔"

اب بتا بھی دو کیا بات ہے۔؟"مومن نے تجسس سے پوچھا۔"

تو بات یہ ہے کہ ہماری حیا کا نکاح ہے۔اگلے جمعے اور پیچھے بس نو دن ہیں اور سارا"
ارینجمنٹ ہم نے کرنا ہے۔تو پھر تیار ہو۔۔۔"زوئی نے ان کو ساری بات سمجھائی اور وہ سب حیرانگی سے ان کی طرف دیکھ رہے تھے اور سب سے زیادہ صدمہ ارحم کو لگا تھا پر اس نے محسوس نہیں ہونے دیا۔

واہ حیا بڑی چھپی رستم نکلی تم تو۔ ہم سب میں سے پہلے تم نے بازی مار لی۔ "عیسیٰ" نے حیا کو چھیڑا تو سب اس کی بات پہ ہنس پڑے۔

اب شاپنگ بھی سٹارٹ کرنی ہے۔ مومن تم ہمارے ڈرائیور بنو گے۔ "ہزال" نے اسے آرڈر دیا۔

اووو۔۔۔۔ میں کیوں بنو فری میں ڈرائیور۔ "مومن نے آنکھیں گھماتے ہوئے" بولا۔

اس کے بدلے میں تمہاری مدد کروں گی شاپنگ میں۔ "ہزال نے آفر کی۔"

پکا تم ہی میرے ڈریسز چوز کرو گی۔ "مومن نے بچوں کی طرح پوچھا تو ہزال" مسکرا دی۔

عیسیٰ، ارحم اور مومن تم لوگ ڈیکوریشن کا کام کرواؤ گے۔ "زوئی نے ان تینوں" کو کام سونپا۔

اوکے ملکہ حضور۔"عیسیٰ نے مصنوعی جھکتے ہوئے بولا جیسے وہ واقع میں کوئی ملکہ " ہو اور وہ اس کا غلام۔

یہ ڈرامے بازیاں بند کرو۔کوئی کمی نہیں رہنی چاہیے۔"آئرہ نے ان سب کو ڈانٹا" جو کسی بات کو سیریس نہیں لے رہے تھے۔

آخر کو میرے یار کی شادی ہے۔"ہزال نے اونچی آواز میں بولا اور سب نے ہنسنا" شروع کر دیا۔

اچھا حیا ایک بات تو بتاو۔۔کہیں تم نکاح کے بعد بدل تو نہیں جاؤ گی۔"آئرہ نے" ہاتھ تھوڑی کے نیچے ٹکاتے ہوئے سوال کیا۔

کیوں نکاح کے بعد سر پہ سینگ آجاتے ہیں۔؟"حیا نے تپے ہوئے لہجے میں بولا تو" سب کی ہنسی چھوٹ گئی۔

توبہ، توبہ اتنا غصہ۔۔۔"آئرہ نے کانوں کو ہاتھ لگاتے ہوئے ایکٹنگ کی۔"

پتہ نہیں کس غریب کی قسمت پھوٹی ہے۔ہائے بیچارا۔"زوئی نے ترس کھانے"

والے لہجے میں بولا تو حیا نے ایک زوردار مکہ اسے جڑا۔

بکواس بند کرو۔۔بدتمیز انسان۔"حیا نے آنکھیں گھمائیں۔"

ویسے حیا نے ابھی سے پریکٹس شروع کر دی ہے۔"مومن نے دانت نکالتے"

ہوئے اسے چھیڑا تو اس کا بات کا مطلب سمجھتے ہوئے سب نے ہنسنا شروع کر دیا۔

ایکسکیوزمی۔۔۔مجھے جانا پڑے گا۔ مما کو گھر پہ کوئی کام ہے۔"ارحم بہانہ بناتا ہوا"

وہاں سے اٹھ گیا کیونکہ وہاں پہ اور بیٹھنے کی سکت نہیں رہی تھی۔

اوکے دیھان سے جانا۔۔"مومن نے اسے جانے دیا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اسی"

میں بہتری ہے۔

اچھا تو پھر کل تیار رہنا۔حیا اور میں تمہاری گاڑی میں چلیں گے۔اور زوئی، آئرہ" خود ی مال پہنچ جائیں گی۔اور میری گاڑی پہ مما، وردہ، جنت اور آسیہ آنٹی نعمان کے ساتھ آجائیں گی۔ان کو بھی شاپنگ کرنی ہے۔"ہزال نے ان کو اپنا پلین بتایا۔اور چائے پینے کے بعد ڈھیر ساری باتیں کرنے کے بعد وہ سب اپنے اپنے گھروں کو چل دیے۔

<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<

ماما آپ کب جارہی ہیں شاپنگ کے لیے۔؟"ہزال نے نایاب بیگم سے پوچھا۔"

تم لوگ کب جارہے ہو؟"نایاب بیگم نے مصروف انداز میں دریافت کیا۔"

ہم لوگ تو آج ہی جا رہے ہیں۔ حیا کا ڈریس لینا اس کی جیولری اور ساری چیزیں" بھی لینی ہیں۔ اور اپنی چیزیں بھی لینی ہیں۔" ہزال نے چپس منہ میں ٹھونستے ہوئے ان کو تفصیل سے بتایا۔

کہاں کی تیاریاں ہو رہی ہیں؟" آسیہ بیگم نے اندر داخل ہوتے ہوئے پوچھا۔"

آنٹی میری دوست کا نکاح ہے۔ اسی کے بارے میں ڈسکس کر رہے ہیں۔ آپ" بھی آیئے گا۔" ہزال نے ان کو بھی بتایا اور دعوت دی۔

وردہ، جنت، آپ اور آسیہ آنٹی کو نعمان لے آئے گا۔ میں اسے اپنی گاڑی کی چابی" دے دوں گی۔" ہزال نے چپس کھاتے ہوئے ان آگاہ کیا۔

اور تم کس کے ساتھ جاؤ گی۔؟" نایاب بیگم نے ہزال سے پوچھا۔"

میں اور حیا مومن کے ساتھ جا رہے ہیں۔ زوئی اور آئرہ بھی ہمیں وہیں جوائن" "کریں گی۔

"اوکے۔ مما میں فریش ہونے جا رہی ہوں۔ایک گھنٹے تک نکلنے والے ہیں۔"

ہزال چپس کا پیکٹ وہاں پہ رکھتے ہوئے نکل گئی۔

اور جا کر وارڈروب سے کھلا سا کرتا پاجامہ نکالا جو کہ پیلے رنگ کا تھا بالکل سمپل اور اس کے ساتھ پرنٹڈ سکارف کو گلے میں رول کیا اور سیاہ بالوں کی چٹیا بنا کہ پیچھے پھینکی اور پیروں کو جو گرز میں مقید کیے وہ تیار کھڑی تھی۔ہزال نے اپنا بیگ کندھے پہ ڈالا اور اپنے کمرے سے نکل کہ نیچے آ گئی اور اپنی گاڑی کی چابی نعمان کی جانب اچھالی۔

تمہیں راستہ تو پتہ ہے نہ۔ورنہ گوگل بابا زندہ باد۔"ہزال کہتی ہوئی باہر کی جانب" بڑھ گئی۔مومن گاڑی کے ساتھ ٹیک لگائے کھڑا تھا۔بلیک جینز کے ساتھ پیلا ڈھیلا سویٹر پہنے بال ماتھے پہ بکھرے ہوئے فون پہ مصروف ان کا انتظار کر رہا تھا۔

آؤ پیلے خربوزے۔۔۔۔"ہزال نے اسے مخاطب کیا تو اس نے نا سمجھی سے اپنے" کپڑوں کی جانب دیکھا۔

ہاں پیلی۔۔۔"مومن نے ہزال کے کپڑوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔"

یہ تمہیں کون خبر کر دیتا ہے کہ میں کونسا کلر پہننے والی ہوں۔"ہزال نے اسے اوپر سے نیچے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

اگر مجھے پتہ ہو تو کبھی نہ پہنوں۔اب بیٹھو۔حیا بھی آگئی ہے۔"مومن نے ہزال کے لیے فرنٹ ڈور کھولا تو وہ اندر بیٹھ گئی۔حیا بھی اتنی دیر میں حیا بھی آکر بیٹھ گئی تو مومن نے گاڑی سٹارٹ کی اور سڑک پہ ڈال دی۔

ہیلو زوئی کہاں ہو تم لوگ.؟"ہزال نے فون کان سے لگاتے ہوئے پوچھا تو دوسری جانب سے آواز ابھری۔

ہم گاڑی پارک کر کے آرہے ہیں۔تم بھی سب سے پہلے والے سٹور کہ پاس آجاؤ"۔ہم اس کے باہر ویٹ کر رہے ہیں۔"زوئی نے اسے بتاتے ہوئے کال کاٹ دی۔اور پانچ منٹ بعد وہ مال میں داخل ہو گئے تھے۔اور جاتے ہی ان کو زوئی، آئرہ اور عیسیٰ نظر آگئے تھے۔

www.novelsclubb.com

حیا بڑے لشکارے مار رہی ہو۔"زوئی نے اس سے گلے ملتے ہوئے چھیڑا تو حیا نے"
اسے زوردار مکا رسید کیا۔

سب سے پہلے ہم دلہن کا ڈریس لیں گے۔اور پھر اپنے،اس کے بعد جیولری"
وغیرہ۔"آئرہ نے ان سب کو بتایا۔

تو بھئی ہمارا کیا کام تم لوگوں کے ساتھ۔"عیسیٰ نے ان کی باتیں سنتے ہوئے"
پوچھا۔

تم لوگوں کا کام ہے چپ کر کے ہمارے ساتھ ساتھ چلتے جاو۔"زوئی نے ہاتھ"
باندھتے ہوئے بولا۔

www.novelsclubb.com

حد ہی بھئی۔"وہ دونوں ناچار ان کے پیچھے چلنے لگ گئے۔اور چلتے ہوئے وہ"
ڈیزائنر کی شاپ میں گھسی تھی۔مومن عیسیٰ اور آئرہ جاتے ہی صوفوں میں دھنس
گئے اور موبائل چلانے میں مصروف ہو گئے۔جبکہ زوئی اور ہزال نے پانچ چھے
برائیڈل ڈریسز نکال کہ حیا کو دیے اور اسے ٹرائل روم میں بھیج کر خود بھی آ کر

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

صوفوں پہ براجمان ہو گئی۔حیا پنک کلر کا پاؤں کو چھوتا ہوا فراک پہن کر باہر آئی اور گھوم گھوم کر سب کو دکھایا۔

گلابو۔۔۔لگ رہی ہو گلابو۔"آئرہ نے حیا کا مذاق اڑایا۔"

جہنم میں جاو۔"حیا فراک کو سنبھالتے ہوئے دوبارہ ٹرائل روم میں گئی اور تقریبا" چار ڈریسز چیک کیے اور بالآخر ان سب کو ایک ڈریس پسند آ گیا۔

ہاں یہ کلر اچھا لگ رہا ہے۔یہ ڈن کرو۔"ہزال نے ستائشی نظروں سے دیکھا اور" حیا کا ڈریس بالآخر سیلکٹ ہو گیا۔اور ہزال نے آئرہ کے لیے ایک فراک نکالا اور لا کر اس کے منہ پہ مارا۔

www.novelsclubb.com

اسے پکڑو اور سائز چیک کروا بھی۔زوئی نے بھی لے لیا ہے۔اور تم یہ لے رہی" ہو۔"ہزال نے اسے فراک تھماتے ہوئے اندر بھیجا اور آئرہ کو وہ ڈریس کافی اچھا لگا تھا۔اور ان تینوں کے ڈریسز چوز ہو چکے تھے۔اور ہزال نے بھی اپنا ڈریس لے لیا

تھا مگر کسی کو دکھایا نہیں۔اب ان بس نے میچنگ جیولری بھی خرید لی۔اور اب وہ سب آئسکریم کھانے کے لیے بیٹھے تھے۔

اب تم لوگوں کا کام ختم ہوا۔"عیسیٰ نے آئسکریم کا چمچہ منہ میں ڈالتے ہوئے" پوچھا۔

نہیں ابھی جوتے رہتے ہیں۔"حیا نے بتایا۔"

میرے پاس جوتا ہے۔تم تینوں لے لو اور عیسیٰ کے ساتھ گھر چلی جاو۔"ہزال" نے آئسکریم کا آخری چمچ میں ڈالتے ہوئے ان کو بتایا۔

اور تم؟"زوئی نے ہزال کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا۔"

میں مومن کا ڈریس لینے جاؤں گی اور مما بھی آئی ہوئی ہیں اور نعمان بھی اور اس" کی مما بھی تو ان کی مدد کروں گی۔"ہزال اور مومن دونوں کہتے ہوئے اٹھ گئے۔

ماما آپ نے ڈریس لے لیے۔؟"ہزال بھاگتی ہوئی نایاب بیگم کے پاس پہنچی جو کہ "
آسیہ بیگم کے ساتھ باتیں کرتی ہوئی ڈیزائنر شاپ سے نکل رہی تھیں۔

ہاں لے لیے ہیں میں نے ڈریسز۔اب نعمان کی مدد کرو۔میں آسیہ باجی کے "
ساتھ شوز لے آؤں."نایاب بیگم نعمان کو ہزال اور مومن کے پاس چھوڑتی ہوئی
آسیہ باجی کے ہمراہ چلی گئیں۔

نعمان تم کیسا ڈریس لوگے۔؟"ہزال نے مومن اور ساتھ چلتے ہوئے نعمان"
سے پوچھا جو مومن کے ساتھ ساتھ چل رہا تھا۔

میں وائٹ ڈریس شرٹ لوں گا اور بلیک ڈریس پینٹ۔"نعمان نے ہزال کو بتایا۔"

اوکے۔۔۔۔چلو میرے ساتھ،پہلے تمہارا ڈریس لیتے ہیں پھر میں مومن کا"
ڈریس لوں گی۔"ہزال ان کو لے کر ایک شاپ میں انٹر ہو گئی اور تھوڑی دیر میں
نعمان نے اپنا ڈریس لے لیا تو ہزال مومن کے لیے ڈریسز نکال کہ دیکھنے لگ گئی۔

یہ ٹھیک رہے گا۔"ہزال نے ایک آف وائٹ کرُتا مومن کے ساتھ لگاتے ہوئے" اسے جانچتی ہوئی نظروں سے دیکھا۔

دیکھ لو۔میں تم پہ ٹرسٹ کر کے لے رہا ہوں۔"مومن نے ہزال کی طرف دیکھتے" ہوئے بولا۔

اوکے ہم یہی لے رہے ہیں۔تم یہ پیک کرواو۔میں ابھی آتی ہوں۔"ہزال اسے" ڈریس تھماتے ہوئے کاؤنٹر کی طرف بھیجا اور خود دوسرے سیکشن کی جانب بڑھ گئی۔اور تھوڑی دیر میں ہاتھ میں ایک سکن شال پکڑ کر لے آئی۔

یہ کیا ہے؟"مومن نے ہزال کے ہاتھ کی جانب دیکھتے ہوئے پوچھا۔"

شال ہے اس ڈریس کے ساتھ اچھی لگے گی۔"ہزال نے کاؤنٹر پہ رکھی اور پیک" کروانے لگ گئی۔مومن نے بل پے کیا اور دونوں دکان سے نکل گئے۔

www.novelsclubb.com

وقت کا تو کام ہے گزرنا ہے اور وہ اپنا کام کرتا رہتا ہے۔نو دن گزر گئے اور جمعرات کا دن آ گیا اور اگلی صبح حیا کا نکاح تھا اور امان ولا میں تیاریاں عروج پہ تھیں۔مومن اور عیسیٰ نے سارا ڈیکوریشن کروایا۔اور ہزال،زوئی اور آئرہ نے سارے، انتظامات میں مسز امان اور رمشا کی مدد کی۔اب وہ سب بیٹھیں مہندی لگا رہی تھیں۔ان کے گروپ میں ہزال اور آئرہ کو مہندی لگانی آتی تھی۔اور اس وقت وہ دونوں بیٹھیں سب کو مہندی لگا رہی تھیں۔ہزال رمشا کہ مہندی لگا رہی تھی جب حیا منہ پھلاتی ہزال پہ چیخ رہی تھی۔

".ہزال میرا نکاح ہے مجھے تو مہندی لگا دو نہ۔آئرہ زوئی کو لگا رہی ہے"

ہاہاہاہاہا۔۔۔ایک بار پھر بولو زرا پیار سے بولو۔ہزال میری جان مجھے مہندی"
لگادو۔"ہزال نے مہندی لگاتے ہوئے ہاتھ روک کر اس کی جانب دیکھتے ہوئے
کہا۔

بد تمیز۔ہزال پلیز مجھے مہندی لگادو۔"حیا نے معصوم بچوں کی طرح ریکوئسٹ کی"
۔

آجاو بیٹھو۔بس لگ گئی رمشا کے۔"ہزال نے مہندی مکمل کی اور حیا کے طرف"
منہ کر لیا۔

میں کہتی تھی نہ تمہاری شادی پہ میں ہی تمہیں مہندی لگاؤں گی اور تم خود منتیں"
کر کے لگاؤں گی۔"ہزال نے فخریہ نظروں سے حیا کو دیکھتے ہوئے وہ جملہ دھرایا جو
ہزال ہمیشہ کالج میں بولا کرتی تھی۔تب ہزال نئی نئی مہندی لگانا سیکھ رہی تھی اور
حیا نکھرے کرتے ہوئے اس سے نہیں لگاواتی تھی۔

ہاں ہاں مان گئی میں تمہیں اور اب اچھی سی مہندی لگاو۔" حیا نے آنکھیں گھماتے ہوئے بات کی۔

سب کو مہندی لگ چکی تھی اور اب صرف آئرہ اور ہزال رہ گئیں تھیں جنہوں نے سب کو مہندی لگائی تھی اور اب وہ ایک دوسرے کو مہندی لگا رہی تھیں۔ زوئی، آئرہ اور ہزال آج حیا کے گھر ہی رہنے والی تھیں۔ اور ان کا ہلہ گلا تو لازمی ہوتا تھا۔ اب فارغ ہونے کے بعد سب اپنے کمروں میں آرام کر رہے تھے سوائے ینگ جنریشن کے۔ رمشا نے سب کے لیے کافی بنوائی تھی اور اب وہ سب حیا کو چھیڑنے میں مصروف تھے۔ اور تقریباً تین بج چکے تھے۔ مگر ان کا سونے کا کوئی پلین نہیں تھا۔

www.novelsclubb.com

لڑکیوں اب سو جاو۔ صبح پھر اٹھا نہیں جائے گا۔" مسز امان نے آکر ان سب کو ڈانٹا تو وہ سونے کے لیے لیٹیں۔

اور صبح زوئی اور رمشا نے مر مر کے ان سب کو اٹھایا تھا اور اب حیا اور رمشا پارلر جا چکی تھیں۔اور زوئی، آئرہ ہزال کے گھر تیار ہو رہی تھیں۔

نعمان پلیز تم رمشا اور حیا کو پارلر سے لے آو۔"ہزال نے اپنے ائیر رنگز بند کرتے ہوئے مصروف انداز میں بولا۔نعمان جو ابھی تیار ہو کر اپنے کمرے سے نکلا تھا۔ہزال کے کہنے پہ گاڑی کی چابی لیتا ہوا باہر نکل گیا۔سب تیار ہو کر امان ولا جا چکے تھے۔زوئی اور آئرہ کو بھی ہزال نے بھیج دیا اور اب وہ اکیلی اپنے کمرے میں بیٹھی اپنے جوتوں کے ساتھ الجھ رہی تھی۔

بیگم پارہ۔"ہزال آواز پہ اچانک سے چونکی اور اس نے سر اٹھا کے دروازے کی جانب دیکھا جہاں پہ مومن آف وائٹ کرُتا اور سکن شال کندھوں پہ لیے۔بال جیل سے سیٹ کیے کھڑا تھا۔ایک باوقار وجیہیہ مرد اگر کہا جائے تو کچھ غلط نہیں ہو گا۔

اوئے۔۔۔میری شکل کیا دیکھ رہے ہو۔میری مدد کرو۔"ہزال نے پھر سے نیچے" جھکتے ہوئے جوتا بند کرنا چاہا مگر بے سود مومن چلتا ہوا اس تک آیا اور پنجوں کے بل بیٹھ کر ہزال کا جوتا بند کرنے لگ گیا۔ہزال نے آف وائٹ رنگ کا شارٹ شرٹ جس پہ گولڈن تلے سے کام ہوا تھا اور ساتھ غرارہ پہن رکھا تھا اور سیاہ لمبے بالوں کو سیدھا کر کے کمر پہ پھینکے ہوئے تھے اور مانگ نکال کہ ٹیکا لگا رکھا تھا۔وہ نظر لگ جانے کی حد تک حسین لگ رہی تھی۔

یہ لو اتنا سا کام تھا ہو گیا۔"مومن اس کے جوتے بند کرتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔ہزال" جلدی سے اٹھتی ہوئی روم سے باہر نکل گئی۔اور وہ دونوں ساتھ چلتے ہوئے امان ولا پہنچے جہاں پہ سب ان کا انتظار کر رہے تھے۔

"ہزال کہاں رہ گئی تھی جلدی چلو حیا کے پاس۔اس نے پھر سے رونا ڈالا ہوا ہے۔" آئرہ بھاگتی ہوئی اس تک پہنچی۔آف وائٹ پیروں کو چھوتا ہوا فراک اور بالوں کا جوڑا بنائے وہ پیاری لگ رہی تھی۔ہزال اپنا غرارہ سنبھالتی ہوئی حیا کے کمرے تک پہنچی

www.novelsclubb.com

۔جہاں پہ حیا تیار بیٹھی ہوئی تھی۔ سکن کلر کا غرارہ کرتی پہنے جو کہ گولڈن کام سے بھرا ہوا تھا۔ بالوں کا جوڑہ بنائے اور ہاتھوں میں سفید پھولوں کے گجرے پہنے کسی اسپرا سے کم نہیں لگ رہی تھی۔

ماشاءاللہ۔۔۔حیا تم بہت پیاری لگ رہی ہو۔"ہزال نے حیا کا ہات تھامتے ہوئے" تعریف کی تو حیا مسکرادی۔اور ہزال کے سمجھانے پہ وہ کافی حد تک مطمئن تھی۔کہ جو چیز اس کی کوئی اس سے چھین نہیں سکتا اور نہ ہی دے سکتا ہے۔اب وہ اپنے اللہ پہ یقین رکھ کہ بیٹھی ہوئی تھی کہ وہ ہے نہ وہ سب جانتا ہے۔بے قرار دولوں کو قرار دیتا ہے۔وہ تو سب کی فریاد سنتا ہے۔انصاف کرنے والا ہے۔ مسز امان نے آکر ان کو پیغام دیا کہ حیا کو نیچے لے آئیں تو حیا لرزتے ہوئے قدموں سے ان کے ساتھ اٹھ کر چل دی۔حیا کو لا کر وہاں صوفے پہ بٹھایا اور دوسری جانب لڑکے والے تھے۔درمیان میں سفید پھولوں کی دیوار تھی۔ صرف تین لفظ اور وہ اپنی زندگی ایک ایسے شخص کے سپرد کرنے جارہی ہے جس سے وہ کبھی ملی بھی

www.novelsclubb.com

نہیں۔ مگر اللہ تو ہے وہ سب جانتا ہے۔ ہزال نے حیا کے کندھے پہ ہاتھ رکھتے ہوئے تسلی دی۔ زوئی اور آئرہ بھی اس کے ساتھ کھڑی تھیں۔ مولوی صاحب نے نکاح شروع کروایا۔

حیاامان بنت امان احمد آپ کا نکاح ارحم شیرازی ولد عثمان شیرازی سے بعوض دو" لاکھ حق مہر سکہ رائج الوقت طہ پایا جاتا ہے۔۔ کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے۔" حیا کی سوئی ایک نام پہ اٹک گئی۔ شاید اس کا وہم ہو۔ اسے ہر جگہ اسی کا نام سنائی دے رہا ہے۔ حیا نے ہزال کی جانب دیکھا تو ہزال نے اس کی طرف مسکراہٹ اچھالی۔

قبول ہے، قبول ہے، قبول ہے۔" حیا نے اپنی زندگی اس شخص کے نام کر دی" جس کی اس نے کبھی خواہش کی تھی۔ وہ ابھ تک ششدر تھی کہ خدا اس پہ اتنا مہربان کیسے ہو گیا۔ آنسو بے اختیار اس کی آنکھوں سے نکلنے لگ گئے۔

ارحم شیرازی ولد عثمان شیرازی آپ کا نکاح حیاامان بنت امان احمد سے بعوض دو "لاکھ حق مہر سکہ رائج الوقت طہ پایا جاتا ہے۔ کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے۔

مولوی صاحب کی آواز ابھری اور ارحم نے تین بار قبول ہے کہہ کر اس کو اپنی زندگی میں شامل کر لیا۔ سب نے ایک دوسرے کو مبارک باد دی۔ مومن ارحم کے گلے ملا۔

نکاح مبارک ہو میرے بھائی۔۔۔۔ "اذان نے اپنے بھائی سے ملتے ہوئے" مبارک باد دی۔

بہت شکریہ اذان شیرازی۔ "ارحم نے اپنے بھائی کے گلے۔ لتے ہوئے شکریہ ادا" کیا۔

نکاح اور جیت مبارک ہو میرے یار۔ "مومن نے گرم جوشی سے ملتے ہوئے" مبارک باد دی۔

بہت شکریہ۔"ارحم نے اسے خود سے علیحدہ کرتے ہوئے کہااور عیسیٰ نے اسے اپنے گلے لگایا۔

"حیاجان رو کیوں رہی ہو۔۔۔۔۔میری جان میں نے بولا تھانہ جو تمہارا ہے وہ تمہارے پاس ہی رہے گا۔"ہزال نے اسے اپنے ساتھ لگاتے ہوئے بولا۔

"چلواب اپنے اے جی او جی سے بھی مل لو۔بے تاب ہوئے جارہا ہے۔"زوئی نے اسے کندھامارتے ہوئے چھیڑا تو حیاہنس دی۔

ارحم چلتاہوا حیا کی جانب آیااور اسے دیکھ کر رک گیا۔حیالگ ہی اتنی پیاری رہی تھی کہ کسی کا بھی دل چرالے۔ارحم حیا کے پاس آکر پنجوں کے بل بیٹھ گیااور اس کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیا۔

"مجھے یقین نہیں آرہا کہ اللہ نے تمہیں میرا محرم بنادیا۔"ارحم نے اس کی مہندی کو دیکھتے ہوئے ایک جذب سے بولااور سب نے ان دونوں کی تصویریں لیں۔

تمہیں کیا لگا تھا کہ میں اتنی آسانی سے ہار مان جاؤں گا۔ لیکن مجھے تم سے یہ امید" نہیں تھی کہ تم اتنی دی ہار مان لو گی۔" حیا نے ارحم کی بات سنتے ہوئے دوبارہ رونا شروع کر دیا۔ ارحم نے جیب سے ایک ڈبی نکالی اس میں ہیرے کی خوبصورت سی انگھوٹی نکال کے حیا کے ہاتھ میں پہنائی۔

"بھئی بس بس بہت ہو گیا رونا دھونا۔ اب اٹھو دونوں فوٹو شوٹ کروانا ہے۔" ہزال نے حیا کو اٹھایا اور مومن نے ارحم کو اور اب ان کا فوٹو شوٹ سٹارٹ ہو چکا تھا۔ فوٹو شوٹ کے بعد کھانے کا دور دورہ شروع ہوا اور اب وہ سب تھک ہار کہ بیٹھے ہوئے تھے۔

www.novelsclubb.com

ہزال تم بہت پیاری لگ رہی ہو۔" زوئی نے ہزال کی تعریف کی تو وہ ہنسی" دی۔ مومن بھی اس کے ساتھ ہی بیٹھا تھا۔

تم حسین لگ رہی ہو۔۔" مومن نے آہستہ سی آواز میں ہزال کی تعریف کی تو" ہزال نے اچانک سے اس کی جانب دیکھا۔

کہیں صابن تو نہیں کھالیا۔؟جو زبان پھسلتی جارہی ہے۔"ہزال نے آنکھیں گھماتے ہوئے اپنا منہ دوسری جانب کرلیا۔

"تم دونوں کتنے اچھے لگ رہے ہو ساتھ بیٹھے ہوئے۔میرا تو دل کرتا ہے ہمیشہ اسی طرح رہو۔"مسز احمد نے بولا تو مومن کو اچانک سے غوطا لگا تھا اور ان دونوں نے اچانک سے ایک دوسرے کو دیکھا تھا۔اسی طرح ہنستے کھیلتے ایک حسین شام گزر گئی ۔حیا امان اب حیا ارحم بن چکی تھی۔

»»»»»»»»»»»»»»»»»»»»»»»»»»»»

یہ اس دن کی بات جب حیا کے نکاح کے بارے میں ارحم کو پتہ چلا تھا اور وہ اٹھ کر سیدھا اپنے گھر نہیں گیا بلکہ وہ پوری رات باہر رہا تھا اور اذان نے مومن کو کال کر کے بتایا تو مومن زاری بات سمجھ گیا تھا۔ہزال اور مومن ارحم کو ڈھونڈتے ہوئے پارک میں پہنچے تو وہ انہیں وہیں پر ملا۔ان دونوں نے سکون کا سانس لیا کہ اس نے خود کو کوئی نقصان نہیں پہنچایا۔

ارحم تم گھر کیوں نہیں گئے۔آنٹی پریشان ہو رہی ہیں۔"مومن نے اس کے پاس" بیٹھتے ہوئے پوچھا۔

بس میرا دل نہیں کر رہا۔"ارحم نے ہنوز اسی پوزیشن میں بیٹھے ہوئے جواب دیا۔"

دل نہیں کر رہا یا کوئی اور بات ہے."ہزال نے ارحم سے پوچھا تو اس نے سرد آہ" بھری۔

تم ہی تو کہتی ہو دوست وہ ہوتا جو دل میں چھپی بات بھی جان جاتا ہے۔تو کیا تم" لوگ میرے دوست نہیں ہو۔"ارحم نے ہزال کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا۔ہزال نے ارحم کو دیکھا اور مسکرائی۔

میں جانتی ہوں تمہیں کیا چیز پریشان کر رہی ہے۔مگر مسئلوں سے دور بھاگنا ان کا" حل نہیں ہے۔بلکہ ان سے لڑنا ضروری ہوتا ہے۔اور تم اتنی جلدی کیسے ہار مان" سکتے ہو۔

www.novelsclubb.com

پر مجھے لگتا ہے ہر چیز ختم ہو گئی، اللہ نے اسے میرا نہیں کیا۔" ارحم نے زمین کو"
گھورتے ہوئے کہا تو ہزال ایک پل کو خاموش رہی اور پھر سے بولنا شروع کیا۔

تو کیا تم نے ہار مان لی۔ اتنی جلدی بغیر کوشش کیے ہتھیار ڈال دیے۔ کیا تم بھول"
رہے ہو۔

. لیس للانسان الا ما سعی

"ترجمہ: "انسان کے لیے وہی کچھ ہے جس کے لیے وہ کوشش کرتا ہے۔

تو کیا تم نے کوشش کی، تم نے تو کوشش ہی نہیں کی تو کیا تم اللہ سے شکوہ کرنے کے
حق دار ہو۔" ہزال نے رک رک کر بولا تو مومن یک ٹک ہزال کو دیکھ رہا تھا اور
ارحم بھی اس کی باتیں سن کر خاموش ہو گیا تھا۔

نہیں میں تو حق دار نہیں ہوں شکوے کا۔ میں نے تو کوشش ہی نہیں کی۔" ارحم"
نے ہزال کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

ہاتھ پہ ہاتھ رکھنے سے محبت مل نہیں جاتی ارحم شیرازی۔امید ہے تم سوچو" گے۔"ہزال کہتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی اور مومن بھی اس کے ساتھ کھڑا ہو گیا۔

اب یہ تم پہ ہے کہ تم اس طرح سے روتے رہو یا اپنے حق کے لیے لڑو۔"ہزال" نے ارحم کی جانب دیکھتے ہوئے بولا تو وہ فوراً اٹھ کھڑا ہوا۔

"میں اتنی جلدی ہار نہیں مانوں گا۔میں ماما سے بات کرتا ہوں ابھی جا کر۔"

چلو ہم بھی چلتے ہیں تمہارے ساتھ۔"مومن کہتا ہوا چل پڑا اور وہ دونوں بھی" اس کے پیچھے پیچھے چل پڑے۔اور ارحم کے گھر گئے۔

ارحم کہاں چلے گئے تھے تم؟ میں پریشان ہو رہی تھی."مسز شیرازی نے اسے" اندر آتا دیکھا تو فوراً بول پڑی۔یہ مائیں بھی نہ ایک پل بھی بچے نظروں سے دور ہو جائیں تو کیسے فکر مند ہو جاتی ہیں۔

میں پارک تک گیا تھا۔"ارحم نے بہانہ بنایا۔"

اوہ مومن بھی آیا ہے۔یہ پیاری سی بچی کون ہے۔؟"مسز شیرازی نے ہزال کی" جانب سے پوچھا۔

یہ ہماری دوست ہے ہزال ابراہیم۔"ارحم نے تعارف کروایا"

تو ہزال نے آگے بڑھ کر ان سے سلام لی۔

ہیلو۔۔۔بڈی کیسے ہو؟"اذان نے مومن کو دیکھتے ہوئے بولا اور آکر صوفے میں" دھنس گیا جب اس کی نظر اچانک سے ہزال پہ پڑی تو فوراً اٹھ کر سیدھا ہوا۔

"اسلام وعلیکم! میں اذان شیرازی ہوں۔"

وعلیکم السلام۔ہزال ابراہیم۔"ہزال نے مسکراتے ہوئے سلام کا جواب دیا۔"

ماما مجھے آپ سے ایک ضروری بات کرنی تھی۔"ارحم نے اپنی ماما کی جانب دیکھتے" ہوئے کہا۔

"ں بات تو مجھے بھی کرنی تھی بہت ضروری۔پہلے تم بولو۔"

نہیں ماما آپ بتائیں پہلے۔"ارحم نے اسرار کیا۔"

"نہیں بیٹے پہلے تم بتاو۔میری بات لمبی ہو جائے گی۔"

بات یہ ہے کہ میں شادی کرنا چاہتا ہوں۔اور مجھے ایک لڑکی پسند ہے۔اس کا نام" حیاامان ہے اور ہمارے ساتھ ہی پڑھتی ہے۔اور آپ کو میرے ساتھ جانا ہو گا ان کے گھر ورنہ اس کا نکاح ہو جائے گا۔"ارحم نے ایک سانس میں ساری بات بول دی اور حیاامان کہ نام پہ مسز شیرازی اور اذان نے ایک دوسرے کو دیکھا اور مسکرائے۔جبکہ ارحم ان سب کے چہروں کو ہونقوں کی طرح دیکھ رہا تھا کیونکہ مومن اور ہزال بھی ان کے ساتھ ہنس رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

کیا ہوا آپ لوگ ہنس کیوں رہے ہیں؟"ارحم نے ناسمجھی سے ان سب کی طرف" دیکھا۔

حیاامان۔۔۔یہی نام لیا نہ تم نے۔"مسز شیرازی نے تصدیق کی تو ارحم نے ہاں" میں سر ہلایا تو سب کا زوردار قہقہہ گونجا۔

میں نے بھی تمہارے لیے ایک لڑکی پسند کی ہے اور تمہارا نکاح ہے جمعے"
کو۔"مسز شیرازی نے اس کے سر پہ بمب پھوڑا تھا۔

ماما۔۔۔کون ہے وہ۔۔۔؟"ارحم نے شاک کے عالم میں پوچھا۔تو اذان نے"
فون میں ایک تصویر دکھائی جو دیکھتے ہی ارحم کے چہرے پہ مسکراہٹ پھیلی
تھی۔وہ کسی اور کی نہیں بلکہ حیا امان کا مسکراتا ہوا چہرہ تھا۔ارحم نے مومن کو پکڑ کہ
اچھالا کہ اسے پہلے سے پتہ تھا مگر وہ انجان بنا رہا۔

حیا کو پتہ ہے اس بارے میں؟"ارحم نے ہزال سے پوچھا تو اس نے نفی میں سر"
ہلایا۔

www.novelsclubb.com

نہیں۔اسے بھی زرا مزہ چکھ لینے دو۔نا جانے کب یہ لڑکی اپنے حق کے لیے بولنا"
"سیکھے گی۔

»»»»»»»»»»»»»»»»»»»»»»»»»»»»»»»»»»

ہزال بدتمیز تمہیں سب پتہ تھا اور تم تینوں نے مجھے پاگل بنایا۔" حیا نے ہزال کو کشن سے مارتے ہوئے کہا اور اسے مارنے کے بعد وہ ارحم کی جانب بڑھی اور پھر مومن۔ سب نواچھے سے پیٹنے کے بعد اسے تھوڑا سا سکون ہوا۔

میں چاہتی تھی کہ تم اپنے حق کے لیے بولو۔ اپنی لڑائی خود لڑو لیکن ہوا وہی جس " کی امید تھی۔ اس بار بھی ہزال ابراہیم کو ہی لڑنا پڑا حیا امان کے لیے۔ اگر میں اور مومن جا کر ارحم کی ماما سے بات نہ کرتے تو تم نے ہار مان لی ہوئی تھی۔" ہزال نے حیا کے چپت رسید کی تو حیا اس کے گلے لگ گئی۔

اب بس کرو۔۔۔ ڈرامے باز۔" زوئی نے حیا پہ چوٹ کی تو حیا نے اسے گھوری " سے نوازا۔

تمہیں بڑی جیلسی ہو رہی زوئی بیگم۔" حیا نے اسے کشن مارتے ہوئے بولا۔ "

www.novelsclubb.com

جیجا جی دیکھیں نہ آپ کی بیگم ہمیں مار رہی ہیں۔"آئرہ نے فل ڈرامائی انداز میں" بولا تو سب کی ہنسی چھوٹ گئی جبکہ حیا شرم کے مارے سرخ ہو رہی تھی اور وہ سب اسے چھیڑنے میں کسی قسم کی کسر نہیں چھوڑ رہے تھے۔

یار میری تو ہو گئی۔اب تم سنگل بھی کچھ سوچ لو اپنا۔"ارحم نے ان سب کو سنگل" ہونے کا طعنہ دیا۔

کوئی نہیں اپنا ٹائم بھی آئے گا۔"عیسی نے شیخی بگاڑی۔"

ہم تو تیار بیٹھے ہیں۔اب دیکھو قسمت کب مہربان ہوتی ہے ہم پہ۔"مومن نے" رونی شکل بناتے ہوئے بولا تو سب نے ہنسنا شروع کر دیا۔اور اسی طرح ایک دوسرے کو چھیڑتے ہوئے۔ایک حسین شام اپنے اختتام کو پہنچی۔اور ہزال ابراہیم نے اپنی دوستی کا حق ادا کیا۔دوست وہ نہیں ہوتا جو صرف آپ کی خوشی میں خوش ہو اور غم کے وقت میں آپ سے منہ پھیر لے۔بلکہ دوست تو وہ ہوتا ہے جو آپ کے حق کے لیے لڑے اور آپ کے برے وقت میں آپ کا سہارا بنے۔اسی

لیے تو کہتے ہیں دوستوں کے بغیر زندگی بے رنگ ہوتی ہے اور اسی طرح ان کی زندگی کے رنگ بھی ایک دوسرے کے ہونے سے ہیں۔ایک دوسرے کے بغیر وہ نامکمل ہیں۔

<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<

اگلی صبح ہزال کافی دیر سے اٹھی۔کل پورا دن مصروف رہنے کی وجہ سے تھکاوٹ ہو چکی تھی۔لیٹے ہوئے ہی فون اٹھا کر دیکھا تو دوپہر کے ایک بج رہے تھے۔اور اس کے فون پہ سب کے میسجز آئے ہوئے تھے۔مسکراہٹ اس کے چہرے پہ بکھر گئی۔سب کے جواب دینے کے بعد ہزال نے اپنے بال باندھے اور بستر ٹھیک کرتے ہوئے اپنے کمرے سے نکل آئی اور کچن میں جا کر کافی بنانے لگ گئی۔ٹی وی لاونج سے سب کی آوازیں آ رہی تھیں۔وہ کافی کا مگ لیتے ہوئے باہر آئی۔

صبح بخیر۔۔"ہزال نے اونچی آواز میں بولا اور آ کر نایاب بیگم کے پاس بیٹھ گئی۔"

نیند پوری ہو گئی میری بیٹی کی۔"ابراہیم صاحب نے شفقت بھرے لہجے میں" پوچھا۔

جب بابا۔بس تھکاوٹ ہو گئی تھی۔"ہزال نے کافی کا گھونٹ لیتے ہوئے بتایا۔"

ہاں نہ میرے بیٹے نے کام بھی تو بہت کیا تھا۔"آسیہ بیگم نے پیار سے ہزال کی" جانب دیکھا تو ہزال کو ان کے لہجے سے حیرانگی ہوئی۔

شکریہ آنٹی۔"ہزال نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔"

ابراہیم بھائی مجھے آپ سے ضروری بات کرنی تھی۔"آسیہ بیگم نے ابراہیم" صاحب کی جانب دیکھتے ہوئے اجازت چاہی۔

جی،جی ضرور۔"ابراہیم صاحب نے نرم لہجے میں بولتے ہوئے کہا تو نعمان آسیہ" بیگم کے اشارہ کرنے پہ اٹھ کھڑا ہوا۔

www.novelsclubb.com

ہزال ہم لان میں چلیں زرا۔"نعمان نے اٹھتے ہوئے پیشکش کی تو ہزال فورا سے" سمجھتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی اور وہ دونوں چلتے ہوئے باہر نکل گئے۔

بھائی صاحب دراصل بات یہ ہے کہ میں نعمان کی شادی کرنا چاہتی ہوں۔"""

آسیہ بیگم نے آہستہ آہستہ بولتے ہوئے بتایا۔

یہ تو خوشی کی بات ہے۔ہمارے لائق کوئی خدمت؟"ابراہیم صاحب نے خوش" دلی سے پوچھا۔

میں چاہتی ہوں آپ ہزال کا رشتہ دے دیں نعمان کے لیے۔"آسیہ بیگم کی بات" پہ نایاب بیگم نے ابراہیم صاحب کی جانب دیکھا۔

نعمان اچھا لڑکا ہے۔ہمیں اس رشتے سے کوئی اعتراض نہیں ہے۔مگر ہم اپنی بیٹی" کی زندگی کا فیصلہ خود نہیں کر سکتے۔"ابراہیم صاحب نے سمجھانے والے لہجے میں کہا۔

جی، جی ضرور۔آپ اس سے پوچھ لیں۔مجھے یقین ہے اسے کوئی اعتراض نہیں" ہو گا۔"آسیہ بیگم نے پر اعتماد لہجے میں بولا۔

ہم کچھ نہیں کہہ سکتے۔ہزال سے بات کریں گے۔آگے جو اس کا فیصلہ۔"نایاب" بیگم نے بات کو ختم کیا۔تو آسیہ بیگم نے اثبات میں سر ہلایا۔

نعمان تمہیں پتہ اندر کیا بات ہو رہی ہے؟"ہزال نے گھاس پہ چلتے ہوئے پوچھا تو" نعمان نے رک کر اسے دیکھا جیسے وہ کب سے اسی سوال کا منتظر تھا۔

تمہیں واقع نہیں پتہ۔"نعمان نے ایکٹنگ کرتے ہوئے پوچھا۔"

نہیں۔اگر پتہ ہوتا تو تم سے نہ پوچھ رہی ہوتی۔ڈبو"آخری لفظ وہ صرف سوچ ہی" سکی۔

ماما چاہتی ہیں کہ تم ان کی بہو بن جاؤ"نعمان نے ہچکچاتے ہوئے بولا۔"

ہاں تو۔۔۔ایک منٹ ایک منٹ کیا بولا تم نے۔"ہزال کو بات سمجھ آتے ہی جھٹکا" لگا تھا۔

وہی جو تم نے سنا۔"نعمان نے کندھے اچکاتے ہوئے بتایا۔"

اچھا پھر۔"ہزال نے ہاتھ باندھتے ہوئے نعمان کی جانب دیکھا۔"

اور تم کیا چاہتے ہو؟مسٹر نعمان۔"ہزال نے اس سے پوچھا۔"

"جو ماما کہیں۔میں نے ان پہ چھوڑا ہوا ہے اپنا فیصلہ۔"

(mama's boy)اتنے تم رہتے نہیں کوئی ماما زبوائے۔"

www.novelsclubb.com

اب سیدھی طرح بتاؤ کیا چاہتے ہو۔"ہزال نے اونچے آواز میں پوچھا تو اک پل کے لیے نعمان سکتے میں آگیا۔مگر اگلے ہی پل سنبھل گیا۔

میں بھی یہی چاہتا ہوں۔تم مجھے اچھی لگتی ہو۔"نعمان نے دھیمی سی آواز میں بولا" تو ہزال کو جھٹکا لگا تھا۔

اچھا۔"ہزال صرف اتنا ہی بول پائی تھی۔نعمان نے اسے جانچتی نظروں سے" دیکھا۔

کیا تمہیں کوئی اعتراض ہے۔"نعمان نے سنبھلتے ہوئے پوچھا۔"

ماما بابا کا جو فیصلہ ہو گا میں اسی پہ غور کروں گی۔"ہزال نے نعمان کی طرف دیکھتے" ہوئے کہا اور وہ وہاں سے چلی گئی۔کیونکہ وہ الجھ چکی تھی۔

<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<

مسٹر احمد اور آمنہ بیگم لاونج میں بیٹھے ہوئے تھے۔اور حباء سب کے لیے کافی بنا کر لائی تھی۔اور اب سب بیٹھے ہوئے ارحم کے نکاح کے بارے میں باتیں کر رہے تھے۔مومن سب کی تصاویر دکھا رہا تھا۔

احمد صاحب میں کیا سوچ رہی ہوں۔دیکھیں نہ ارحم کا بھی نکاح ہو گیا۔کیوں نہ" ہم مومن کے بارے میں سوچیں۔""ہاں میں بھی یہی سوچ رہا ہوں۔ماشاءاللہ

سے اب بڑا ہو گیا ہے۔"احمد صاحب نے آمنہ بیگم کی حمایت کی تو حباء نے دانت نکالتے ہوئے مومن کی طرف دیکھا۔

تو پھر لڑکی ڈھونڈیں تمہارے لیے مومن۔"آمنہ بیگم نے مومن کو بیچ میں گھسیٹا جو جان بوجھ کہ لاتعلق بن کر بیٹھا ہوا تھا۔

میں کیا بولوں؟"مومن نے کندھے اچکاتے ہوئے بولا۔"

بھئی بتا دو اگر کوئی لڑکی پسند ہے۔ورنہ تمہاری ماما خود دیکھیں۔"احمد صاحب نے اپنے برخوردار سے پوچھا۔

نہیں جو آپ کی مرضی۔"مومن نے شرافت سے جواب دیا۔"

ماما یہاں سے کوئی لڑکی دیکھ لیں۔"حباء نے ارحم کے نکاح کی فوٹوز دکھاتے ہوئے کہا۔

ہاں یہ دیکھو، یہ لڑکی کتنی اچھی لگ رہی ہے۔"آمنہ بیگم نے تصویر کو ستائشی" نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔پہلے تو مومن بیٹھا رہا مگر پھر اٹھ کر تصویر دیکھنے آیا ۔اور تصویر دیکھتے ہی اسے کچھ عجیب سا محسوس ہوا تھا۔وہ اور کسی کی نہیں بلکہ ہزال اور اس کی تصویر تھی۔جب وہ دونوں کسی بات پہ لڑ رہے تھے۔

ہزال۔"مومن نے بے یقینی سے اپنے گھر والوں کی طرف دیکھا۔"

ہاں تو کوئی برائی ہے اس میں۔"آمنہ بیگم نے مومن کی طرف دیکھتے ہوئے" پوچھا تو گڑبڑا گیا۔

نہیں۔۔میرا مطلب تھا وہ نہیں مانے گی۔آپ کو پتہ ہے ہم دونوں کی نہیں" بنتی۔"مومن نے اپنی بات کی وضاحت کی۔

تم اپنا بتاو۔اس کی بات کو چھوڑو۔"احمد صاحب نے مومن سے پوچھا کیونکہ وہ" جانتے تھے کہ مومن کے لیے ہزال سے بہتر اور کوئی نہیں ہے۔اور مومن بھی کہیں نہ کہیں یہی چاہتا ہے۔

مجھے کوئی مسئلہ نہیں۔ جیسے آپ لوگوں کی مرضی۔"مومن نے کہتے ہوئے بات ختم کر دی۔

"میرا خیال ہے ہمیں دیر نہیں کرنی چاہیے۔ یہ نہ ہو کوئی ہم سے پہلے ہی بازی لے جائے۔"آمنہ بیگم نے ہنستے ہوئے کہا مگر وہ کہاں جانتی تھی کہ کوئی پہلے ہی بازی پلٹ چکا ہے۔

"ہاں چلتے ہیں کل پھر ابراہیم کی طرف مجھے امید ہے اسے کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔"مسٹر احمد نے مسکراتے ہوئے کہا تو حباء کے خوشی سے دانت اندر نہیں جا رہے تھے۔ ہزال تو اس کی فیورٹ بندی تھی۔

www.novelsclubb.com

"بھائی مبارک ہو۔"حباء نے مومن کو کندھا مارتے ہوئے چھیڑا۔

"شادی نہیں ہوئی ابھی۔ بس رشتہ مانگنے جا رہے ہیں۔"مومن نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

"فکر نہیں کریں وہ بھی ہو جائے گی۔ ویسے بڑے بے صبرے ہیں۔"

مجھ سے زیادہ تو تمہیں جلدی ہے." مومن نے حباء کی طرف دیکھتے ہوئے بولا تو"

اس نے آگے سے دانت دکھائے۔

اور مومن وہاں سے اٹھ کر چلا گیا۔ جبکہ حباء وہیں پہ بیٹھ کہ تصویریں دیکھنے لگ گئی۔ احمد صاحب اور آمنہ بیگم کل کے لیے چیزیں کا بتانے کے گئی کہ کیا کیا لے کے جانا ہے۔ مومن اپنی بالکونی میں کھڑا کافی پی رہا تھا جب اس کی نظر سامنے والی بالکونی پہ پڑی جہاں ہزال ریلنگ سے ٹیک لگائے چاند کو گھورنے میں مصروف تھی۔ دسمبر کی سرد راتیں اور وہ بغیر ٹھنڈ کی پرواہ کیے چاند کو گھورنے میں مصروف تھی۔ مومن کافی دیر اسے دیکھتا رہا۔ اور چہرے کے تاثرات جانچنے کی کوشش کر رہا تھا۔ مومن نے اپنا فون نکال کے کال ملائی۔ رنگ ہونے کی وجہ سے ہزال کا تسلسل ٹوٹا تھا اس نے فون اٹھایا تو مومن کی آواز ابھری۔

"بے بی ڈال کیسی ہو؟"

ٹھیک ہوں۔ تم سناو." مومن کو اس کی بات سے جھٹکا لگا تھا کیونکہ اس نے بے بی" ڈال کہنے پہ کچھ نہیں بولا۔

میں تو ٹھیک ہوں۔ پر تم ٹھیک نہیں لگ رہی۔" مومن نے فکر مندی سے کہا۔"

ہاں ٹھیک ہوں مجھے کیا ہونا تھا۔" ہزال نے چڑتے ہوئے بولا۔"

کہاں ہو اس وقت۔؟" مومن نے سوال کیا۔"

قبرستان میں ہوں۔ تمہارے رشتے داروں سے ملنے آئی ہوں۔ ظاہری بات ہے" رات کے ٹائم بندہ اپنے کمرے میں ہی ہوتا ہے۔" ہزال نے ہاتھ نچا نچا کے بولا تو مومن نے ہنسنا شروع کر دیا۔ ہزال جیسے ہی سیدھی ہو کے کھڑی ہوئی تو اس کی نظر مومن پہ پڑی جو ہاتھ میں مگ لیے اور دوسرے ہاتھ سے فون کان کو لگائے۔ اسی کی جانب دیکھ رہا تھا۔

تم کب سے یہاں کھڑے ہو؟" ہزال نے مومن کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔"

جب تم چاند کو گھورنے میں مصروف تھی۔"مومن نے ہنستے ہوئے بتایا۔"

"اور تمہیں کیا مسئلہ ہے۔"

"مجھے تو کوئی مسئلہ نہیں ہے۔البتہ تمہیں ضرور کوئی مسئلہ ہے۔"

مثلاً..."ہزال نے سیریس ہوتے ہوئے پوچھا۔"

کوئی سایہ وایہ یا بدروح کا معاملہ۔۔۔"مومن نے اپنی بات اُدھوری چھوڑی تو"

توقع کے مطابق ہزال نے اسے ناجانے کن القابات سے نوازا تھا۔

اب اندر جاؤ ورنہ بیمار پڑ جاو گی۔"مومن نے فکرمندی سے بولا۔"

تمہیں کب سے میری فکر ہونے لگ گئی۔"ہزال نے لڑاکا عورتوں کی طرح کمر پہ"

ہاتھ رکھتے ہوئے پوچھا۔

ناجانے کب سے۔خیر چھوڑو"مومن نے بات ختم کی۔"

نہیں تم بتاؤ نہ۔؟"ہزال اپنی بات پہ مصر تھی۔"

www.novelsclubb.com

کچھ باتیں وقت پہ ہی اچھی لگتی ہیں۔ابھی تم جاؤاور سو جاو۔"مومن نے کہتے" ہوئے فون کاٹ دیا۔توہزال اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔اور مومن بھی وہاں سے اپنے کمرے میں آگیا۔

<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<

اگلے دن آمنہ بیگم اور احمد

صاحب ابراہیم صاحب کے گھر گئے۔اوران کو دیکھ کر ابراہیم صاحب کافی خوش ہوئے۔اوراپنے دوست سے گلے ملے اوران کو لیتے ہوئے ڈرائنگ روم میں آگئے۔نایاب بیگم کچن میں تھیں۔وہ بھی اپنا کام چھوڑ کر ادھر آئیں اور بڑی گرم جوشی سے سب سے ملیں۔

مجھے بہت خوشی ہوئی آپ"

ہمارے گھر آئے۔مگر یہ سب لانے کی کیا ضرورت تھی۔"نایاب بیگم کا اشارہ مٹھائی اور پھلوں کی جانب تھا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

بھابھی یہ تو کچھ نہیں ہے۔آپ تو چکر لگاتے نہیں ہیں۔تو ہم نے سوچا ہم" ہی آجائیں۔"احمد صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا۔

یہ تو بہت اچھا کیا آپ نے۔"ابراہیم نے مسکراتے ہوئے کہا۔نایاب" بیگم چائے وغیرہ کا انتظام کرنے کے لیے اٹھ گئیں اور تھوڑی دیر میں انہوں نے سارا میز لوازمات سے بھر دیا تھا۔اور اب وہ سب کو چائے سرو کر رہی تھیں۔آسیہ باجی بھی آکر وہیں بیٹھ گئیں۔اور آمنہ بیگم سے باتیں کرنے لگ گئیں۔

ابراہیم ہم آج ضروری کام سے آئے ہیں۔"احمد صاحب نے۔چائے" کا کپ میز پہ رکھتے ہوئے ابرہیم صاحب کی جانب مڑے۔

کیسا کام؟"ابراہیم صاحب نے ان کی جانب دیکھتے ہوئے ہوچھا۔"

ہم ہزال کا ہاتھ مانگنے آئے ہیں۔میری دلی خواہش ہے کہ وہ ہماری بیٹی بنے۔"" احمد صاحب کی بات پہ ایک دم خاموشی طاری ہوئی تھی۔آسیہ بیگم نے ابراہیم صاحب کی طرف دیکھا اور ان کے جواب کا انتظار کرنے لگیں۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

میری بہت پہلے سے خواہش ہے۔جب ہزال چھوٹی سی تھی مجھے تب سے وہ" مومن کے لیے پسند ہے۔امید ہے آپ کو کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔"آمنہ بیگم نے خاموشی کو توڑا۔

نہیں مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ہزال کا جو فیصلہ ہو گا وہی ہمارا فیصلہ ہو گا۔"" ابراہیم صاحب نے نرم لہجے میں کہا۔

جی ضرور۔بیٹیوں کی زندگی کا ان سے پوچھ کر ہی کرنا چاہیے۔"احمد صاحب" نے مسکراتے ہوئے کہا۔

کافی دیر تک ان کی باتیں چلتی رہیں۔اور آسیہ بیگم تنگ آکر وہاں سے چلیں گئیں ۔احمد صاحب کے جانے کے بعد ابراہیم صاحب نے ہزال کو رات کو اپنے روم میں بلایا۔تو وہ آرام آرام سے چلتی ہوئی ان کے کمرے کی جانب آئی اور اجازت لے کر کمرے میں داخل ہوئی۔اور بیڈ کے سامنے والے صوفے پہ بیٹھ گئے۔اور سامنے

ابراہیم صاحب اور نایاب بیگم بیٹھے تھے۔اس وقت وہ خود کو مجرم کی طرح محسوس کر رہی تھی۔

"ہزال آپ کو پتہ اب آپ بڑی ہو گئی ہیں۔"ابراہیم صاحب نے فضا میں پھیلا سکوت توڑا۔

"جی بابا۔۔"ہزال نے نا سمجھی سے جواب دیا۔اور اس کے دل میں عجیب و غریب خیالات آ رہے تھے پتہ نہیں اب کونسی بات سے میرے ستھری ہونے والی ہے۔

"تو ہم سوچ رہے ہیں تمہاری شادی کر دیں."ابراہیم صاحب نے اس کی سر پہ بمب پھوڑا۔

"میری۔۔۔"وہ تقریبا اچھلی تھی۔

آپ کے لیے دو معقول رشتے آئے ہیں۔؟"ہزال کو فوراسے نعمان کی یاد آئی" ۔مگر دوسرا کون تھا۔

کس کا بابا؟"عادت سے مجبور سوال کر بیٹھی مگر پھر چپ کر گئی۔"

آسیہ کا بیٹااور دوسرا احمد کا بیٹا۔"ابراہیم نے اسے بتایا جبکہ نایاب بیگم خاموشی" سے اس کے باپ بیٹی کی باتیں سن رہی تھیں۔

آسیہ کا بیٹا نعمان اور احمد کا بیٹا مومن ہیں نہ۔"ہزال نے تصدیق کرنی چاہی تو" ابراہیم نے اثبات میں سر ہلایا اور ہزال کو مومن کے نام پہ جھٹکا لگا تھا۔

www.novelsclubb.com

"!لیکن بابا"

اب آپ بتائیں کیا کیا جائے؟ کیا آپ کو کوئی اور پسند ہے تو بتادیں۔"ابراہیم" صاحب نے نرمی سے پوچھا۔

نہیں مجھے اور کوئی پسند نہیں ہے."ہزال نے فورا بتایا۔"

تو پھر کیا برائی ہے؟"نایاب بیگم پہلی دفعہ بولیں تھیں۔"

"جیسے آپ لوگ بہتر سمجھیں۔؟"

ہمیں دونوں سے کوئی اعتراض نہیں ہے۔آپ نے زندگی گزارنی ہے اور بہتر" جانتی ہیں کہ کیا آپ کے لیے اچھا ہے۔آپ ٹائم لیں اور سوچیں تاکہ ہم بات آگے بڑھائیں۔"ابراہیم صاحب نے اسے سمجھایا تو وہ مسکراتی ہوئی اٹھ گئی۔

شب بخیر۔"ہزال کہہ کر کمرے سے نکل گئی۔وہ عجیب کشمکش میں الجھ گئی تھی" ۔کہ اب کیا کرے۔اس نے اپنے کمرے میں جا کر سوچنا شروع کر دیا اور اس کا فیصلہ نعمان کے حق تھا کہ شاید وہ بہتر رہے کیونکہ مومن اور اس کی بہت کم بنتی تھی۔پھر بھی کسی قیمت پر وہ اپنے فیصلے سے مطمئن نہیں ہو پا رہی تھی۔مومن کا نام سن کے اسے حیرت ہوئی تھی۔یہ اس نے کبھی سوچا نہیں تھا۔اس نے پانی کی بوتل دیکھی تو وہ خالی تھی۔وہ اپنے کمرے سے پانی لینے نکل گئی۔

ہزال اپنے بیڈ پہ بیٹھی کسی کتاب کا جائزہ لے رہی تھی جب کمرے کا دروازہ بجا۔اور وہ دروازے کی جانب متوجہ ہوئی۔

یس کم ان۔"ہزال نے بولا تو نعمان اندر داخل ہوا۔"

آجاو بیٹھ جاو۔"ہزال نے کتاب رکھتے ہوئے صوفے کی جانب اشارہ کیا۔نعمان" مسکراتا ہوا بیٹھ گیا اور ہزال کی طرف متوجہ ہوا۔

"تم آج شام کو فری ہو؟"

ہاں۔کیوں کوئی ضروری کام ہے۔"ہزال نے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔"

"میں سوچ رہا ہوں کہ آج باہر چلیں کہیں۔؟"

کوئی خاص وجہ؟"ہزال نے الجھتے ہوئے پوچھا۔"

بس ویسے ہی۔اگر تم جانا نہیں چاہتی تو کوئی بات نہیں!"ہزال نے نعمان کو اٹھتا" دیکھا تو بول پڑی۔

"اٹس اوکے میں چلوں گی۔کب جانا ہے؟"

شام کو چلتے ہیں۔تم ریڈی رہنا۔"نعمان کہتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا اور ہزال اس کی پشت" کو دیکھ رہی تھی اور کسی سوچ میں گم تھی۔تھوڑی دیر میں وہ اٹھ کر تیار ہو گئی۔کالے رنگ کا ڈھیلا لمبا شرٹ اور ہم رنگ کھلا ٹراؤزر پہنے ساتھ ہم رنگ سینڈل پہنے اور بالوں کو ہلکا کرل کر کے آگے ڈالے اور کندھے پہ بیگ ڈالے وہ تیار کھڑی تھی۔اور نعمان کا انتظار کر رہی تھی۔جو مصروف سے انداز میں روم سے نکلا تھا۔بلیک تھری پیس میں ملبوس،بلوں کو جل سے سیٹ کیے باہر نکلا۔

ہزال تم نے اتنا سمپل پہنا ہے؟"نعمان نے ہزال کے کپڑوں کی طرف اشارہ کیا" تو اس نے اپنے ڈریس کی طرف دیکھا جس پر ہلکی سی ایمبرائیڈری تھی۔

کیوں ہم کسی کی شادی پر جا رہے ہیں۔ مسٹر نعمان" ہزال نے اسے اوپر سے نیچے " دیکھتے ہوئے طنز کیا۔

نہیں۔ چلو چلتے ہیں۔ تم اس میں بھی اچھی لگ رہی ہو!" نعمان ہزال کے کہنے پہ " گڑبڑایا اور اسے باہر لے کر نکلا۔ اور تھوڑی دیر بعد اس نے گاڑی ایک ریسٹورنٹ کے سامنے روکی اور ہزال کی طرف کا دروازہ کھولا اور اس کے آگے ہاتھ بڑھایا جسے ہزال مکمل طور پہ نظر انداز کرتی ہوئی، خود ہی باہر نکل گئی۔ اور اس کے ساتھ چلتے ہوئے اندر داخل ہو گئی اور ویٹر ان کو لیتا ہوا ایک میز کی جانب بڑھ گیا۔ اس ایریا میں رش کافی کم تھا۔ میز پی موم بتیاں جل رہی تھی اور گلاب کے پھول رکھے ہوئے تھے۔ ہزال کو یہ سب عجیب لگ رہا تھا مگر وہ مروتا بیٹھ گئی کیونکہ وہ ہامی بھر چکی تھی۔

یہ سب کیا ہے؟" ہزال نے حیران ہوتے ہوئے نعمان سے پوچھا۔"

www.novelsclubb.com

کچھ نہیں بس ایسے ہی۔ تم آرڈر تو کرو۔" نعمان نے اس کی بات کو اگنور کیا۔اور ویٹر کو آرڈر دیتے ہوئے ہزال کی جانب مڑا۔"ہزال مجھے تم سے ایک ضروری بات کرنی تھی۔"

وہ تو ہم گھر پہ بھی کر سکتے تھے۔اس سب کی کیا ضرورت تھی۔"ہزال نے میز کی جانب اشارہ کرتے ہوئے بولا۔

اس کی ضرورت تھی۔ میں تم سے ایک بات کہنا چاہتا ہوں میں تمہیں بہت پسند کرتا ہوں۔" نعمان نے کہتے ہوئے ہزال کا ہاتھ پکڑنا چاہا تو ہزال نے اپنا ہاتھ جھٹکے سے پیچھے کھینچا تھا۔

www.novelsclubb.com

میرا خیال ہے کہ اپنی اوقات میں رہو۔ ورنہ تم جانتے نہیں ہو۔ میں لحاظ کے معاملے میں زرا کمزور ہوں۔" ہزال نے اسے وارن کرنے والے لہجے میں بولا۔

اٹس اوکے۔" نعمان کہتا ہوا سیدھا ہو کر بیٹھا اور ہزال کا تو دماغ ہی گھوم گیا تھا۔"

"Will you marry me?"

نعمان نے ہزال کے سامنے انگھوٹی کرتے ہوئے پوچھا تو ہزال شاک کے عالم میں کھڑی ہو گئی۔اور ہزال کی طرف سے کوئی جواب نہ پاتے ہوئے اس نے ہزال کا ہاتھ پکڑتے ہوئے اس میں انگھوٹی پہنادی۔سب اتنی جلدی سے ہوا کہ ہزال کو کچھ سمجھ نہیں آئی۔

میں تم سے۔۔۔۔۔"ہزال نے کہتے کہتے انگھوٹی نکال کر نعمان کے ہاتھ میں تھما" دی۔

میں تم جیسے شخص سے کبھی شادی نہیں کروں گی جو اپنی حدود نہ جانتا ہو۔اور" آئندہ مجھے چھونے کی کوشش بھی مت کرنا ورنہ تمہارا حشر کر دوں گی۔"شدت جذبات سے ہزال کی آواز بلند ہو گئی اور وہ وہاں سے تقریباً بھاگتی ہوئی باہر نکلی تھی اور آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے اور سب کچھ دھندلا ہو رہا تھا اور وہ بھاری سر کے ساتھ بھاگ رہی تھی اور سامنے سے آنے والی کار ساتھ زور سے ٹکرائی تھی۔اور

ایک دلخراش چیخ سنائی دی تھی۔ سر سے خون بہہ کے سڑک پہ گر رہا تھا اور ارد گرد لوگوں کا رش لگ گیا تھا۔

"ہزال، ہزال آنکھیں کھولو۔" کسی کی آواز ابھری تھی اور وہ مسلسل ہزال کا چہرہ تھپک رہا تھا اتنی دیر میں ایمبولینس بھی آگئی اور اسے فوراً سے ہسپتال پہنچایا گیا۔

"ڈاکٹر، ڈاکٹر۔۔۔۔" مومن تقریباً چیخا تھا اور ڈاکٹر بھاگتے ہوئے اس کے جانب آئے تھے۔

"پیشنٹ کو جلدی آپریشن روم میں لے جائیں۔" ڈاکٹر نے نرس جو بولا اور پھرتی سے وہ اسے اندر لے گئے۔ اور مومن ڈگمگاتے قدموں کے ساتھ وہیں بینچ پہ بیٹھ گیا اور اس نے ارحم کو کال ملائی اور تھوڑی دیر میں وہ سب وہاں پر موجود تھے۔ ارحم نے مومن کی طرف دیکھا جو اپنے سر کو نیچے گرائے زمین کو گھور رہا تھا اور شرٹ پر خون کے دھبے لگے ہوئے تھے۔

یار کیا ہوا ہزال کو؟ وہ ٹھیک تو ہے۔" ارحم نے فکر مندی سے پوچھا تو مومن نے نفی میں سر ہلایا۔

اس کا بہت خون بہہ گیا ہے۔ ابھی ڈاکٹر نے کچھ نہیں بتایا۔" مومن نے افسردہ سے لہجے میں بولا تو ارحم نے اسے اپنے گلے لگایا۔

ابے کچھ نہیں ہو گا اسے۔ ٹینشن نہ لو چڑیل ہے پوری۔" ارحم نے اسے ہنسانے کی کوشش کی اور اتنی دیر میں حیا، زوئی اور آئرہ بھی وہاں پہنچ گئیں تھیں اور مسٹر ابراہیم بھی۔

کہاں ہے میری بیٹی؟" انہوں نے فکر مندی سے پوچھا تو مومن ان کی جانب بڑھا۔

انکل ابھی وہ آپریشن روم میں ہے آپ فکر نہیں کریں۔" مومن نے انہیں تسلی دی۔ حالانکہ وہ خود بھی خوفزدہ تھا مگر ان سب کو تسلی دے رہا تھا۔ حیا نے تو باقاعدہ طور پر رونا شروع کر دیا تھا اور ارحم اسے چپ کروا رہا تھا۔ اور زوئی، آئرہ

بھی بیٹھی ہزال کے لیے دعائیں کر رہی تھیں۔ مومن وہاں سے جا چکا تھا۔ اور زوئی اسے ڈھونڈتی ہوئی باہر آئی تھی اور وہ اسے پرئیر کارنر میں ملا تھا۔ دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے وہ خدا سے اس کی زندگی کی دعا مانگ رہا تھا۔

"اللہ تو رحم کرنے والا ہے، ہم پہ رحم کر، ہماری مدد کر، میں جانتا ہوں ہر چیز میں مصلحت ہے۔ مگر میرے پروردگار اسے مجھ چھیننا مت، چاہے وہ جیسی بھی ہے پر مجھے اچھی لگتی ہے میں اسے کھونا نہیں چاہتا۔ میری مدد کر۔" مومن دعا مانگتا ہوا اپنے آنسو صاف کرتا ہوا اٹھا تو زوئی کو دیکھ کر ٹھٹک گیا جو ٹرانس کی کیفیت میں کھڑی تھی اور اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

"اوہو زوئی کیا ہو گیا ہے۔ کچھ نہیں ہو گا اسے۔" مومن نے اس کے سر پہ چپت لگائی۔ اور اسے ساتھ لیتا ہوا روم کی جانب بڑھا اور اسی وقت ڈاکٹر باہر آیا تو سب ان کی جانب بڑھے اور ایک امید سے ڈاکٹر کے جواب کے منتظر تھے۔

"She is out of danger.

ہم تھوڑی دیر میں انہیں روم شفٹ کر دیتے ہیں آپ ان سے مل سکتے ہیں۔" کچھ الفاظ بھی جان پھونکنے والے ہوتے ہیں۔اور ڈاکٹر کی بات سن کر سب نے اطمینان کا سانس لیا۔

اور سب کو فون کر کے بتایا اور اب ابراہیم صاحب ہزال کے مل کر باہر آئے اور اب وہ سارے نمونے اس کے گرد جمع تھے مگر ہزال کی نظریں کسی اور کو ڈھونڈ رہی تھیں۔

آئے ہزال تم نے تو جان نکال دی تھی ہماری۔" آئرہ نے ہزال کی طرف دیکھتے" ہوئے کہا تو وہ مسکرا دی۔

www.novelsclubb.com

صحیح تھا نہ ہماری جان چھوٹ جاتی۔" ارحم نے اسے تنگ کیا۔"

ہاں نہ تم لوگوں کی چھوٹ جاتی مگر کسی اور کی تو اٹکی ہوئی تھی۔" زوئی نے مومن" کی طرف دیکھتے ہوئے چوٹ کی جو کمرے میں داخل ہو رہا تھا۔

کیا مطلب؟"ہزال نے زوئی کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔"

ابھی بھی اس کی زبان ویسی ہی چل رہی ہے۔"زوئی نے ہزال کو ڈانٹا۔اور نیچے "
جھکتے ہوئے ہزال کے کان میں کچھ بتایا تھا۔جسے سن کر ہزال کی آنکھیں حیرت سے
پھیلیں تھیں۔

اچھا یہ تو بتاؤ تمہارا ایکسیڈنٹ کیسے ہوا؟"حیا نے ہزال سے پوچھا تو ہزال نے "
آنکھیں گھمائیں۔

میں نے ایک گاڑی والے کو فون کیا اور اسے پیسے دیے بھیا جب میں روڈ کراس "
کروں گی تو آکر مجھے ٹکر مارنا کیونکہ مجھے ایکسیڈنٹ کروانے کا بہت شوق ہے۔"
ہزال کی بات پہ سب نے ہنسنا شروع کر دیا کیونکہ الٹے جواب دینا اس کا پسندیدہ کام
تھا۔

اچھا اچھا اب بس کرو۔اسے ریسٹ کرنے دو ہم گھر چلتے ہیں۔اتنی دیر سے ہم "
یہاں پر کھڑے ہیں۔اور مومن تم یہیں رکو میں تھوڑی دیر میں آجاؤں گا۔"ارحم

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

مومن کو وہیں چھوڑتا ہوا وہاں سے نکل گیا اور اس کے پیچھے پیچھے سبھی نکل گئے۔ مومن بیڈ کے پاس چیئر گھسیٹتا ہوا بیٹھ گیا۔

"تم آندھی ہو یا آنکھیں بند کر کے چلتی ہو؟" مومن نے ہزال کو گھورتے ہوئے پوچھا تو ہزال سیدھا ہو کر بیٹھنے لگی تو سر میں ٹیس اٹھی تھی۔

"آہ۔۔!" ہزال دوبارہ سے سر پکڑتی لیٹی تھی۔

"آرام سے، سکون نہیں ہے تمہاری جان کو صبر کرو میں بیٹھا دیتا ہوں۔" مومن نے اس کے پیچھے تکیے رکھے اور اسے سہارا دے کر بیٹھایا۔

"میں نہ تو اندھی ہوں اور نہ آنکھیں بند کر کے چلتی ہوں۔"

"تو پھر بے وقوفوں کی طرح بھاگتی ہوئی سڑک کیوں پار کر رہی تھی۔" مومن نے ہاتھ باندھتے ہوئے اس سے سوال کیا۔

ایک منٹ تمہیں کیسے پتہ کہ میں بھاگ رہی تھی۔"ہزال نے اس کی بات سن کر" فوراپوچھا۔

اور مجھے ہسپتال کون لایا تھا۔"ہزال نے ذہن پر زور ڈالا۔"

میں نے دیکھا تھا تمہیں جب تم ہوٹل سے نکل رہی تھی اور روتی ہوئی بھاگی تھی" اور پھر اندھوں کی طرح سڑک پہ گئی اور تمہاری ٹکر ہوئی تھی۔اور میں تمہیں لے "کر آیا تھا۔

مومن نے بنا تمہید باندھے اسے بتایا۔

اووو! تم میرا پیچھا کر رہے تھے۔؟'ہزال نے اسے گھورا۔"

نہیں، میں اتفاقاً وہاں پہ گیا تھا اور تم مل گئی۔"مومن نے وضاحت دی۔"

"اچھا ٹھیک ہے۔"

تم پاگل ہو نہ بالکل بھی اندازہ نہیں ہے تمہیں کہ سب کتنا پریشان ہو گئے تھے۔""

مومن نے ہزال کو ڈپٹا۔

اور تم؟"ہزال نے آنکھیں ٹپتپاتے ہوئے پوچھا۔"

میں بھی ڈر گیا تھا۔ تمہارا خون بھی بہہ رہا تھا."مومن نے کنفیوز ہوتے ہوئے"

بتایا۔

اور کوئی رویا بھی تھا؟!"ہزال نے مسکراہٹ دباتے ہوئے مومن سے پوچھا۔"

ہمم شاید رویا ہو۔"مومن نے بات کا گھوما سا جواب دیا۔"

آئے میں بے ہوش ہو جاوں گی کہ تم میرے لیے روئے تھے۔"ہزال نے"

مومن کا مذاق اڑاتے ہوئے کہا۔

تم سے کس نے کہا میں تمہارے لیے رویا تھا۔؟"مومن نے شرمندگی مٹانے"

کے لیے اسی پہ سوال کر دیا۔

مجھے سب پتہ ہے۔"ہزال نے دانت نکالتے ہوئے بتایا تو مومن نے زوئی کو دل"
میں دو تین القابات سے نوازا کوئی بات جو اس کے پیٹ میں رہ جائے۔

ہاں ہاں بتاؤ نہ کیا پتہ ہے۔!"مومن نے آنکھیں دکھاتے ہوئے پوچھا۔"

بہت کچھ پتہ ہے۔وقت آنے پہ بتاؤں گی۔"ہزال نے بات کو گھمایا۔"

خیر چھوڑو۔اور کم بولو سر میں درد ہونا شروع ہو جائے گا."مومن نے اسے"
بولنے سے منع کیا مگر وہ ہزال ہی کیا جس کی زبان بند ہو جائے۔

ہاں یاد آیا وہ چوچو کمینہ کہاں گیا۔"ہزال کو اچانک سے نعمان یاد آیا تو اس نے"
مومن سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

وہ نمونے گھر پہ ہے۔آیا بھی نہیں ہسپتال."مومن نے ہزال کو بتایا۔"

اچھا چھوڑو ہم گھر کب جائیں گے میں تو تنگ آ گئی ہوں.اور اب تو صبح ہو گئی ہے"
۔نہ میں سوئی ہوں نہ تم۔جا کر ریسٹ کر لو۔"ہزال نے جمائی روکتے ہوئے کہا۔

نہیں میں تمہیں ڈسچارج کروا کر ہی جاؤں گا۔"مومن کہتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا.

اور ہزال کسی سوچ میں گم ہو گئی اور تھوڑی دیر بعد ہزال کو ڈسچارج کر دیا گیا تھا اور مومن اس کو ساتھ لیتا ہوا ہسپتال سے گھر کی طرف نکل گیا۔اور سارے راستے ہزال ایک ہی چیز سوچتی ہوئی آئی تھی اور وہ اپنا فیصلہ کر چکی تھی۔مومن نے گاڑی پارک کی۔

آرام سے چلو۔"مومن نے ہزال جس سہارا دیا اور اندر لے کر آئے۔ہزال کا چہرہ خون بہنے کی وجہ سے زرد ہو چکا تھا۔مسز ابراہیم نے اسے دیکھ کر اطمینان کا سانس لیا تھا۔اور اب سب اس کی عیادت کے لیے آ رہے تھے۔"

آہ یار میرا تو کمرہ بھر گیا ہے پھولوں سے اور پتہ نہیں کون کون سی چیزوں سے۔""" ہزال نے خوش ہوتے ہوئے بتایا۔

بہت ہی کوئی عجیب شے ہو تم!"زوئی نے آنکھیں گھمائیں۔"

کوئی شک ہے۔"ہزال نے پھولوں کی خوشبو محسوس کرتے ہوئے بولا۔"

اب تم جلدی جلدی ٹھیک ہو جاو۔پھر حیا کی شادی بھی تو ہے۔"آئرہ نے خوش"
ہوتے ہوئے بتایا۔

ہاں نہ حیا کی شادی پہ بڑا مزہ آنے والا ہے۔"ہزال نے آنکھ ونک کرتے ہوئے"
بولا۔

میری تو ہو ہی جائے گی اپنی کا سوچو۔"حیا نے تپتے ہوئے بولا۔"

اووو بہن فکر مت کرو میری بھی ہو جائے گی۔"ہزال نے دانت نکالتے ہوئے"
بتایا۔

اچھا کوئی لڑکا ڈھونڈ لیا!"آئرہ نے ہزال کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔"

www.novelsclubb.com

ہاں نہ میرے ڈیڈ نے ہی ڈھونڈیں ہیں دو عدد اور ایک مجھے پسند آ گیا ہے۔اور میں" آج ڈیڈ کو بتا دوں گی۔"ہزال نے چاکلیٹ منہ میں ڈالتے ہوئے بتایا۔

واہ واہ چھپی رستم نکلی تم۔ویسے بتا تو دو ہے کون وہ غریب۔؟"زوئی نے ہنستے" ہوئے ہزال کو چھیڑا۔

ہے نہ کوئی کیوں بتاوں۔بعد میں دیکھ لینا۔"ہزال نے ان کو ٹالا۔"

یار ویسے بیچارے کی قسمت پھوٹی ہے جو اسے تم مل رہی ہو۔"حیا نے تبصرہ کیا۔"

اووو واصل قسمت تو ارحم کی پھوٹی ہے۔بیچارہ بھوکا مرے گا۔ہائے۔"ہزال نے" حیا کو طعنہ مارا تو حیا نے پاس پڑا ہوا کشن اٹھا کر ہزال کو مارا۔

شرم کر لو بیمار ہوں میں۔"ہزال نے اسے شرم دلانے کی ناکام کوشش کی۔"

اچھا ہے کس طرح کا تھوڑا سا تو بتاو۔؟"آئرہ نے تجسس کے مارے پوچھا۔"

صبر کرو میری بہنوں۔پتہ چل جائے گا۔"وہ سب روز ہزال سے ملنے آتے تھے"
اور ہزال کافی حد تک بہتر ہو چکی تھی اور اس کا بینڈیج بھی کھل چکا تھا۔

••••••••••••••••••

آج ہزال کافی دنوں بعد اپنے کمرے سے نکلی تھی اور اچھا محسوس کر رہی تھی۔وہ چلتی ہوئی باہر لان میں آگئی اور مسٹر ابراہیم اسے وہیں پر چائے پیتے ہوئے ملے تھے ۔ہزاک چلتی ہوئی ان کے پاس آگئی۔

آجاو میرا بیٹا۔ادھر آو۔"ابراہیم صاحب نے ہزال کو اپنے ساتھ والی کرسی پہ"
بٹھایا۔

اور بتاؤ اب طبیعت کیسی ہے تمہاری؟"انہوں نے شفقت بھرے لہجے میں"
پوچھا۔

"میں ٹھیک ہوں۔"

کوئی بات کرنی ہے میرے بیٹے نے؟"ابراہیم صاحب نے ہزال کے چہرے کو" دیکھتے ہوئے پوچھا۔

جی بابا۔"ہزال نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے بولا۔"

"ہاں میرے بچے بولو میں سن رہا ہوں۔"

آپ نے مجھ سے کہا تھا کہ میں اپنے زندگی کا فیصلہ خود کروں۔اور سوچ کر آپ کو" جواب دوں۔"ہزال نے جھجھکتے ہوئے بولا۔

ہاں۔"ابراہیم صاحب نے اسے مسکراتے ہوئے دیکھا تاکہ وہ پر سکون ہو کہ بات" کر سکے۔

تو میں نے فیصلہ کر لیا ہے۔"ہزال نے انہیں بتایا۔"

www.novelsclubb.com

مجھے یقین ہے کہ آپ نے سوچ سمجھ کر فیصلہ کیا ہو گا۔"ابراہیم صاحب نے خالی" کپ میز پہ رکھتے ہوئے کہا اور ہزال کی طرف مڑے۔

تو میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ میں نعمان کے ساتھ شادی نہیں کروں گی۔"ہزال" نے اپنی بات بول دی۔

یعنی آپ مومن سے شادی کے لیے راضی ہیں۔"ابراہیم صاحب نے خوش" ہوتے ہوئے کہا۔

جی ڈیڈ۔"ہزال نے نروس ہوئے کہا۔"

"یہ تو خوشی کی بات ہے۔میں ابھی احمد کو فون کرتا ہوں۔"

او کے ڈیڈ میں حیا کے گھر جا رہی ہوں کافی دن سے نہیں گئی۔"ہزال کہتی ہوئی" وہاں سے اٹھ گئی اور پیچھے اسے ابراہیم صاحب کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں جو اب احمد صاحب کو فون کر کے مبارک دے رہے تھے۔ہزال چلتی ہوئی حیا کے گھر

پہنچ گئی اور اس کے قدموں کو ڈرائنگ روم سے آتی ہوئی آوازیں سن کر بریک لگی تھی۔ وہاں پہ ارحم کی فیملی آئی ہوئی تھی اور حیا سامنے والے صوفے پہ براجمان تھی۔ نیلے رنگ کا وار قمیص پہنے سر پہ دوپٹہ سلیقے سے جمائے دنیا جہان کی معصومیت چہرے پہ لائے بیٹھی ہوئی تھی۔ اسے دیکھ کر ہزال کی ہنسی نکل گئی۔

"اسلام و علیکم! "ہزال سلام لیتی ہوئی اندر داخل ہوئی تو سب نے اس کا خوش دلی سے استقبال کیا اور وہ بھی جا کر حیا کے ساتھ بیٹھ گئی۔

"یہ سب کیا ہو رہا ہے؟ "ہزال نے حیا کے کان میں سرگوشی کی۔

"دیکھ لو نہ خود ی آنکھیں نہیں ہیں کیا۔ "حیا نے مسکراتے ہوئے اسے بتایا تھا اور ہزال نے اپنی ہنسی دبائی۔

"امان صاحب میرا خیال ہے اگلے مہینے کی بیس تاریخ صحیح رہے گی۔ "عثمان شیرازی نے امان صاحب سے رائے لی۔

ہاں جی میرا بھی یہی خیال ہے۔مبارک ہو۔"امان صاحب نے گلے ملتے ہوئے" مبارک باد دی۔اور حیا شرماتی ہوئی وہاں سے نکل گئی اور ہزال بھی اس کے پیچھے پیچھے ہی نکل گئی۔

اووو! لڑکی شرما رہی ہے۔"ہزال نے حیا کو چھیڑا۔"

بس کرو میں کیوں شرماوں گی۔"حیا نے اسے گھورا۔"

ہزال نے اپنے واٹس ایپ گروپ میں میسج کیا۔تو سب اچانک سے شادی کا سن کر" حیران ہوئے تھے۔اور حیا کو چھیڑنے میں مصروف تھے اور ساتھ ساتھ ارحم کی بھی شامت آئی ہوئی تھی۔

www.novelsclubb.com

oooooooooooooooooo

حیا کی شادی کی تیاریاں زور و شور سے جاری تھیں۔امان ولا میں ہر وقت ہنگامہ رہتا تھا اور ہر کوئی شادی کی تیاریوں میں مصروف تھا۔ہزال شاپنگ مالز میں گھوم گھوم کر پاگل ہو رہی تھی۔ابھی بہت سی تیاریاں رہتی تھیں۔اور ایک اور نئی مصیبت اس کے سر پہ پڑھ گئی تھی۔

ڈیڈ اتنی جلدی کیا ہے شادی کی؟"ہزال نے جھنجھلائے ہوئے انداز میں پوچھا۔"

جلدی کہاں ہے۔دیکھو نہ تمہارے دوستوں کی بھی شادیاں ہو رہی ہیں۔؟""

نایاب بیگم نے اس کو آڑے ہاتھوں لیا۔

پر مجھے سکون سے حیا کی شادی تو دیکھنے دیں۔"ہزال نے بہانہ لگایا۔"

ہاں تو کروا نجوائے کون منع کر رہا ہے۔"نایاب بیگم اس کی کوئی بات نہیں مان رہی تھیں۔"

حیا کے ولیمے کے اگلے دن تمہارا اور مومن کا نکاح ہو گا اور اسی شام مایوں وغیرہ" ۔حیا کی شادی دیکھنا اس کے بعد اپنی۔" ابراہیم نے ہنستے ہوئے حل پیش کیا۔

جیسے آپ لوگوں کی مرضی۔میری کونسی مانی ہے۔" ہزال تپتے ہوئے وہاں سے" اٹھ گئی اور اب اس کی مصروفیات کچھ اور زیادہ بڑھ گئی تھیں۔حیا کے ولیمے کے اگلے دن سے ہزال کی شادی کے فنکشنز شروع ہو رہے تھے۔دن رات بس اسی میں مصروف تھی۔اور وقت گزرتا جا رہا تھا اور حیا کی شادی میں بس ایک ہفتہ رہ گیا تھا اور سب کی تیاریاں بھی تقریبا مکمل ہو چکی تھیں۔مگر ہزال کا ولیمے کا ڈریس ابھی رہتا تھا۔اور وہ اسے مومن کے ساتھ جا کر لینا تھا۔

www.novelsclubb.com

جلدی کر لو کوئی پسند۔" مومن کب سے ہزال کے ساتھ بوتیک میں بیٹھا تھا اور" ہزال کو کوئی ڈریس پسند نہیں آ رہا تھا۔

چپ چاپ بیٹھے رہو اور اب تو عادت ڈال لو۔ تمہیں ہی شوق تھا نہ مجھ سے شادی" کرنے کا۔" ہزال نے اسے اچھی سی سنا کر چپ کروا دیا۔

اوہو۔ کہہ تو ایسے رہی ہو جیسے میں تمہارے عشق میں سوکھ کر مرا جا رہا تھا نہ۔""
مومن نے اس کی نقل اتارتے ہوئے بولا۔

لگ تو ایسا ہی رہا ہے۔"ہزال اس کو جواب دیتی ہوئی دوبارہ سے ڈریسز کی طرف"
متوجہ ہوئی۔اور بالآخر اس نے ایک ڈریس لے ہی لیا اور مومن کے ساتھ لڑتے
لڑتے ساری شاپنگ مکمل کی۔لڑے بغیر ان کا گزارا نہیں ہے۔

اور بالآخر وہ دن آ ہی گیا۔ جس کا سب کو بچپن سے انتظار تھا۔آج حیا اور ارحم کی
مہندی تھی اور فنکشن کمبائن ہی تھا اور فنکشن کی اریجمنٹ امان ولا میں ہی کے گئی
تھی۔

www.novelsclubb.com

لان کا سارا ڈیکوریشن پیلے،لال اور سفید پھولوں سے کیا گیا تھا۔حیا پارلر میں گئی
ہوئی تھی۔ جبکہ زوئی اور آئرہ اپنے گھر سے ہی تیار ہو کر آ رہی تھیں۔

ہزال میرے بال۔۔۔آہ ماما جان۔"وردہ زور سے چیخی تھی اور ہزال نے دوبارہ"
سے اس کے بال کھینچ کہ چپ کروا کے بٹھایا تھا۔

آرام سے لگواو۔۔اور دفعہ ہو جاوا بھی میں نے خود بھی بال بنانے ہیں۔"ہزال" نے اس کے ماتھے پر ٹیکا سیٹ کرتے ہوئے بولا۔

ہنہ ہو جانا تیار۔شکر ہے جان چھوٹ رہی ہے ہماری۔"وردہ اپنے آپ کو آئینے" میں دیکھتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی۔پیلے رنگ کا گوٹی سے بھرا ہوا فراک پہنے بالوں کو سیدھے کر کے کمر پہ کھلے چھوڑے ہوئے وہ پیاری لگ رہی تھی۔

پھر بھی نہیں چھوٹنی۔اسی لیے تو سامنے ہی شادی کروا رہی ہوں۔دن میں ایک" دو چکر مارتی رہوں گی۔اور میرے روم پہ نظر بھی مت رکھنا۔"ہزال اس کو باتیں سناتی ہوئی شیشے کی طرف متوجہ ہوئی۔ہرے رنگ کا فل پیروں کو چھوتا فراک اور بالوں کو لوز کلرز ڈالے کانوں میں جھمکے ڈالے وہ حسین لگ رہی تھی۔اپنی تیاری کو دیکھتی ہوئی وہ باہر نکل گئی۔

ارے یار یہ حیا کہاں رہ گئی۔"ہزال اپنا دوپٹہ سنبھالتی تیزی سے چلتی جا رہی تھی" اور فون پر کال ملا رہی تھی جب اس کے زوردار ٹکر ہوئی اور گرتے گرتے بچی تھی۔

آہ اندھے۔۔۔ نظر نہیں آتا۔"ہزال چیخی تھی۔"

سوری میں نے دیکھا نہیں۔"مومن ہزال کو دیکھ کر مبہوت سا ہو گیا تھا۔"

ایسے کیا دیکھ رہے ہو۔ نظر لگانی ہے۔"ہزال نے اسے ہلاتے ہوئے پوچھا تو وہ" ہوش کی دنیا میں آیا۔

وہ میں تمہیں لینے آیا تھا۔"مومن نے بہانا بنایا۔"

اچھا کیوں میں چھوٹی بچی ہوں جو تم مجھے لینے آئے تھے۔"ہزال نے اسے جانچتی" نظروں سے دیکھا تھا۔ سفید شلوار قمیض پر سبز واسکٹ پہنے وہ وجیہہ مرد لگ رہا تھا۔

ویسے بھی اب تم میری زمہ داری بننے والی ہو۔تو میں نے سوچا کیوں نہ ابھی سے" شروع کر دی جائے۔"مومن نے ہزال کو تنگ کرتے ہوئے بولا تو ہزال تپ گئی۔

یہ تمہارے لیے۔"مومن کے ہاتھوں میں دو گجرے تھے جسے دیکھ کر ہزال کی" آنکھیں چمک اٹھی تھیں۔گلاب کے رازی پھول اور اندر چمبیلی کے پھول بہت اچھے لگ رہے تھے۔ہزال نے اپنے ہاتھ آگے بڑھائے تو مومن نے گجرے اس کے ہاتھوں میں پہنا دیے۔

شکریہ اب چلیں۔"ہزال کہتی ہوئی وہاں سے چل دی۔اور مومن بھی اس کے" ساتھ ساتھ ہی چل دیا۔تھوڑی دیر میں حیا کو پھولوں کی چادر میں کمرے سے لایا گیا ۔اورنج اور سلور رنگ کا لہنگا چولی پہنے اور بالوں کو کرل ڈال کر کھلا چھوڑے۔وہ حسین لگ رہی تھی۔پھولوں کی چادر کے ایک سرے کو زوئی نے تھام رکھا تھا اور دوسرے کو آئرہ نے جبکہ ہزال اور رمشا حیا کے ساتھ چل رہی تھیں۔ارحم نے

اسے پکڑ کر سٹیج پہ چڑھایا۔پہلے بڑوں نے رسم ادا کی۔اس کے بعد نوجوانوں کی باری آئی اور اب وہ سب سٹیج پہ چڑھے ہوئے تھے۔

ارحم میاں کیسا لگ رہا ہے آپ کو قربانی کا بکرا بنتے ہوئے۔"مومن نے ہاتھ کا مائیک بناتے ہوتے ارحم کے آگے کیا۔

بہت اچھا لگ رہا ہے۔اور فکر نہ کریں بیٹے اصل قربانی کا بکرا تو تم بننے والے ہو۔"""
ارحم نے ہزال کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو سب ہنس دیے۔

ہاں ارحم میاں آپ میرے ہونے والے شوہر کو چھوڑیں اپنی خبر لیں۔بھوکیں" مریں گے۔"ہزال نے ارحم کو طنز مارا اور مومن کا تو حیرت سے منہ کھلا تھا ہزال کی بات پہ۔

کوئی نہیں ہم باہر سے آرڈر کر لیں گے۔"حیا نے ہزال کو آنکھیں دکھاتے ہوئے" بولا تھا۔

اوو دیکھو تو زرا اس کی باتیں۔ابھی بچے زرا تھوڑے دن ٹھہرو۔"زوئی نے اسے" گھورتے ہوئے بولا۔

ہنستے ہوئے ایک حسین شام اپنے اختتام کو پہنچی اور بچہ پارٹی تقریباً ساری رات جاگتی رہی تھی۔بیت بازی اور گانے اور نا جانے کیا کیا کام کر رہے تھے۔اگلی صبح انتہاء کی مصروف تھی۔اور آج ہزال پارلر میں رہ گئی ہوئی تھی اور باقی سب بھی حال پہنچ چکے تھے۔

مومن تم کہاں پہ ہو۔یار میں پارلر میں ہوں مجھے لے جاو۔"ہزال نے مومن کو" فون کیا۔

www.novelsclubb.com

اچھا میں آرہا ہوں تم رکو پانچ منٹ۔"مومن پانچ منٹ میں وہاں پہنچ چکا تھا۔اور" ہزال اپنا شرارہ سنبھالتی ہوئی گاڑی میں آئی تھی۔لال کرتی اور بلیک شرارہ پہنے بالوں کا جوڑا بنائے وہ بے حد حسین لگ رہی تھی۔ہزال عین وقت پہ ہال میں پہنچی تھی اور زوئی، آئرہ اس کا انتظار کر رہی تھیں۔

بد تمیز انسان اور لیٹ ہو جانا تھا۔"زوئی نے اس کے بہت رسید کی اور اسے"

پھولوں کی لڑی پکڑائی اور اب آئرہ، زوئی اور رمشا راستہ روکائی کے لیے تیار کھڑی

تھیں۔اور بارات اندر داخل ہوئی۔

لو جی لٹیروں کی جماعت کھڑی ہے۔"عیسی نے ان کو دیکھ کر چوٹ کی۔"

ہمم۔۔۔جو مرضی کہو۔"زوئی نے اس کی بات کو اگنور کیا۔"

دلہے بھائی لاؤ ہمارے پیسے۔"ہزال نے ارحم سے پیسوں کی ڈیمانڈ کی۔"

ہزال تم بھی۔۔۔"ارحم نے رونی سی شکل بنائی۔"

ہاں جی میں بھی۔۔۔نکالو اب شاباش۔پچاس ہزار۔"ہزال نے آنکھیں دکھاتے"

ہوئے ڈیمانڈ کی۔

تھوڑے زیادہ نہیں ہیں۔""ارحم نے چٹکی بناتے ہوئے بولا تو اس کی بات پہ"

سب نے نفی میں سر ہلایا۔

ارحم میاں اب دیکھ لیں۔آپ نے اپنے پچاس ہزار بچانے ہیں ہا اپنی منکوحہ کو لے" کر جانا ہے۔"آئرہ نے دانت دکھاتے ہوئے کہا۔اور ارحم نے اپنی جیب سے پیسے نکال کر ہزال کی جانب بڑھائے۔اور پھر جا کر انہوں نے راستہ چھوڑا۔کھانے کا دور دورہ چل رہا تھا اور وہ سب ٹھونسنے میں مصروف تھے اور حیا بھی سکون سے چائے پہ چائے پی رہی تھی۔

اب بس بھی کر دو۔"زوئی نے اس کے ہاتھ سے چائے کا کپ لیا اور کھڑا کیا۔لال" رنگ کے عروسی لباس میں ملبوس ہاتھوں میں گجرے پہنے۔نازک سی گڑیا لگ رہی تھی۔اسے لے کر سٹیج کی جانب بڑھے اور ارحم نے اس کا ہاتھ تھام کر سٹیج پہ چڑھایا۔دودھ پلائی پہ بھی خوب لوٹا اور اب رخصتی کا ٹائم ہو گیا تھا۔اور حیا امان صاحب کے ساتھ لگی ہوئی تھی۔

میری بیٹی کو خوش رکھنا۔امید ہے تم مایوس نہیں کرو گے۔"امان صاحب نے" ارحم کو دیکھتے ہوئے بولا تو اس نے ہاں میں سر ہلایا۔

www.novelsclubb.com

سب کا خیال رکھنا حیا اور تنگ مت کرنا کسی کو۔" مسز امان نے اسے خود سے الگ "
کرتے ہوئے بولا۔

اپنا دھیان رکھنا میری جان اور ارحم کا بھی۔ بیچارے کو بھوکا نہ مار دینا۔" ہزال نے "
حیا سے ملتے ہوئے بولا تو وہ ہنس دی۔

میری ہمدردیاں تمہارے ساتھ ہیں دلہے میاں۔" ہزال نے اداکاری کرتے "
ہوئے کہا تو سب ہنس دیے۔ اور حیا کو قرآن کے سائے تلے رخصت کر دیا گیا۔ اور
اسی طرح حیا کا ولیمہ بھی گزر گیا۔

oooooooooooooo/oooooooooooo

www.novelsclubb.com

ہزال، ہزال کہاں پر ہو؟" حیا اس کو پورے گھر میں ڈھونڈ رہی تھی۔ اور بالآخر وہ "
اسے اپنے کمرے میں ملی تھی۔

"تم ابھی تک سوئی ہوئی ہو۔"

آہ یار کون سی۔ قیامت آگئی ہے۔ جو ایسے چلا رہی ہو۔"ہزال نے منہ بناتے" ہوئے پوچھا۔

قیامت سے کم ہے آج تمہارا نکاح ہے اور کل سے فنکشن سٹارٹ ہے۔اٹھ" جاو۔ خدا کا واسطہ ہے۔"حیا نے ارد گرد سے چیزیں سمیٹتی ہوئی وہ اس پر چیخ رہی تھی۔

او و بہن کم چیخو۔ شادی کروا کر زیادہ ہی حسین اور سمجھدار نہیں ہو گئی۔"ہزال" نے اسے اوپر سے نیچے دیکھتے ہوئے بولا تو حیا شرماتے ہوئے دوبارہ سے چیزیں اٹھانے لگ گئی۔

چپ کرو۔ اب تمہاری بھی ہونے لگی ہے شادی۔ اٹھ کر فریش ہو جاو اور تیار ہونا" شروع کرو۔"حیا اس کو کہتی ہوئی کمرے سے باہر نکل گئی۔ اور ہزال اٹھ کر باتھ روم میں گھس گئی اور تھوڑی دیر بعد وہ سفید رنگ کا کام دار فراک پہنے بالوں کو

جوڑا بنائے اور اس کے اندر پھول اٹکائے۔ ہلکی پھلکی جیولری پہنے اور ہاتھوں میں لال گلابوں کے گجرے مزین کیے۔ بالکل تیار بیٹھی تھی اور آج وہ بار بار نروس ہو رہی تھی۔ زوئی، آئرہ اور حیا ایک ساتھ کمرے میں داخل ہوئی تھیں اور ہزال کو دیکھ کر ٹھٹکی تھیں۔

ماشاءاللہ۔۔۔۔بہت حسین لگ رہی ہو۔" زوئی نے ہزال کے گلے ملتے ہوئے" تعریف کی۔

ہاں وہ تو ہمیشہ سے ہوں۔ کچھ نیا بتاو۔" ہزال نے اسے چھیڑا۔"

اچھا اچھا اب بس کرو۔" حیا نے اسے روکا اور لال رنگ کا نیٹ کا ڈوپٹہ ہزال کے" سر پہ رکھا اور اس کا گھونگھٹ بنا دیا۔ اور وہ اسے لیتی ہوئی نیچے ڈرائنگ روم میں آگئی تھیں۔ جہاں پہ سب ان کا انتظار کر رہے تھے۔ آج ہزال کے ہاتھ پاؤں تقریبا کانپ رہے تھے۔ وہ بدقت مسکرانے کی کوشش کر رہی تھی۔ آج وہ اپنی زندگی کسی اور کے ہاتھوں میں سونپنے جا رہی تھی۔

مولوی صاحب نے نکاح پڑھانا شروع کیا۔اوران کی آواز ہزال کے کانوں میں گونجنے شروع ہوئی۔

ہزال ابراہیم بنت ابراہیم خاں آپ کا نکاح مومن احمد ولد احمد خاں سے بعوض دو" "لاکھ روپے سکہ رائج الوقت طے پایا ہے۔کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے۔؟

قبول ہے۔"ہزال نے تین بار قبول ہے بول کر مومن کو اپنی زندگی میں شامل" کر لیا۔جس کے بارے میں اس نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا.اس وقت اس کے ذہن میں وہ تمام فقرے گونج رہے تھے جو وہ ہمیشہ مومن سے کہا کرتی تھی کہ میں تم سے کبھی شادی نہیں کروں گی مگر قسمت کے آگے کس کی چلتی ہے۔

مومن احمد ولد احمد خاں آپ کا نکاح ہزال ابراہیم بنت ابراہیم خاں سے بعوض دو" "لاکھ روپے سکہ رائج الوقت طے پایا ہے۔کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے۔؟

قبول ہے۔"مومن نے تین بار بول کر اسے اپنی زندگی کا حصہ بنالیا اور اب سب" سے گلے مل رہا تھا اور مبارک باد وصول کر رہا تھا۔اور ہزال ابھی تک ٹرانس کی سی کیفیت میں بیٹھی ہوئی تھی۔

مبارک ہو جانم۔۔۔"حباء نے ہزال کے گلے ملتے ہوئے خوش دلی سے کہا تو" ہزال مسکرادی۔

بہت حسین لگ رہی ہے میری بچی۔اللہ نظر بد سے بچائے۔"آمنہ بیگم نے ہزال" کو دیکھتے ہوئے بولا تو وہ شرما کر ہنسنے لگ گئی۔

مومن اور ہزال کو ایک ساتھ بٹھایا گیا اور خوب ساری تصاویر بنائیں اور فوٹو شوٹ کے بعد کھانے کا دور دورہ چلا اور ہنسی مذاق بھی جاری تھی۔

اور بتاؤ کیسا لگ رہا ہے پھر مسز مومن بن کر؟"مومن نے اپنے ساتھ بیٹھی ہزال" سے سرگوشی میں پوچھا۔

ویسا ہی جیسے پہلے۔کیوں مسز مومن بننے سے انسان کے سر پہ سینگ آجاتے" ہیں۔"ہزال نے بظاہر مسکراتے ہوئے پوچھا تو مومن کی ہنسی نکل گئی۔اس پیارے سے لمحے کو حیا نے کیمرے میں محفوظ کیا تھا۔

مہندی کی صبح ہی سب ہزال کے گھر جمع ہو چکے تھے اور مہندی والی پہ گھر پہ پہنچ چکی تھی۔اور ہزال کو مہندی لگا رہی تھی۔میوزک آن تھا اور ہر طرف خوشیوں کی لہر تھی۔

نام بتادیں تاکہ میں لکھ دوں۔"مہندی والی نے ہزال کی طرف دیکھتے ہوئے" پوچھا۔

www.novelsclubb.com

ہزال ابراہیم۔۔۔"ہزال نے اپنا نام بتایا تو سب نے ہنسنا شروع کر دیا۔"

بے وقوف اپنا نام نہیں اپنے اے جی او جی کا نام بتاو۔"زوئی نے اس کو چھیڑتے" ہوئے بتایا تو ہزال نے اسے گھوری سے نوازا۔

دفعہ ہو جاو یہاں سے، میں نے نہیں لکھوانا۔۔۔"ہزال نے ان سب کو گھوری" سے نوازا۔

مومن نام ہے اسکا لکھو۔"زوئی نے مہندی والی کو آرڈر دیتے ہوتے لکھوایا" ۔ہزال بس دانت پیستی رہ گئی۔چن چن کر بدلے رہی تھیں آج وہ۔اور ہزال بس خاموشی سے بیٹھی تھی کہ اپنی دفعہ بھی یاد رکھنا۔بیوٹیشن شام ہونے سے پہلے ہی آچکی تھی۔اور بیوٹیشن نے اپنا کام مکمل کر دیا تھا۔اور اب ہزال بیٹھی اپنے گھروں کا انتظار کر رہی تھی۔

یہ کیا طریقہ ہے بھئی۔؟"نایاب بیگم اندر داخل ہوئی تو ہزال بے ڈھنگوں کی" طرح بیٹھی ہوئی چپس کھا رہی تھی۔

کیا ہوا ماما؟"ہزال نے اپنی ماما کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔"

آج تو کچھ خیال کر لو۔۔۔دیکھو زرا کس طرح بیٹھی ہوئی ہو۔اور بکریوں کی طرح" کھا رہی ہو۔اور جلدی ڈوپٹہ سیٹ کرواؤ اور باہر آو۔"نایاب بیگم اس کو اچھی خاصی

سناتی ہوئی باہر نکل گئیں۔اوران کے جاتے ہی سب نے دانت نکالنے شروع کر دیے تھے۔

"میرے گجرے کہاں ہیں؟"ہزال نے شور مچایا ہوا تھا کیونکہ ابھی تک اس کے گجرے نہیں آئے تھے۔اتنی دیر میں عیسیٰ گجروں کا شاپر لیے اندر داخل ہوا اور آئرہ نے اسے گجرے پہنائے۔بیوٹیشن نے اس کا ڈپٹہ سیٹ کیا۔اوراب وہ بالکل تیار بیٹھی تھی۔ فنکشن کا انتظام لان میں ہی کیا گیا تھا۔ہزال کو پھولوں کی سیج میں سٹیج پر لایا گیا۔جہاں پہ مومن سفید شلوار قمیض پہنے شاندار لگ رہا تھا۔ہزال نے ملٹی کا مدار لہنگا چولی اور لائٹ سا میک اپ کیا تھا۔اور وہ حسین لگ رہی تھی۔کل کی نسبت آج وہ زرا پر سکون تھی۔

بڑوں نے رسم کا آغاز کیا اور ہزال اس وقت تک بیٹھ بیٹھ کر تھک چکی تھی اور اب ینگ جنریشن کی باری تھی۔اور تماشہ نہ لگے ایسا کہاں لکھا ہے۔

مومن ہاں اب بتاؤ کیسا لگ رہا ہے بکرا بن کر۔"ارحم نے مومن سے سوال کیا۔"

کیا بتاؤں،اتنا اچھا لگ رہا ہے۔"مومن نے ڈھٹائی کا مظاہرہ کیا۔"

بس اور نہیں یار میں پاگل ہو گئی ہوں مٹھائی کھا کھا کر۔"حیا گلاب جامن ہاتھ"

میں پکڑے ہزال کی طرف بڑھی۔

منہ کھولو شاباش۔۔۔"حیا نے اس کے منع کرنے کے باوجود بھی پورا گلاب"

جامن ہزال کے منہ میں ٹھونس دیا۔

دیکھ لوں گی مین تم سب کو۔۔۔ایک ایک سے بدلہ لوں گی۔"ہزال نے بمشکل"

بولتے ہوئے ان کو وارن کیا۔

پہلے منہ بند کر کے کھا تو لو پھر ہمیں بھی دیکھ لینا۔"زوئی نے اس کا مذاق اڑایا۔تو"

ہزال نے زوردار مکا اسے رسید کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

کیا ہوا جو میں بھاگ نہیں سکتی ہاتھ تو چلا سکتی ہوں۔"ہزال نے اپنا ہاتھ دکھاتے ہوئے تنبیہ کی۔

اچھا میری ماں۔۔بس بس بڑی زور سے لگا ہے۔"زوئی نے ہاتھ اٹھاتے ہوئے بولا تو ہزال ہنس دی۔

مومن کے بچے۔۔۔"ہزال نے زور سے چیخی تھی کیونکہ وہ اس کے ڈپٹے پہ بیٹھ گیا تھا۔

کہاں ہیں۔میرے بچے۔۔"مومن نے ایکٹنگ کرتے ہوئے بولا۔"

صبر کرو وہ بھی ہو جائیں گے۔"عیسیٰ نے مومن کو تھپکتے ہوئے بولا تو سب نے ہنسنا شروع کر دیا جبکہ ہزال کے گال لال ہو رہے تھے کیونکہ وہ سب مل کر اسے خوب تنگ کر رہے تھے۔

ڈانس فلور پہ سب اپنی پوزیشنز سنبھال چکے تھے۔کوئی ایک دو گھنٹے ناچنے کے بعد جا کر ان کو سکون ملا تھا۔ہزال زوئی، آئرہ، حیا، ارحم، مومن, عیسی اور حسن کی باری تھی ڈانس کی اور سب نے ڈانس کرنا شروع کیا۔

مومن۔۔۔"ہزال چیخی تھی۔"

یس جانم۔۔۔"فل ٹھرکیوں کی طرح بولا گیا ہزال کا دل کیا اپنا سر پھاڑ لے یا" مومن کا۔

میرا لہنگا چھوڑو۔۔بار بار پاوں کے نیچے دے رہے ہو۔"ہزال نے دانت پیستے" ہوئے کہا تو مومن فورا سے پیچھے ہٹا۔ان کا ڈانس ختم ہو گیا اور اچانک سے لائٹ بند ہوئی تھی۔اور پھر لائٹ نے دو بندوں کو فوکس کیا تھا۔زوئی اور عیسیٰ کو۔زوئی حیرانی سے یہ دیکھ رہی تھی۔عیسی گھٹنوں کے بل زمین پہ بیٹھا ہوا تھا۔اور اس کے ہاتھ میں ایک سرخ ڈبی تھی جس کے اندر ہیرے کی انگھوٹی چمک رہی تھی۔

کیا تم میری محرم بننا پسند کرو گی؟"عیسیٰ نے زوئی کی طرف دیکھتے ہوئے بولا اور" زوئی یک ٹک اس کی طرف دیکھ رہی تھی۔

ہاں."زوئی نے یک لفظی جواب دیا اور ساتھ ہی سب نے ہوٹنگ کرنی شروع" کر دی تھی۔

زوئی بہت مبارک ہو۔"ہزال چہکتے ہوئے اس کے گلے لگی تھی۔"

بہت ہی کوئی چھپے رستم ہو تم۔۔۔"مومن نے اسے مارتے ہوئے بولا تو وہ ہنس" دیا۔

اب زوئی کی بھی شادی ہو گی۔۔۔یا ہو۔۔"آئرہ چیخی تھی۔"

اور اسی طرح ہلا گلا کرتے ہوئے ایک اور خوبصورت اور یادگار شام اپنے اختتام کو پہنچ گئی۔اور ہزال کے گھر پہ سب جمع تھے۔ہمیشہ کی طرح پنگے لیتے ایک دوسرے کو تنگ کرتے ہوئے وہ سوئے تھے۔

oooooooooooooooooooooo

بارات کے روز سب تیار ہو کر ہال میں پہنچ چکے تھے۔زوئی، آئرہ اور حیا ہزال کی طرف سے تھیں۔ارحم اور عیسی اور حسن مومن کی طرف چلے گئے تھے۔بارات کے آنے کا وقت ہو گیا۔اور سالیاں اپنی ڈیوٹی پہ حاظر ہو چکی تھیں۔یعنی راستہ رکوائی۔باہر دھول بج رہا تھا لڑکوں نے خوب ہلا گلا مچایا ہوا تھا۔اور مومن سے اچھا خاصا پیسہ وصول کرنے کے بعد اسے اندر جانے کی اجازت دی تھی۔

ہزال ڈیپ ریڈ کلر کے عروسی لباس میں ملبوس۔بالوں کا جوڑا بنائے اور چند لٹیں چہرے کے اطراف میں جھول رہی تھیں۔ہاتھوں کو گجروں میں مقید کیے۔کسی اسپرا سے کم نہیں لگ رہی تھی۔مسٹر ابراہیم کے ساتھ چلتے ہوئے سٹیج تک آئی۔مومن بلیک شیروانی میں ملبوس وجیہہ اور شاندار لگ رہا

www.novelsclubb.com

تھا۔ہزال کو دیکھتے ہی کھڑا ہو گیا اور ہزال کا ہاتھ تھام کر سٹیج پہ چڑھایا۔دونوں ساتھ بیٹھے بالکل پرفیکٹ لگ رہے تھے۔اور باری تھی دودھ پلائی کی۔

مومن بھائی دولاکھ۔۔۔۔"وردہ نے دودھ کا گلاس"

پکڑاتے ہوئے ڈیمانڈ کی تو مومن نے حیرانی سے ان سب کی طرف دیکھا تھا۔

اوو بھئی ایسا کیا ہے اس دودھ میں جو اتنا ہائی ریٹ لگا رہی"

ہو۔"مومن نے وردہ کو گھورتے ہوئے پوچھا۔

نیلا تھوتھا ہے اس میں وہ بھی خالص۔"جواب دینے والا"

اور کوئی نہیں اس کی اپنی بیوی تھی جو ڈھٹائی سے دانت نکال رہی تھی۔

اچھا سوچ لو۔پھر اخبار میں خبر چل رہی ہو گی۔پہلی"

رات کی دلہن بیوہ ہو گئی۔۔"مومن نے ہزال کی طرف مڑتے ہوئے بولا تو ہزال

نے اسے گھوری سے نوازا۔

بس بس اب لڑنا مت۔گھر جا کر جتنا مرضی لڑنا"

۔۔۔۔"زوئی نے ان دونوں کو روکا جو بھی لڑنے کے لیے تیار بیٹھے تھے۔

اچھا تھوڑا سا کم کر لو۔۔۔"مومن نے رونی سے شکل بناتے ہوئے بولا جس پہ"

سب نے نفی میں سر ہلایا۔

دے دو کچھ نہیں ہوتا کون سا اپنی جیب میں سے دے رہے ہو۔احمد انکل کی جیب"

میں سے دینے ہیں۔"ہزال نے اپنی بہنوں کی سائیڈ لیتے ہوئے مومن کو لتاڑا۔

یہ لیں آپ خود ہی دے لیں۔"مومن نے اپنا بٹوہ ہزال کے ہاتھ میں تھما دیا تو"

سب نے شور مچانا شروع کر دیا۔

www.novelsclubb.com

حوصلہ رکھو لڑکیوں۔۔۔"ہزال نے سب کو پانچ پانچ ہزار روپے کے نوٹ"

تھمائے۔

میرے بندے کے پیسوں پہ عیش کرو عیش۔"ہزال نے دانت نکالتے ہوئے" بولا تو سب نے ہنسنا شروع کر دیا۔نایاب بیگم بس اپنا سر پیٹ کہ رہ گئیں۔کہ اسے دلہن بن کر بھی چین نہیں ہے۔

کھانے کا دور دورہ چلا اور اب رخصتی کا وقت بھی آ گیا۔اور توقع کے بر عکس کوئی بھی اداس نہیں تھا بلکہ سب دانت نکال رہے تھے۔ہزال ابراہیم صاحب کے گلے ملی۔اور اس سے ملنے کے بعد وہ مومن سے ملے۔

میں یہ نہیں کہوں گا کہ تم میری بیٹی کا خیال رکھنا۔بلکہ تم اپنا خیال رکھنا کہیں" تمہارا حشر نہ کر دے۔"ابراہیم صاحب کی بات پہ مومن سمیت سب نے ہنسنا شروع کر دیا۔

اپنا دھیان رکھنا۔اور خدا کا واسطہ ہے سسرال میں میری ناک مت کٹوانا۔اور" مومن سے لڑنا مت ورنہ میری چپل وہاں پہنچتے ہوئے زرا بھی ٹائم نہیں لے گی۔"

نایاب بیگم نے ہزال سے ملتے ہوئے اسے لیکچر دیا تو ہزال نے اپنی ماں کو دیکھا جو اسے کچھ زیادہ ہی بگڑا ہوا سمجھتی ہیں۔

بہت شکریہ ہمارا گھر خالی کرنے کے لیے۔اور ہمارا اناج بھی بچانے کے لیے۔""" وردہ نے ہزال سے ملتے ہوئے کہا تو وہ ہنسی دی۔ہزال کس کوئی بھائی نہیں تھا مگر ارحم نے بھائی کا کردار ادا کیا اور ہزال کو قرآن کے سائے میں رخصت کر دیا۔

اس کے جاتے ہی سب کے دل اداس ہوئے تھے مگر ہزال کے پہنچنے سے پہلے ہی وہ مومن کے گھر پہ ٹپک چکی تھیں۔

ہزال کو لا کر کمرے میں بٹھا دیا گیا۔کمرہ پھولوں سے بھرا ہوا تھا اور موم بتیوں کی روشنی اور پھولوں کی مہک ماحول کو اور حسین بنا رہی تھی۔تھوڑی دیر میں مومن کمرے میں داخل ہوا تھا۔اور آ کر ہزال کے پاس بیٹھ گیا۔

یہ تمہارے لیے۔"مومن نے ایک خوبصورت سا بریسلیٹ ہزال کی جانب" بڑھایا۔جس کے ساتھ سفید رنگ کے موتی جھول رہی تھی۔

شکریہ یہ بہت حسین ہے۔"ہزال نے پہنتے ہوئے اس کی تعریف کی۔مومن" مسکرادیا۔

مجھے ابھی بھی حیرانی ہو رہی ہے کہ ہماری شادی ہو گئی۔"مومن نے ہنستے ہوئے" بولا۔

ہو تو مجھے بھی رہی ہے۔میں نے تو کبھی خواب میں بھی نہیں سوچا تھا کہ ایسا ہو گا" کبھی۔"ہزال نے ہنستے ہوئے بولا۔

"Nothing by accident. Everything is written."

www.novelsclubb.com

مومن نے ہزال کی طرف دیکھتے ہوئے بولا تو ہزال نے ہاں میں سر ہلایا۔

میں تھک گئی ہوں یار صبح سے بیٹھ بیٹھ کر۔"ہزال نے منہ پہ بیزاری لاتے ہوئے" کہا۔

اوکے۔"مومن وہاں سے اٹھنے لگا تو ہزال نے اسے روکا۔"

کدھر؟"ہزال نے ہاتھ ہلاتے ہوئے پوچھا۔"

چینج کرنے جارہا ہوں۔۔"مومن نے ناسمجھی سے ہزال کی طرف دیکھا۔"

یہ میری جیولری کون اتروائے گا۔اور یہ جو پنز کا ڈھیر ہے۔"ہزال نے لڑاکا عورتوں کی طرح بولا۔"

اب یہ کام میں کروں گا۔"مومن نے اپنی طرف انگلی کرتے ہوئے بولا۔"

ہاں تم ہی کروگے۔"ہزال نے اسے گھورتے ہوئے بولا تو مومن نے اس کے بالوں سے پنز نکالنی شروع کیں۔"

توبہ توبہ۔۔۔۔پوری دکان ہی کھول لی ہے۔"مومن نے تپتے ہوئے بولا کیونکہ وہ اب تک پنز کا ڈھیر لگا چکا تھا مگر ہزال کے بال کھلنے میں نہیں آرہے تھے.

www.novelsclubb.com

آہ آرام سے کرو۔تم میرے بال کھینچ رہے ہو۔میں آنٹی کو بتاؤں گی۔"ہزال" نے چیختے ہوئے کہا۔

بلیک میلر کہیں کی۔"مومن اسے کہتا ہوا دوبارہ سے اس کے بال کھولنے لگ گیا۔اور کوئی دو گھنٹوں کی محنت کے بعد ہزال بیگم کے بال کھلے اور اس نے جا کر چینج کیا۔

oooooooooooooooooooooooooooo

www.novelsclubb.com

ہزال صبح ہی اٹھ گئی تھی۔اور نہانے کے بعد تیار ہو رہی تھی۔فیروزی رنگ کا کامدار سوٹ پہنے اور ایک ہاتھ میں چوڑیاں پہنے اور دوسرے ہاتھ میں بریسلیٹ پہنے مومن کے ساتھ چلتی ہوئی نیچے ڈرائنگ روم میں پہنچی جہاں پہ ابراہیم صاحب

اور سب آ چکے تھے۔اور ان کا انتظار کر رہے تھے۔سب سے ملنے کے بعد ناشتے کے لیے چلے گئے۔

ہزال یہ پراٹھا پاس کرنا۔"مومن نے ہزال سے پراٹھا مانگا جو اس نے فورا پکڑا دیا۔"

یہ لیں۔"ہزال نے تمیز کا مظاہرہ کیا۔"

وہ جوس بھی دینا زرا پلیز۔"مومن ہزال کو زچ کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔"

یہ لیں۔آپ کا جوس."ہزال نے دانت پیستے ہوئے اسے گلاس تھمایا کیونکہ وہ نایاب بیگم کی وجہ سے خاموش تھی جو اسے مسلسل گھور رہی تھیں کہ تمیز سے رہو۔

www.novelsclubb.com

جب تک ناشتہ ختم نہیں ہوا ان دونوں کی سرد جنگ چلتی رہی جسے سب لوگ اگنور کر رہے تھے۔یہ ان کا روز کا معمول تھا ایک ساتھ سکون سے بیٹھ کر وہ کھا ہی نہ لیں

۔ناشتے سے فارغ ہو کر ہزال کو پارلر ڈراپ کرنے چلا گیا۔اور شام کو مومن ہی دوبارہ اسے لینے کے لیے آیا تھا۔

بلیک تھری پیس میں ملبوس وہ کسی مغرور شہزادے کی مانند لگ رہا تھا اور گاڑی کے ساتھ ٹیک لگائے۔وہ ہزال کا انتظار کر رہا تھا جو پارلر سے نکلنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔

مومن انتظار کر کے خود ہی اندر چلا گیا اور ہزال وہاں پارلر والی کے ساتھ تصویریں بنانے میں مصروف تھی۔لائٹ پنک اور سلور کام سے بھرا ہوا پیروں تک آتا میکسی پہنے گلے میں سبز رنگ کے نگینوں والا سیٹ پہنے وہ آسمان سے آئی پری لگ رہی تھی۔

ہزال بس کر دو۔۔۔۔"مومن نے تنگ آتے ہوئے بولا اور اسے کافر اک ایک" ہاتھ میں پکڑتے ہوئے اس کو ساتھ گھسیٹتا ہوا وہاں سے باہر نکلا تھا اور جاتے جاتے اس کے کان میں کمپلٹ پڑا تھا۔

یار یہ کتنی لکی ہے۔اس کا ہسبنڈ کتنا کیر نگ ہے۔"اس بات پہ ان دونوں کی ہنسی" نکلی تھی جسے وہ دونوں دباتے ہوئے وہاں سے نکل گئے۔اور ہال میں ان کا شاندار استقبال کیا گیا اور اسی طرح ہزال کی شادی کے فنکشنز بھی اپنے اختتام کو پہنچے۔ہزال ایک دن اپنے گھر رہ کر واپس آگئی تھی۔اور گھر میں ہر وقت ان دونوں کی لڑائی لگی رہتی تھی۔

آہ۔۔۔"کسی کی زوردار چیخ نکلی تھی۔چیخ مارنے والا اور کوئی نہیں بلکہ مومن تھا" جسے ہزال کک مار کے بیڈ سے نیچے گرا چکی تھی۔

کیا ہوا؟تم ٹھیک تو ہو نہ۔""ہزال نے جلدی سے لائٹ آن کی اور مومن کی" طرف بھاگی۔مومن نے اسے سخت گھوری سے نوازا تھا۔

زیادہ معصوم بننے کی ضرورت نہیں ہے۔مجھے پتہ ہے تم نے جان بوجھ کر مجھے" "نیچے گرایا ہے۔

جو پہلے ہی گرا ہوا ہو اسے کیا گرانا۔"ہزال نے دانت نکالتے ہوئے کہا تو مومن" نے دانت پیستے ہوئے اسے دیکھا تھا جو دنیا کی معصومیت چہرے پہ سجائے بیٹھی تھی۔

تم رکو میں ابھی بتاتا ہوں۔"مومن کہتا ہوا کھڑا ہونے لگا تھا جبھی ہزال پھرتی سے" بیڈ پہ چڑھتی ہوئی دوسری جانب چلی گئی۔اور اب بلی چوہے کا کھیل شروع ہو چکا تھا۔

میں کہہ رہا ہوں رکو۔"مومن نے ہانپتے ہوئے کہا تھا۔"

ہمت ہے تو پکڑ کہ دکھاو۔۔۔"ہزال اسے چڑاتے ہوئے دوسری طرف بھاگی" تھی۔اور بڑی چالاکی سے بالکونی کا دروازہ کھول کے باہر جانے لگی تھی مگر یہ کیا دروازہ بند تھا۔اور مومن بھی اس تک پہنچ چکا تھا۔

اب بتاؤ کہاں جاؤ گی۔"مومن نے اس کا بازو اپنی گرفت میں لیتے ہوئے پوچھا تو" ہزال نے تھوک نگلا تھا۔

چھوڑو مجھے۔۔۔۔میں تمہارا سر توڑ دوں گی۔"ہزال چیخی تھی۔"

اچھا پہلے مجھ سے تو بچ جاؤ۔باقی بعد میں دیکھ لیں گے۔"مومن طنزیہ ہنسا تھا۔"

اچھا اب تم مجھے سزا دو گے۔"ہزال نے فوراً سے معصوم بنتے ہوئے پوچھا تھا۔"

شاید۔۔۔"مومن نے دانت نکالتے ہوئے کہا۔"

اچھا تو میں تمہاری بات مان لوں گی۔"ہزال نے ہنستے ہوئے کہا تو مومن نے اسے گھورا تھا۔"

ہاں اور کوئی حل ہے تمہارے پاس۔"مومن نے اس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے بولا۔"

www.novelsclubb.com

ہمم اوکے بتاو۔"ہزال نے ہار مانتے ہوئے کہا۔"

تم میرے سر کی مالش کرو گی بے بی ڈال۔"مومن نے نئی فرمائش کی۔"

نہیں۔۔۔۔"ہزال نے صاف انکار کیا تھا۔"

کرو گی۔اورابھی کرو گی۔"مومن نے اس کو بیڈ پہ بٹھایااور خود آئل کی بوتل پکڑ"
کراس کے سامنے بیٹھ گیا۔

یہ صبح کے سات بجے تمہیں مالش کا شوق کہاں سے چڑھ گیا۔"ہزال نے اس کے"
سر میں تیل لگاتے ہوئے پوچھا۔

میں نے تمہیں ایک بار نایاب آنٹی کی مالش کرتے ہوئے دیکھا تھا۔تب مجھے بھی"
شوق آیا تھا کہ میں تم سے کبھی کرواں گا۔"مومن نے اپنی خواہش کا اظہار کیا۔

ہاہاہاہاہا۔۔۔کیا بات ہے تمہاری۔"ہزال اس کی بات پہ ہنسی تھی۔"

آہ تمہارے ہاتھوں میں جادو ہے۔۔۔۔"مومن نے اس کی تعریف کی تو وہ"
ہنس دی۔

oooooooooooooooooooo

: پانچ سال بعد

ہاں ہاں میں پہنچ رہی ہوں۔"ہزال نے مصروف انداز میں فون پہ بات کی اور وہ" ساتھ ساتھ اپنا میک اپ کر رہی تھی۔

"Arsh just stop it."

ہزال نے اپنے تین سالہ بیٹے عرش کو روکا جو اس کے میک اپ برش اپنے منہ میں ڈال رہا تھا۔موٹی موٹی ہیزل آنکھیں بالکل ہزال جیسی تھی۔

عرش ماما کو کیوں تنگ کر رہے ہو۔"مومن وارڈروب سے تیار ہو کر نکلا تھا اور" ہزال کو عرش کے ساتھ الجھا ہوا دیکھ کر ان کی جانب آیا۔

ماں کو تنگ کرنے کے سوا کوئی اور کام نہیں ہے اس کو۔"ہزال نے تپتے ہوئے" بولا۔

بس کر دو بھئی کیوں میرے بچے کو ڈانٹ رہی ہو۔"مومن نے عرش کو پیار" کرتے ہوئے کہا تو ہزال نے اسے گھوری سے نوازا تھا۔

بگاڑ دو اسے۔۔۔"ہزال نے ڈپٹہ گلے میں ڈالتے ہوئے کہا۔"

میں بگاڑتا ہوں اسے اور تم تو کچھ بھی نہیں کرتی۔"مومن نے اسے دیکھتے ہوئے" بولا تو عرش نے سر پہ ہاتھ مارا کہ ان دونوں کا کچھ نہیں ہو سکتا دنیا بدل جائے گی مگر یہ دونوں نہیں بدلیں گے۔

www.novelsclubb.com

اسی طرح لڑتے ہوئے وہ وہاں سے گاڑی میں بیٹھ گئے۔آج وہ پھر سے ایک ساتھ سارے دوست ڈنر کرنے والے تھے۔حیا اپنے چار سالہ بیٹے عمار کو اپنے انگلی لگائے ہوئے ریسٹورنٹ میں داخل ہوئی تھے اور اس کے ساتھ ساتھ ارحم بھی اندر داخل ہوا تھا۔

زوئی اور عیسیٰ کی شادی کو تین سال ہو چکے تھے۔ عیسی اپنی ایک سالہ بیٹی حطیم کو گود میں اٹھائے اندر داخل ہوا تھا اور اب سب جمع ہو چکے تھے سوائے آئرہ کے جو ابھی تک نہیں پہنچی تھی۔ آئرہ کی شادی یعقوب صاحب کے بیٹے حسن سے ہوئی تھی اور ابھی ان کی شادی کو ایک سال ہے گزرا تھا۔

اسلام و علیکم ! "آئرہ نے اندر داخل ہوتے ہی سلام کیا۔"

و علیکم اسلام ! آگئی مہرانی صاحبہ۔ "زوئی نے آئرہ پہ طنز کیا۔"

ہاں یار ٹریفک بہت زیادہ تھی۔ "آئرہ نے کرسی پہ بیٹھتے ہوئے وضاحت کی۔"

یار یہ تو وہی ریسٹورنٹ ہے نہ جہاں پہ ہماری لڑائی بھی ہوئی تھی۔ "ارحم نے ان" سب کو یاد کروایا تو سب ہنس دے۔

آف یار ہزال نے اس لڑکی کا اچھا حشر کیا تھا۔ "آئرہ پرانی باتیں یاد کرتے ہوئے" مزے لے رہی تھی۔

واقع کیا دن تھے۔۔۔یار کالج میں سب کی بینڈ بجا بجا کر وہ سکون ملتا ہوتا تھا۔""

ہزال نے مسرور کن لہجے میں بولا۔

واقع ہزال غنڈی تھی۔۔۔۔ہمارے گروپ میں۔"حیا نے اس کا مذاق اڑایا۔"

ابھی بھی ہے۔۔ تھی کا کیا مطلب؟"مومن نے بے چارہ شکل بناتے ہوئے"

بتایا۔

بس کرو اب ایسا بھی کوئی ظلم نہیں ہوتا تم پہ۔"ہزال نے ہاتھ نچا نچا کر بولا تو سب"

اس کی بات پہ ہنس دیے۔

"What the heck is that?"

عرش کی آواز پہ سب اس کی طرف متوجہ ہوئے جو عمار سے کسی بات پہ بحث کر رہا

تھا۔

عرش یہ کیا طریقہ ہے بات کرنے کا؟"ہزال نے اسے ڈانٹا تو عرش نے بالکل" ہزال کی طرح آنکھیں گھمائیں۔

ہاہاہاہاہا۔۔۔ہزال یہ بالکل تمہاری طرح ہے۔"زوئی نے ہنستے ہوئے بولا کیونکہ" ہزال بھی ہمیشہ ایسا ہی کرتی تھی۔

یہ کہاں سے سیکھا آپ نے!"ہزال نے عرش کو گھورتے ہوئے بتایا۔"

یہ آئرہ خالہ ایتھے بول رہی تھیں۔۔"عرش نے اپنی زبان میں بولتے ہوئے بتایا" تو ہزال نے آئرہ کو گھورا تھا۔

آئرہ تم بھی نہ۔"ہزال بس اسے یہی کہہ سکی کیونکہ یہ سدھرنے والی عوام نہیں" تھی۔

کھانا کھانے کے بعد وہ سب کافی دیر تک باتیں کرتے رہے اور اس کے بعد وہ سب شہر سے دور کھلے آسمان کے نیچے آئے جہاں پہ بون فائر کا انتظام تھا اور سردیوں کا

آغاز تھااور سب کے سب آگ کے ارد گرد بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔آسمان ستاروں سے بھرا ہوا تھا۔

وقت کتنی تیزی سے گزر جاتا ہے پتہ بھی نہیں چلتا۔"زوئی نے آگ کا گھورتے" ہوئے بولا۔

اور کتنا کچھ بدل گیا مگر ایک چیز نہیں بدلی۔"حیا نے ان سب کی طرف دیکھتے" ہوئے بولا۔

ہماری دوستی۔۔۔۔"آئرہ نے حیا کا جملہ مکمل کیا۔"

کیونکہ ہمارا رشتہ عام نہیں ہے یہ روح کا رشتہ ہے۔اور ہم یاران روح ہیں۔"""

ہزال نے ایک جذب کے ساتھ بولا تھااور سب نے مسکراتے ہوئے اس کی تائید کی تھی۔

اگر ہم کبھی جدا ہو بھی گئے تو ان ستاروں کی مانند آسمان پہ چمکیں گے۔"زوئی نے" آسمان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا۔

اتنے سال گزرنے کے بعد بھی آج بھی ان کا رشتہ ویسا ہی تھا۔ سچا اور پکا۔ کبھی نہ ٹوٹنے والا اور کون کہتا ہے دوستی برباد کر دیتی ہے۔ارے دوستی تو سنوارتی ہے ۔دوستی ایک خوبصورت رشتہ ہے۔جو ہر کسی کے لیے ضروری ہے۔اور ان کی دوستی ایک مثالی دوستی تھی۔ہر مشکل وقت میں ایک دوسرے کے ساتھ اور خوشیوں میں بھی برابر شریک تھے۔اور یہ دوستی کبھی بھی ختم نہیں ہونے والی تھی۔دوست تو وہ ہوتا ہے جو تم سے پیار کرتا ہے۔تمہارے ماضی کو قبول کرتا ہے ۔تمہارے حال میں تمہارے ساتھ ہوتا ہے اور تمہارے مستقبل پہ یقین کرتا ہے۔اور دوستی ہی وہ واحد رشتہ ہے جو زندگی جینے میں مزہ دیتا ہے۔

تیری دوستی کی تعریف زبان میں پہ آنے لگی۔۔

www.novelsclubb.com

تجھ سے دوستی کر کے زندگی مسکرانے لگی۔۔۔

یہ میری دوستی تھی یا تیری اچھائی۔۔

کہ میری ہر سانس سے تیری لیے دعا آنے لگی❤۔

(ختم شد)

www.novelsclubb.com